بسم الله الرحمٰن الرحیم

ائمہ صحاح ستہ اور دوسرے جلیل القدر
ائمہ حدیث کے فقہی مذاہب کا تذکرہ

مذاہب المحدّثین

طاہر

مؤلف
محمد معظم رشید اسدی

مکتبہ زاویہ لاہور

ائمہ صحاح ستہ اور دوسرے جلیل القدر ائمہ حدیث کے فقہی مذاہب کا تذکرہ

مذاہبُ المحدّثین

طاہرہ

حسب الحکم

پیر طریقت علامہ پیر سید اسدُ اللہ شاہ غالب

سجادہ نشین چورہ شریف

مؤلف

محمد معظم رشید اسدی

نام کتاب .... مذاہب المحدثین

مؤلف .... محمد معظم رشید اسدی

کمپوزنگ .... محمد جمیل......0300-4979605

زیر اہتمام .... مکتبہ زاویہ۔10 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

7117152

اشاعت .... مئی 2006ء......ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

ہدیہ .... ۱۰۰ 80 روپے

............ملنے کے پتے............

- آستانہ عالیہ چورہ شریف
- مکتبہ زاویہ دربار مارکیٹ لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
- شبیر برادرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
- منہاج القرآن پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی اس حقیری سی کاوش کو اپنے مرشد کامل، رہبر شریعت و طریقت عالم باعمل، نائب مجدد الف ثانیؒ الشاہ سیدنا مختار الحسنؒ شاہ نقشبندی مجددی چوراہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے نقشبند
محمد معظم رشید اسدی

اظہار تشکر

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے حبیب پاک امام الانبیاء رحمۃ اللعالمین سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق سے مجھے توفیق بخشی۔ اس کے بعد میں المحدث الکبیر، المصنف الشہیر، بقیۃ السلف استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی کا بے حد ممنوں ہوں جنہوں نے مختلف مواقع پر میری رہنمائی فرمائی۔ استاذ العلماء والفضلا علامہ علی احمد سندیلوی صاحب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے وسیع کتب خانہ سے نادر اور نایاب حوالہ جاتی کتب دیکھنے کا شرف بخشا۔

آخر میں والد محترم حضرت علامہ منیر احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد ممنون ہوں گا جو گاہے بگاہے میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ (قبلہ والد محترم اب اس دار فانی سے کوچ فرما چکے ہیں)

محمد معظم رشید اسدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

ان الحمدلک یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ ﷺ

آج سے کچھ عرصہ پہلے میں فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کی کتاب فقہ الفقیہ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس کتاب میں محدثین کے فقہی مذاہب کا تذکرہ بھی نظر سے گذرا۔ امام بخاری اور امام نسائی کے متعلق لکھا ہوا تھا کہ یہ حضرات محدثین امام شافعی کے مقلد تھے۔ اس طرح دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کی جائے کہ محدثین عظام کے فقہی مذاہب کیا تھے۔ اسی اثنا میں چند غیر مقلد علماء کی تحریریں نظر سے گذریں جن میں بڑے شدومد کے ساتھ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ تمام ائمہ محدثین مثل امام بخاریؒ، امام مسلمؒ امام ترمذیؒ و امام نسائیؒ، دار قطنیؒ، بیہقیؒ و طحاویؒ وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ غیر مقلد تھے۔ اس کے علاوہ غیر مقلدین اپنی تقریروں میں بھی ان حضرات محدثین کو اپنا ہم مذہب یعنی غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ اس سے بھی مزید شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کی جائے کہ ان جلیل القدر محدثین عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کے فقہی مذاہب کیا تھے۔ یعنی یہ حضرات ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، اور امام شافعیؒ میں سے کس کے مقلد تھے یا کسی کی طرف مائل تھے۔ دوران مطالعہ میں نے دیکھا کہ بعض علما نے ائمہ محدثین مثل امام بخاریؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے اور بعض علما نے انہیں محدثین کو مجتہد بھی لکھا ہے تو اس بات میں تطبیق کیسے ہو۔ اسی اثنا میں محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی کتاب الانصاف پڑھنے کا موقع ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ امام بخاریؒ مجتہد تھے مگر مجتہد مستقل نہ

تھے۔آپ منتسب الی الشافعی تھے۔یعنی آپ مقلد محض نہ تھے بلکہ مجتہد منتسب کی صورت میں امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔چونکہ مجتہد مطلق منتسب بھی اپنے امام مجتہد مطلق مستقل کے تابع ہوتا ہے اور اصول اجتہاد اور قواعد میں اس کی تقلید کرتا ہے۔اس لحاظ سے امام بخاریؒ شافعی المذہب تھے۔میں نے یہ مناسب سمجھا کہ کتاب کے شروع میں سب سے پہلے مجتہد اور اس کی اقسام پر بحث کی جائے کیونکہ غیر مقلدین حضرات اکثر لفظ مجتہد سے عوام کو دھوکے میں رکھ کر ائمہ عظام کو غیر مقلد ثابت کرنے کے کوشش کرتے ہیں۔جس کسی محدث کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیا تو فوراً اسے غیر مقلدین کے زمرے میں شامل کرنے کی سعی نامشکور کرتے ہیں۔اس لیے مناسب سمجھا کہ بتایا جائے کہ اگر کسی کے نام سے پہلے ائمہ عظام نے لفظ مجتہد لکھا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ وہ کس قسم کے مجتہد ہیں۔ مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب، مجتہد فی المذہب ہیں یا مجتہد فی المسائل وغیرہ۔ اس کے بعد جس قسم کا وہ مجتہد ہوگا وہی حکم اس کے لیے ہوگا۔مجتہد مطلق مستقل کسی کی تقلید نہیں کرتا نہ اصول میں نہ فروع میں۔اور باقی مجتہدین اپنے مرتبے کے لحاظ سے مجتہد مطلق مستقل کی تقلید کرتے ہیں۔اس کے لیے دیکھئے باب مجتہد۔

اس کے علاوہ میں نے مناسب سمجھا کہ لفظ مذہب کے متعلق بھی لکھا جائے کیونکہ غیر مقلدین اس لفظ سے بھی اکثر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

ہم اہل سنت و جماعت مذاہب اربعہ کو حق مانتے ہیں۔حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی سب اہل السنّت ہیں۔

غیر مقلدین حضرات مذہب حنفی، مذہب شافعی یا مذہب حنبلی وغیرہ کے الفاظ سے چڑتے ہیں۔اور اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں کہتے ہیں کہ یہ دین میں تخریب کاری ہے۔چاروں مذاہب دین میں تفرقہ بازی ہے وغیرہ وغیرہ۔اس کے علاوہ غیر مقلدین اکثر لفظ مذہب کو دین بتا کر لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ لفظ مذہب کا

مطلب دین ہی ہو۔اس کیلئے دیکھئے لفظ مذہب کی تحقیق۔ہمارے نزدیک مذہب سے مراد راستہ، طریقہ، رائے یا مسلک کے بھی ہوتے ہیں۔یعنی مذہب حنفی سے مراد وہ راستہ، طریقہ یا رائے یا مسلک جو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ نے قرآن وسنت سے اخذ کر کے بتایا۔ اسی طرح مذہب شافعی سے مراد وہ طریقہ، رائے، راستہ یا مسلک جو سیدنا امام شافعیؒ نے بتایا (صرف فروعی جزئیات ہی) مگر حیرت ہوتی ہے غیر مقلدین پر جو عوام کو گمراہ کرنے کے لیے مذہب حنفی یا مذہب شافعی کو ایک علیحدہ دین کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔نعوذ باللہ من ذلک۔حالانکہ دین تو صرف ایک ہی دین اسلام ہے جو سب کا دین ہے اور یہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَام

بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

اس تمام جدوجہد اور تحقیق میں میرے والد محترم علامہ منیر احمد نقشبندی سیالکوٹیؒ اور میرے برادر اکبر جناب بابر جمشید نوری صاحب نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔قبلہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ اب اس دنیائے فانی سے رحلت فرما چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

❀❀❀

مجتہد

مجتہد کے لغوی معنی یوں بتائے گئے ہیں۔

جدوجہد کرنے والا، درست راستہ نکالنے والا، اجتہاد کرنے والا، کتاب وسنت سے دینی مسائل نکالنے والا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب انصاف میں مجتہد مطلق کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں۔

المجتهد المطلق من جمع خمسة من العلوم ..... مايتعلق بالاحكام وخاصه وعامه ومجمله و مبينه و ناسخه و منسوخه و متواتر السنه وغيرها والمتصل والمرسل و حال الرواة قوة و ضعفا و لسان العرب لغة و نحوا و اقوال العلماء من الصحابه ومن بعد هم اجماعا و اختلافا و القياس بانواعه.

جاننا چاہیئے کہ مجتہد مطلق وہ ہے جو پانچ علموں کا حاوی ہو ..... قرآن اور حدیث متعلق باحکام کو اور ان کی خاص وعام اور مجمل اور مبین اور ناسخ ومنسوخ کو پہچانے۔ دوم حدیث کی متواتر اور غیر متواتر اور متصل اور مرسل اور راویوں کی قوت اور ضعف کا حال جانتا ہو۔ سوم عربی زبان کو لغت اور نحو کی راہ سے واقف ہو۔ چہارم اقوال علمائے صحابہ اور تابعین کو اجماع اور اختلاف کے لحاظ سے جانتا ہو۔ پنجم قیاس کی سب قسموں سے آگاہ ہو۔

(الانصاف معہ ترجمہ وصاف ص ۱۷)

علامہ احمد یار نعیمی محدث گجراتی نے مجتہد کی تعریف اس طرح کی ہے" مکلف مسلمان دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مجتہد اور دوسرے غیر مجتہد۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر علمی قابلیت اور لیاقت ہو کہ قرآنی اشارات اور رموز کو سمجھے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے۔ ناسخ ومنسوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔ علم صرف، نحو و بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت

ہو۔ احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو۔ اس کے علاوہ خوش فہم ہو۔

(جاء الحق ص ۱۵ ج ۱)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الانصاف میں جو مجتہد کی تعریف بیان کی ہے بلکل اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی نے شاہ صاحب کے حوالے سے اپنی کتاب الحطہ فی ذکر صحاح الستہ ص ۷۹ کے حاشیہ پر تحریر کیا ہے۔

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے طبقات الفقہا کی بحث میں مجتہدین کے چھ طبقات کا ذکر کیا ہے۔ وہ چھ طبقات مندرجہ ذیل ہیں۔

مجتہد فی الشرع

وہ حضرات جنہوں نے اجتہاد کرنے کے قواعد اور اصول بنائے جیسے امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین۔

مجتہد فی المذہب

وہ حضرات جو مجتہد فی الشرع کے بنائے ہوئے قواعد کی تقلید کرتے ہیں مگر ان اصول اور قوانین سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط کرتے ہیں۔ جیسے امام محمد بن حسن، امام ابو یوسف امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کہ یہ قواعد اور اصول میں تو امام ابو حنیفہؒ کے مقلدین اور مسائل میں خود مجتہد ہیں۔

مجتہد فی المسائل

وہ حضرات جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہوں مگر وہ مسائل جن میں ائمہ کی تصریح نہیں ملتی ان کو قرآن وسنت وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاویؒ۔

اصحاب تخریج

وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے مگر ائمہ میں سے کسی کے مجمل قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں جیسے امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

اصحاب ترجیح

وہ حضرات ہیں جو امام کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ یعنی اگر کسی مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال روایت میں آئیں تو ان میں سے کسی کو ترجیح دے یہ وہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہو تو کسی کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ ھذا اولی یا ھذا اصح وغیرہ۔ جیسے امام قدوری اور صاحب ہدایہ

اصحاب تمیز

یہ وہ حضرات ہیں جو ظاہر روایت یا ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اسی طرح قول ضعیف اور قوی میں فرق کر سکتے ہیں اور صحیح روایت اور معتبر قول کو لے سکتے ہیں۔ جیسے صاحب کنز اور صاحب درمختار۔ (جاء الحق ص ۱۵)

ان تمام درجات میں سے مجتہد فی الشرع کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اصول و قوانین اجتہاد خود مرتب کرتا ہے۔ باقی تمام مجتہدین حضرات اپنے مجتہد فی الشرع کی تقلید کرتے ہیں۔

امام المحدثین فی الھند شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الانصاف اور اپنی دوسری کتاب العقد الجید میں بھی مجتہدین کی اقسام بیان کی ہیں۔ چنانچہ شاہ صاحب اپنی کتاب العقد الجید فی احکام الاجتھاد والتقلید میں مجتہد کی چار اقسام بیان کی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

وقد صرح الرافعی والنووی وغیرھما عن لایحصی کثرۃ ان المجتھدا لمطلق الذی مرتفسیرہ علی قسمین مستقل وَ مُنتسبٌ ویظھَرَ

من کلامِھِم اِنَّ المستقل یمتازعن غیرہ بثلاثِ خصالٍ اِحداھا التصرف فی الاصول الّتی علیھا بناءُ مجتھداتِہٖ وثانیتھا تتبعُ الایات والاحادیث والآثار لمعرفۃ احکام التی سبق بالجواب فیھا و اختیار بعض الادلۃ المتعارضہ علی بعض و بیان الرّاجح من محتملاتہ والتنبہِ لماخذِ الاحکام من تلک الادلۃِ والّذی نری واللہ اعلم انّ ذالک للثا علم الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ والثالِثۃ الکلامُ فی المسائل التی لم یسبق بالجواب فیھا اخذامن تِلکَ الادلۃ والمنتسبُ من سَلَّمَ اُصول شیخِہ واستعانَ بکلامِہٖ کثیرا فی تتبعِ الادلۃ والتَّنَبُّہِ لِلماخِذِ وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ مستیقن بالاحکام مِنِ قِبَلِ اَدِلَّتِھَا قَادِرٌعلی اِستنباطِ المسائل مِنھَا قَلَّ ذٰلک منہُ اَوْکَثُرَ وانما یشترط الامور المذکورۃ فی المجتھد المطلق واماالذی ھُوَدونَہٗ فھو مجتھدفی المذھب وَھُوَ مقلدلِاِمَامِہٖ فیما ظَھَرَفیہِ نَصُّہٗ لٰکِنّہ یَعْرِفُ قواعدَ امامِہٖ و ما بَنی علیہ مَذْھَبَہٗ فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَۃ لَم یعرف لامامِہٖ فیھا نَصًّا اجتَھَدَ فیھا علی مذھبِہٖ وخرَّجَھَا مِن اقوالِہٖ وعلی منوالِہٖ وَدُونَہٗ فی المرتبۃ مجتھدُ الفتیاوَھُوَ المُتَبَحِّرُفی مذھب امامِہٖ اَلْمُتَمَکِّنُ مِن ترجیح قولٍ علی آخَرَ وَوَجہٍ من وُجُوہِ الاصحاب علی آخَرَ واللہ تعالیٰ اعلم

امام رافعی اور امام نوویؒ وغیرہ نے صراحتًا بیان کیا ہے کہ مجتہد مطلق (جس کی تفسیر گذر چکی) کی دو قسمیں ہیں۔ مستقل اور منتسب اور ان علماء کے کلام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مجتہد مستقل دوسرے مجتہدوں سے تین باتوں میں ممتاز ہوتا ہے (۱) اصول میں تصرف کرنا جن پر اس کے اجتہادی مسائل کی بنیاد ہے (۲) جن احکام کا پہلے جواب ہو چکا ہے ان کو معلوم کرنے کیلئے آیات، احادیث اور آثار کی تلاش و جستجو کرنا، متعارض دلائل میں سے کسی ایک کو اختیار کر کے اس کے راجح معانی کو بیان کرنا اور ان دلائل سے ماخذ احکام پر

متنبہ ہونا واللہ اعلم جہاں تک ہمارا گمان ہے، یہ بات امام شافعی کے علم کی دو تہائی ہے (۳) اوران دلائل سے ان مسائل میں کلام کرنا جن کا جواب نہیں ہوا ہے۔ اور مجتہد منتسب وہ ہے جو اپنے شیخ کے اصول کو برقرار رکھ کر اکثر و بیشتر دلائل کی تلاش اور ماخذ پر متنبہ حاصل کرنے کے لیے اس کے کلام سے مدد لے، اور اس کے باوجود وہ ان دلائل سے احکام فقہی پر یقین رکھتا ہو اور یہ کہ ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قدرت حاصل ہو کم یا زیادہ مسائل اور امور مذکورہ بالا صرف مجتہد مطلق میں شرط ہیں۔ اور جو مجتہد منتسب سے کم ہو مجتہد فی المذہب ہے۔ یہ جن مسائل میں امام کی رائے صراحتاً مذکور ہو اس میں اپنے امام کی تقلید کرتا ہے لیکن امام کے قواعد اور اس کے مذہب کی بنیاد سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ جب ایسا کوئی واقعہ پیش آئے جس میں امام کی صریح رائے موجود نہیں ہوتی تو یہ مجتہد امام کے اقوال سے اسی کے طریقہ پر اجتہاد کر کے مسئلہ کا استنباط کر لیتا ہے۔ اور مجتہد فی المذہب سے بھی کم مرتبہ مجتہد فی الفتوی (مفتی) ہوتا ہے۔ یہ اپنے امام کے مذہب سے پوری طرح واقف اور اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ امام کے ایک قول کو دوسرے پر اور امام کے اصحاب کی ایک وجہ کو دوسری پر ترجیح دے سکے واللہ اعلم۔ (العقد الجید ص ۱۵)

اس سارے کلام میں شاہ ولی اللہ محدث دھلوی علیہ الرحمۃ نے مجتہد کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) مجتہد مطلق مستقل

(۲) مجتہد مطلق منتسب

(۳) مجتہد فی المذھب

(۴) مجتہد فی الفتوی یا اصحاب ترجیح

اسی طرح شاہ صاحب نے الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں بھی مجتہدین کی اقسام بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

ثم اعلم ان هذا المجتهد قد يكون مستقلا و قد يكون منتسبا الى المستقل

ترجمہ: پھر یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہے اور کبھی منسوب بہ مستقل۔

(الانصاف مع ترجمہ وصاف ص ۱۷)

یاد رکھیں کہ مجتہد مطلق مستقل جیسے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالی اجمعین ہیں۔ یہ حضرات نہ اصول و قواعد میں تقلید کرتے ہیں اور نہ ہی فروع میں۔ بلکہ یہ اپنے اجتہاد میں مستقل ہوتے ہیں۔ جبکہ باقی تمام مجتہدین مقلدین کے زمرے میں آتے ہیں جبکہ مجتہد متعلق منتسب صرف قواعد اور اصول ہی میں تقلید کرتا ہے فروعی مسائل میں خود اجتہاد کرتا ہے اپنے مجتہد مطلق مستقل کے قواعد سے اسی لیے شاہ ولی اللہ محدث دھلوی علیہ الرحمۃ بھی الانصاف میں فرماتے ہیں۔

والمجتهد المطلق المنتسب هو المقتدی

ترجمہ: اور مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے۔ (الانصاف مترجم ص ۱۷)

امام المحدثین فی الھند شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب فتاوی عزیزی میں بھی اجتہاد اور اس کی اقسام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ "محققین حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ اجتہاد کے چار مرتبہ ہیں۔

(۱) اجتہاد استقلالی

(۲) اجتہاد انتسابی

(۳) اجتہاد فی المذہب

(۴) اجتہاد ترجیح (فتاوی عزیزی مترجم ص ۲۱۲ ج ۱)

اس کے بعد آپ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ "یہ دونوں امام یعنی امام اعظم اور امام شافعی مجتہد مستقل ہے۔ (فتاوی عزیزی ص ۲۱۲ ج ۱)

اس کے بعد تمام درجات مجتہدین کی مزید وضاحت بھی فرماتے ہیں چنانچہ

آپ لکھتے ہیں کہ

''صاحبین (امام محمدؒ اور امام یوسفؒ) اور امام زفر اور ان کی مانند اور اجلہ اصحاب امام اعظم کے کہ یہ ائمہ مجتہد منتسب تھے۔ اور مجتہد منتسب تابع مجتہد مستقل کا ہوتا ہے اور بالاستقلال مجتہد نہیں ہوتا۔ اور مجتہد منتسب کا وہی مذہب رہتا ہے جو مذہب اس مجتہد مستقل کا ہوتا ہے جس کا وہ مجتہد منتسب تابع رہتا ہے اور ایسے ہی اجتہاد کا باقی دو مرتبہ دوسرا ہی بالاجماع تابع اجتہاد استقلالی کا ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ترجمہ سرور عزیزی ص۲۱۲ ج۱)

مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوا کہ مجتہد کے چار مراتب ہیں۔ جن میں سے صرف پہلا طبقہ مجتہد مستقل ہی صاحب مذہب اور صاحب اجتہاد مستقل ہوتا ہے جبکہ فقہا مجتہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کے باقی تینوں مراتب اپنے مجتہد مستقل کے تابع یعنی مقلد ہوتے ہیں۔

اسی طرح کا مضمون شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں اور نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے اپنی کتاب الحطہ میں بھی بیان کیا ہے۔

اب اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مجتہدین کے مراتب اس طرح ہوں گے جسا کہ الانصاف اور فتاویٰ عزیزی میں بیان کیا گیا ہے۔

مجتہد مطلق مستقل

مجتہد مستقل وہ ہے کہ باقی مجتہدین سے چار باتوں میں امتیاز رکھتا ہو۔

(۱) ان اصول اور قواعد میں جن سے فقہ کا استنباط ہوتا ہو تصرف کرے۔

(۲) احادیث اور آثار کو جمع کرے اور ان کے احکام کو بہم پہنچائے اور ان میں سے ماخذ فقہ پر واقف ہو اور ان میں مختلف کی تطبیق کرے اور بعض کو بعض پر ترجیح دے اور بعض احتمالات کو متعین کرے۔

(۳) جو مسائل اس پر ایسے پیش ہوں جن کا جواب پہلے نہیں ہوا یعنی تینوں قرنوں میں

جن کے بہتر ہونے کی شہادت ہو چکی ہے ان مسائل کی تفریعات نکالے یعنی جواب دے۔ حاصل یہ کہ ان تینوں باتوں میں اس کا بہت سا تصرف ہو اور اس میں اپنے ہمسروں پر فوقیت اور میدان مسابقت میں گوئے سبقت رکھتا ہو اور اس معرکہ میں سب سے بڑھا ہوا ہو۔

(۴) اس کے لیے مقبول ہونا آسمان سے اترے کہ اس کے علم کی طرف علمائے مفسرین اور محدثین اور ارباب اصول اور کتب فقہ کے حافظ گروہ کے گروہ جھک پڑیں اور اس مقبولیت اور علماء کے متوجہ ہونے پر زمانہائے دراز گذر جائیں یہاں تک کہ یہ قبول دلوں کی تہہ میں گھس جائے۔ (الانصاف ص۷۱)

مجتہد مطلق منتسب

مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا یا تقلید کرنے والا ہے کہ مجتہد مطلق مستقل کی اول بات کو مانتا ہے۔ اور دوسری باتوں میں اس کی روش اختیار کرتا ہے۔ یعنی اصول اور قواعد میں تو تقلید کرتا ہے مجتہد مستقل کی مگر اس کے قواعد سے اجتہاد خود کرتا ہے۔ (الانصاف ص۷۳)

مجتہد فی المذہب

اور مجتہد فی المذہب وہ ہے جو مجتہد مستقل کی پہلی اور دوسری بات مانتا ہے مگر تیسری بات میں یعنی تفریع مسائل میں اس کی چال چلتا ہے۔ (الانصاف ص۷۳)

معزز قارئین اس تمام بحث میں آپ نے دیکھا کہ مجتہدین کے مختلف مراتب ہیں۔ اگر کوئی محدث یا فقیہ کسی دوسرے امام محدث یا فقیہ کے بارے مجتہد کا لفظ استعمال کرے تو سب سے پہلے اس بات کی تحقیق کی جائے کہ وہ کس درجے کا مجتہد ہے۔

پہلا درجہ مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل کا ہے۔ اگر ائمہ عظام مثل امام محمدؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ یا امام طحاویؒ اور دوسرے محدثین کے بارے میں کسی امام

محدث یا فقیہ نے مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل لکھا ہے تو پھر یہ تمام حضرات مقلد نہیں ہوں گے اور اگر دوسرے یا تیسرے درجے میں مجتہد مطلق منتسب یا مجتہد فی المذہب لکھا ہے تو پھر یہ حضرات مقلدین کے زمرہ میں آئیں گے۔ صرف لفظ مجتہد کے پڑھ لینے سے بات نہیں بنے گی۔ اور نہ ہی اس سے کسی کو کوئی فائدہ ہوگا۔

مزے کی بات یہ ہے کہ ہم نے آج تک یہی سنا اور پڑھا تھا کہ مجتہد مطلق مستقل یا مجتہد فی الشرع تقلید نہیں کرتا اور وہ خود صاحب مذہب ہوتا ہے مگر افسوس آج کے غیر مقلدین پر جن کا ہر بچہ بڑا، نوجوان یا بوڑھا مجتہد کہلاتا ہے۔ اس طرح ہر ریڑھی بان، دوائی فروش، کوچوان وغیرہ جو سو فی صد ان پڑھ اور دین اسلام کے جملہ علوم اور فنون سے ذرا بھر بھی لگاؤ نہ رکھتا ہو وہ غیر مقلد یعنی مجتہد کہلاتا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

پھر اس پر طرہ یہ کہ جس کسی محدث کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیں فوراً اس کے غیر مقلد ہونے کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں خاص طور پر امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام طحاوی، امام بیہقی، امام ابوعوانہ اور امام دارقطنی علیہ الرحمہ کے معاملے میں تو ان حضرات محدثین کو غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیتے ہیں حالانکہ یہ جملہ محدثین عظام اور فقہا کرام کی اکثریت ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی امام کی طرف منسوب ہیں۔ آگے چل کر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مدعا کو دلائل سے ثابت کریں گے۔

مجتہد اور اس کی اقسام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ مصنف شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ
(۲) العقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید شاہ ولی اللہؒ
(۳) الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ۔ للنواب صدیق حسن بھوپالی۔
(۴) فتاویٰ عزیزی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ

❀ ❀ ❀

مذہب

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ، طریقہ، رائے یا مسلک کے ہیں۔ یہ لفظ اکثر اوقات مسلک کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ محدثین کرام اور فقہائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین لفظ مذہب کو مختلف جگہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً فروعی احکامات یا اعمال کے بارے محدثین یا فقہا کے مسلک رائے یا طریقہ کو بھی مذہب کہا جاتا ہے۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ عہد حاضر میں غیر مقلدین حضرات یہ لفظ یعنی مذہب صرف اور صرف دین کے معنی میں ہی استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے نزدیک دین صرف اور صرف اسلام ہے اور یہی حکم ربی بھی ہے کہ۔

ان الدین عنداللہ الاسلام

اور دوسری جگہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کر لیا۔ (سورۃ مائدہ)

معزز قارئین اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ہی دین قرار دیا ہے اور اسی کو پسند بھی کیا ہے۔ جبکہ عہد حاضر کے غیر مقلدین حضرات لفظ مذہب کو صرف اور صرف دین کے معنی پہنا کر آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی امت کو گمراہ کرتے ہیں۔ چونکہ مقلدین حضرات یہ لفظ مذہب کثرت سے استعمال کرتے ہیں جیسے مذہب ابوحنیفہ، مذہب شافعی، مذہب حنبلی یا مذہب مالکی وغیرہ تو غیر مقلدین جنہیں عرف عام میں وہابی بھی کہتے ہیں ان الفاظ سے بڑے سیخ پا ہوتے ہیں اور اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں مقلدین

حضرات کو کوستے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دین میں تخریب کاری اور تفرقہ بازی ہے۔ حنفیوں مالکیوں اور شافعیوں نے نئے نئے دین ایجاد کر لیے ہیں وغیرہ اسی طرح کی خرافات کا مظاہرہ اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں اور مذہب کو دین کے معنی پہنا کر اتنا طوفان برپا کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔

محدثین کرام اور فقہائے عظام لفظ مذہب کو مختلف مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔

(۱) فقہی مباحث میں علماء بیان کرتے ہیں کہ یہ فلاں محدث یا فقیہ کا مذہب ہے اور یہ فلاں کا مذہب۔ یعنی مختلف ائمہ کرام کی فقہ یا اصول فقہ میں جو رائے طریقہ یا راستہ یا مسلک ہوتا ہے اس پر اس محدث یا فقیہ کا مذہب بولا جاتا ہے مثلاً مذہب ابی حنیفہ، مذہب مالک وغیرہ۔

(۲) علم حدیث میں متن حدیث کے بارے میں مختلف محدثین یا فقہا کی رائے یا مسلک پر بھی لفظ مذہب بولا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے ھذا مذھب النسائی، ھذا مذہب البخاری وغیرہ۔

(۳) جرح اور تعدیل کے علوم میں مختلف محدثین کی رائے یا طریقے پر بھی لفظ مذہب بولا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ لفظ مذہب مختلف جگہوں یا مواقع پر استعمال ہوسکتا ہے۔ جب کہ غیر مقلدین وہابی حضرات محض اپنی رائے سے لفظ مذہب کو دین کے معنوں میں ہی لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے (یعنی مقلدین حضرات نے) مختلف مذہب ایجاد کر کے نئے دین بنا لیے ہیں اور دین اسلام کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صرف ان غیر مقلدین حضرات کا پراپیگنڈا اور امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ لوگ یعنی غیر مقلدین حضرات مقلدین حنفیوں شافعیوں وغیرہ کو کوستے ہیں۔ بلکہ زیادہ زور امام ابو حنیفہ کے مقلدین کے رد میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے غیر مقلدین صرف اور صرف اپنی

کوتاہ فہمی اور متعصبانہ نظریہ کی بنیاد پر مذہب کو دین کے معنی پہنا کر اعتراض کرتے ہیں۔ محترم قارئین یاد رکھیئے لفظ مذہب، رائے، طریقہ، راستہ یا مسلک کے معنی میں بھی بولا یا لکھا جا سکتا ہے۔ ابھی ہم غیر مقلدین وہابی حضرات ہی کی کتابوں سے سب سے پہلے اپنا مدعا ثابت کریں گے کہ لفظ مذہب رائے، طریقہ، راستہ یا مسلک پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو ہم نے شروع میں بیان کیا ہے۔ معروف غیر مقلد عالم محمد عبدہ سنن نسائی مترجم وحید الزمان کے مقدمہ میں امام نسائی کی شروط کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ۔

ان (یعنی امام نسائی) کا یہ مذہب تھا کہ جب وہ کوئی اور صحیح روایت نہ پاتے تو ضعیف ہی کو نقل کر دیتے۔ (مقدمہ سنن نسائی مترجم ص ۱۳)

اب ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کوئی نیا دین ایجاد کیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں مذہب مراد رائے یا طریقہ ہی ہے۔

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب اپنی معروف کتاب الحطہ میں امام ترمذی کی جامع ترمذی کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ ترمذی نے جامع میں صحابہ، تابعین اور فقہا کے مذاہب کا بیان بھی کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

وزاد علیها بیان مذاهب الصحابة والتابعین وفقهاء الامصار

(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۷۸)

اب غیر مقلدین حضرات سے پوچھا جائے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقربین ہیں اور جن کی عدالت اور صداقت پر قرآن و حدیث گواہ ہیں نے کتنے مذاہب ایجاد کیے تھے اور وہ کون کون سے نئے مذاہب تھے۔ اب غیر مقلدین ذرا صحابہ کرام پر بھی بہتان لگائیں کیونکہ بقول نواب صدیق حسنؒ کے کہ ترمذیؒ نے صحابہ، تابعین اور فقہا کے مذاہب کو بھی بیان کیا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں مذہب سے مراد صحابہ کرام اور تابعین عظام کا

طریقہ، رائے یا مسلک ہی ہے جو کہ ہماری مراد ہے۔ یہاں اس لفظ مذہب سے مراد دین نہیں ہے۔ کیونکہ تمام صحابہ کرام، تابعین اور فقہا کا دین الحمدللہ اسلام ہی تھا اور ہے۔ یہی نواب صدیق حسن بھوپالی امام نسائی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ۔

"کان من مذهب النسائی" (الحطہ ص ۱۱۳)

ترجمہ: امام نسائی کے مذہب میں

یہاں بھی مذہب نسائی سے مراد دین نہیں بلکہ رائے یا طریقہ یا مسلک ہی ہے۔

اسی طرح غیر مقلد عالم علامہ وحید الزمان تیسیر الباری شرح صحیح بخاری میں ایک حدیث کے تحت رقم طراز ہیں کہ

"اس سے امام شافعی اور احمد اور اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا"

(تیسرالباری شرح صحیح بخاری ص ۴۲۶ ج ۱)

اب غیر مقلدین ذرا مولوی وحید الزمان سے پوچھیں کہ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے کونسا نیا دین ایجاد کیا تھا۔ مولوی وحید الزمان نے اہل حدیث کا مذہب بھی ثابت کیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہل حدیث بھی ایک نیا مذہب اور دین ہے۔ کیونکہ غیر مقلدین حضرات مذہب کو صرف اور صرف دین کے معنی ہی میں لیتے ہیں۔

یہی غیر مقلد عالم مولوی وحید الزمان صاحب تیسیری الباری میں لکھتے ہیں کہ

"بعضوں نے کہا کہ امام بخاری کا وہ مذہب ہے کہ عالم امامت کا زیادہ حق دار ہے بہ نسبت قاری کے"۔ (تیسیر الباری ص ۴۴۷)

یہاں بھی علامہ وحید الزمان غیر مقلد نے امام بخاری کا مذہب ذکر کیا ہے۔ محترم قارئین ان غیر مقلد وہابی علماءؒ سے دریافت کریں کہ کیا امام بخاری نے کوئی نیا مذہب ایجاد کیا تھا جس کا ذکر علامہ صاحب فرما رہے ہیں۔ کیا یہ دین بخاریؒ کہلائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں بھی امام بخاری کے مذہب سے مراد میرے نزدیک امام بخاری کی رائے یا طریقہ

یا مسلک ہی تھا۔

ایک اور غیر مقلد عالم شیخ عبدالرشید صدیقی ناظم جمعیت اہل حدیث ملتان اپنے ایک مضمون میں مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"اہل حدیث مذہب کی اشاعت کا جذبہ ان میں اس قدر بے پناہ تھا"

(مسلک ثنائی ص ۱۱)

ایک اور جگہ پر یہی غیر مقلد عالم شیخ عبدالرشید صاحب یوں رقم طراز ہیں

"حضرت مولانا مرحوم نے زندگی بھر جماعت اہل حدیث کی سٹیج اور مذہب اہل حدیث سے مجنونانہ شفقت کے ساتھ پرخلوص خدمات سرانجام دیں۔ (مسلک ثنائی ص ۱۱)

میں کہتا ہوں کہ اگر مذہب سے مراد غیر مقلدین کے نزدیک دین ہے تو مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد ساری عمر اسی دین کی جو اس کا اپنا ایجاد کردہ تھا تبلیغ کرتا رہا۔ اس طرح آپ کے نزدیک اہل حدیث بھی ایک دین ہوگا۔ جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کا ایجاد کردہ ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہے نہ کہ اہل حدیث۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہوا کہ اگر غیر مقلدین کے نزدیک مذہب دین ہی کا نام ہے تو پھر غیر مقلدین نے بھی ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی۔

ہم نے غیر مقلدین کے اکابر کی عبارات سے ثابت کیا ہے کہ مذہب سے مراد رائے، استہ یا مسلک کے ہیں۔ اسی طرح اگر غیر مقلدین ہمارے اس مدعا کو سمجھ لیں تو پھر مذہب حنفی، مذہب شافعی، مذہب مالکی اور مذہب حنبلی جیسے الفاظ کو بخوبی سمجھ لیں گے کہ یہ مذہب اربعہ دین اسلام کے اندر کسی نئی شریعت کا اضافہ نہیں ہیں بلکہ مسائل شرعیہ فرعیہ میں ان ائمہ عظام یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے اجتہادات کے طریقہ، رائے اور فقہی مسائل میں قرآن و حدیث استنباط کے طریقہ کار، رائے یا مسلک کا نام ہی مذہب حنفی، مذہب مالکی یا مذہب شافعی ہے۔ یا مزید سادہ الفاظ میں ہم یہ

بھی کہہ سکتے ہیں کہ مذہب حنفی سے مراد فروعی جزئیات میں قرآن وسنت سے مسائل اخذ کرنے کا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ یا راستہ یا رائے یا مسلک ہے۔

اب لفظ مذہب کے بارے میں مختلف محدثین کی عبارات بھی تحریر کرتا ہوں جس سے واضح ہو جائے گا کہ لفظ مذہب کا مفہوم کیا ہے۔ چنانچہ امام نووی شرح صحیح مسلم میں ایک مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کے جمہور فقہا کے نزدیک مسلمان کافر کی وراثت نہیں لے سکتا لیکن بعض کے نزدیک لے سکتا ہے۔ اور پھر امام نووی فرماتے ہیں کہ۔

وهو مذهب معاذ بن جبل و معاوية

حضرت معاذ بن جبل اور معاویہ کا یہی مذہب ہے۔ (نووی شرح مسلم ص ۳۳)

اب غیر مقلدین ہی بتائیں کہ یہاں مذہب سے مراد رائے یا مسلک کے ہیں یا دین کے ہیں۔ اگر مذہب سے مراد یہاں دین ہے تو معاذ اللہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے ان مقربین نے نئے دین ایجاد کیے ہرگز نہیں بلکہ دین تو ان کا اسلام ہی تھا۔ اور یہاں اس مسئلے میں حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ کی اپنی تحقیق اور رائے مراد ہے۔

ایک دوسری جگہ پر امام نوری تحریر فرماتے ہیں کہ

ومذهب النسائی ..... اور نسائی کا مذہب۔ (مقدمہ شرح مسلم ص ۱۵)

یہاں بھی مذہب نسائی سے مراد، امام نسائی کی رائے یا طریقہ ہے۔ سید الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب الحاوی للفتاوی میں لکھتے ہیں کہ

والاصح انه يجب على العامي وغيره ممن لم يبلغ رتبة الاجتهاد التزام مذهب معين

عامی وغیرہ جو رتبہ اجتہاد کو نہ پہنچے ہوئے ہوں تو ان پر واجب ہے کہ وہ مذہب معین کا التزام کریں۔ (الحاوی للفتاوی ص ۲۹۵ ج ۱)

معزز قارئین یہاں مذہب معین سے مراد کوئی ایک خاص مذہب حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی ہی ہے۔ یہاں مذہب سے مراد کوئی نیا دین نہیں ہے۔ جو دین اسلام کے خلاف ہو۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں فرماتے ہیں کہ

"کتاب موطا تصنیف حضرت امام مالک است کہ صاحب مذہب متبوع اند"

یہ موطا حضرت امام مالک کی تصنیف ہے جو کہ صاحب مذہب اور لوگوں کے مقتدا ہیں۔ (بستان المحدثین مترجم ص ۱۱)

محترم قارئین امام مالک نے کسی نئے دین کی بنیاد تو نہیں رکھی تھی بلکہ آپ کے طریقے، رائے اور مسلک کی بنیاد پر ہی آپ کو صاحب مذہب کہا جا رہا ہے۔ یہی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ایک دوسری جگہ امام دارقطنی کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

وکنیت ابو الحسن در مذهب شافعی ست

اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور شافعی المذہب تھے۔ (بستان محدثین ص ۱۱۹)

معزز قارئین یہاں بھی شاہ صاحب نے محدث دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مذہب شافعی بیان کیا ہے۔ کیا یہ مذہب دین اسلام کے خلاف کوئی اور دین ہے۔ ہاں غیر مقلدین کے ہاں تو یہ دین اسلام کے خلاف ایک علیحدہ دین ہو سکتا ہے مگر اہل سنت کے نزدیک شافعی مذہب سے مراد صرف اور صرف امام شافعی کے فقہی جزئیات یا فروعی مسائل سے متعلق قرآن وسنت سے استنباط کرنے کے طریقہ، رائے یا مسلک کے اپنانے کو ہی شافعی المذہب کہتے ہیں (جبکہ یہ بھی صرف فروعی مسائل کی حد تک نہ کہ عقائد سے متعلق)

ابھی ہم نے دیکھا کہ مذہب سے مراد رائے، راستہ، طریقہ یا مسلک ہی ہے۔

اور مذہب حنفی اور مذہب شافعی سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے قرآن وسنت سے مسائل فرعیہ اخذ کرنے کے طریقہ اور رائے یا مسلک پر عمل کا نام ہے۔

یاد رکھیئے کہ ان جلیل القدر محدثین فقہائے عظام کی رائے پر بھی اس وقت عمل ہو گا اگر وہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف نہ ہو اور یہ صرف مسائل فرعیہ شرعیہ، معاملات اور اعمال میں ہو نہ کہ عقاید میں۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ تمام ائمہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین جیسے امام المحدثین امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے تمام مسائل قرآن وسنت اور اجماع صحابہ وتابعین ہی سے اخذ کیئے ہیں۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین والفقہا امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ عالم اسلام کے عظیم محدث اور حنفی فقہ کے عظیم فقیہ ہیں۔ آپ کا نام نامی محمد بن حسن بن فرقد ہے۔ آپ کے والد دمشق کے شہر حرسا کے رہنے والے تھے۔ مگر بعد میں ہجرت کر کے عراق کے شہر واسط چلے آئے۔ آپؒ واسط ہی میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کوفہ علم کا مرکز تھا۔ امام محمدؒ نے امام ابوحنیفہ، امام یوسفؒ اور امام سفیان ثوریؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ ان کے علاوہ آپؒ کے اساتذہ میں امام مالکؒ اور امام اوزاعیؒ بھی شامل ہیں۔

امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں آپ کے اساتذہ میں ربیع بن صالح، اور بکیر بن عامر کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپؒ کے شاگردوں میں امام محمد بن ادریس شافعیؒ، اسماعیل بن توبہ، ہشام بن عبید اللہ رازی، ابوسلیمان جوزجانی اور ابوعبید القاسم بن سلام زیادہ مشہور ہیں۔ امام محمدؒ نہایت عابد وزاہد اور بے حد ذہین تھے۔ نہایت غیور اور مستقل مزاج تھے۔ حاکم وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے تصنیف وتالیف کا کام بھی بہت زیادہ کیا۔ مولانا فقیر محمد جہلمیؒ نے لکھا ہے کہ آپؒ نے ۹۹۹ نوصد ننانوے کتابیں تحریر کیں۔ آپ کی زیادہ مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

موطا امام محمد .... فن حدیث میں آپ کی تصنیف

کتاب الحج ....

المبسوط ....

الجامع الکبیر ....

الجامع الصغیر ....

السیر الکبیر ....

السیر الصغیر ....

زیادات ....

امام محمدؒ امام ابوحنیفہؒ کے عظیم شاگردوں میں سے تھے۔ امام اعظم کی تقلید کرتے تھے۔ آپ صرف مقلد محض ہی نہ تھے بلکہ آپ مجتہد مطلق منتسب تھے۔ یعنی اصول اور قواعد میں امام اعظمؒ کی تقلید کرتے تھے مگر مسائل میں خود اجتہاد کرتے تھے۔ آپ کو طبقات فقہا کے دوسرے درجے میں شمار کیا گیا ہے۔ امام محمدؒ کا شمار امام ابوحنیفہ کے صاحبین میں ہوتا ہے۔ آپ کا حنفی ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ بہت سے ائمہ اور محدثین نے آپ کو طبقات حنفیہ میں شمار کیا ہے اور آپ کو حنفی لکھا ہے۔ آپؒ نے فقہ حنفی کی تحصیل براہ راست امام اعظم امام ابوحنیفہ سے کی۔ اب آپؒ کے متعلق محدثین کی آراء ملاحظہ کریں۔

حافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۴ھ کی رائے

محدث ابن حجرؒ اپنی تصنیف تعجیل المنفعہ میں لکھتے ہیں کہ

ولازم اباحنیفه وحمل عنه الفقه والحدیث

اور آپ نے امام ابوحنیفہ کے درس کو لازم کرلیا اور ان سے فقہ اور حدیث کی تحصیل کی۔

حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ اپنی معروف کتاب الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار میں لکھتے ہیں کہ

محمد بن الحسن بن فرقد الکوفی ابو عبداللہ ولد بواسط ونشا بکوفه و تفقه بابی حنیفه

محمد بن الحسن بن فرقد الکوفی ابو عبداللہ واسط میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں آکر امام اعظم ابوحنیفہ سے فقہ (حنفی) کی تحصیل کی۔ (الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار ص ۲۲)

محدث ابن الندیم المتوفی ۳۸۵ھ

معروف مؤرخ اور محدث علامہ ابن ندیمؒ نے اپنی کتاب الفہرست میں بہت

سے ائمہ حضرات کا ذکر کیا ہے جو حنفی ہیں یعنی وہ فقہا جو امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد اور پیروکار ہیں۔ ان میں امام محمدؒ کا ذکر بھی کیا ہے۔ (الفہرست ص ۲۹۸)

بہت سے محدثین کرام نے آپ کو امام اعظم کے صاحبین میں شمار کیا ہے۔

امام ابن البزاز کردری المتوفی ۸۲۷ھ

امام ابن البزاز کردری نے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

(مناقب ابوحنیفہ ص ۵۰ ج ۱)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ذہبی۔ نے اپنی معروف تصنیف تذکرۃ الحفاظ میں امام محمدؒ کو صاحب ابی حنیفہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ والعبر میں بھی آپ کو صاحب ابی حنیفہ لکھا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کریں۔

(العبر فی خبر من عبر ص ۳۰۲ ج ۱)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام جلال الملۃ والدین امام سیوطیؒ نے بھی تاریخ الخلفا میں آپ کے متعلق لکھا ہے کہ "محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفہ"۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۸)

اسی طرح غیر مقلدین حضرات کے امام علامہ صدیق حسن بھوپالی نے بھی آپ کو من الحنفیہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہوا۔ (ابجد العلوم ص ۱۲۶ ج ۳)

امام محمدؒ بن الحسن الشیبانی کے حنفی المذہب ہونے پر کتب فقہ اور تاریخ گواہ ہیں۔

تمام محدثین اور فقہا نے آپؒ کا شمار ائمہ اور فقہائے حنفیہ کی فہرست میں کیا ہے۔ اس بات کا انکار سوائے مجادل کے کوئی نہیں کرسکتا۔

پھر امام محمد بن الحسن کی تالیفات فقہ حنفی کا ایک عظیم ذخیرہ تصور کیا جاتا ہے۔ آپ کی تالیفات جامع صغیر و کبیر، موطا امام محمد اور کتاب الحجہ وغیرہ فقہ حنفیہ کا قدیم ترین اور عظیم

ماخذ ہیں۔ ان جلیل القدر محدثین اور ائمہ کے علاوہ موجودہ دور کے غیر مقلد علماء بھی آپ کا شمار امام ابوحنیفہ کے اصحاب اور حنفیوں میں ہی کرتے ہیں۔ آخر میں علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی۔ غیر مقلد کی معروف تصنیف التاج مکلل سے امام محمدؒ کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ صراحت کے ساتھ امام محمد کو فقیہ حنفی لکھتے ہیں۔

ابو عبداللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی بالولاء الفقیہ الحنفی

(التاج المکلل من جواھر مآثر الطراز الآخر والاول ص ۹۷)

ابھی ہم نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو صراحتا حنفی فقیہ لکھا ہے۔

امام طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے عظیم محدث اور فقیہ اعظم تھے۔ آپؒ ایک جامع شخصیت تھے۔ ایک بے بدل محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم فقیہ بھی تھے۔ آپؒ کا نام نامی ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامیہ المصری الطحاوی ہے۔ آپ ۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ ابن حجر نے آپ کے اساتذہ میں یونس بن عبداعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبداللہ بن الحکم، نظر بن نصر، ابراہیم بن ابی داؤد، ابوبکر بکار بن قتیبہ کو شمار کیا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں سے حاصل کی پھر فقہ حنفی مصر میں مشہور محدث احمد بن ابی عمران سے پڑھی امام طحاوی حنفی المذھب تھے۔ آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد تھے۔ ابتداء میں آپ شافعی المذھب تھے بعد میں حنفی مذہب اختیار کیا۔ محدثین نے حنفی مذہب اختیار کرنے کا ایک واقعہ اپنی کتب میں تحریر کیا ہے چنانچہ علامہ عبدالعزیز پر ہاروی رحمۃ اللہ علیہ النبر اس میں لکھتے ہیں کہ

ان الطحاوی کان شافعی المذھب فقرء فی کتابہ ان الحاملة اذاماتت وفی بطنھا ولد حی لم یشق فی بطنھا خلافالابی حنیفة و کان طحاوی ولد مشقوقا فقال لا ارضی مذھب رجل یرضی بھلا کی فترک مذھب الشافعی و صار من عظماء المجتھدین علی مذھب ابی حنیفہ

(النبراس ص ۱۱۱)

امام طحاویؒ شروع میں شافعی المذہب تھے ایک دن آپ نے شافعی مذہب کی کتاب میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو بچہ نکالنے کے لیے اس کے پیٹ کو چاک نہ جائے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے، امام طحاوی کو مذہب حنفی کے مطابق پیٹ چاک کر کے نکالا گیا تھا۔ اس کو پڑھ کر امام طحاوی

نے کہا کہ میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں جو میری ہلاکت پر راضی ہو۔ اس پر آپؒ نے مذہب شافعی چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کیا۔ اور عظیم حنفی مجتہد بن گئے۔

امام المحدثین امام تاج الاسلام ابوسعید عبدالکریم سمعانی الشافعی المتوفی ۵۷۲ھ اپنی تصنیف لطیف الانساب میں آپؒ کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ۔

وکان تلمیذ ابی ابراھیم اسماعیل بن یحیی المزنی. فانتقل عن مذھبه الی مذھب ابی حنیفه. (الانساب ص ۳۷۸)

امام طحاوی امام ابوابراہیم اسماعیل بن یحیٰی المزنی (شافعی) کے کے شاگرد تھے۔ پھر ان کے مذہب سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی طرف منتقل ہو گئے۔

محدث ابن الندیم کی رائے

مشہور مؤرخ علامہ ابن ندیم المتوفی ۳۸۵ھ نے اپنی معروف کتاب الفہرست میں بہت سے فقہا اور محدثین کا ذکر کیا ہے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ ان میں امام طحاوی رحمۃ اللہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ (الفہرست لابن الندیم ص ۲۹۸)

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مصر میں ریاست حنفیہ کا سہرا انہیں کے سر ہے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

بھرحال تصانیف مفیدہ در مذھب حنفی دارد وبزعم خود در نصرت ایں مذھب مساعی جمیلہ بتقدیم رسانیدہ

بہرحال مذہب حنفی میں ان کی مفید تصانیف ہیں اور حتی الوسع اپنی مساعی جمیلہ سے مذہب (حنفی) کی نصرت کی۔ (بستان المحدثین ص ۲۲۹)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف العبر میں آپؒ کے متعلق کچھ ان الفاظ سے تحریر کیا ہے۔

الطحاوی شیخ الحنفیہ

امام طحاوی شیخ الحنفیہ ہیں۔ (العبر فی خبر من غبر ص ۱۸۶ ج ۲)

محدث ابی اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ابی اسحاق شیرازی نے بھی آپ کو حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (طبقات الفقہا ص ۱۴۰)

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی ائے

الامام الحافظ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے اپنی تصنیف جوامع السیرۃ میں کچھ یوں تحریر کیا ہے۔

ومن المائلین الی قول ابی حنیفه کذالک احمد بن ابی عمران، ابوبکر بکار بن قتیبة القاضی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوی

اور اسی طرح وہ لوگ جو امام ابوحنیفہ کے قول کی طرف مائل ہیں جیسے احمد بن ابی عمران، ابوبکر بکار بن قتیبہ القاضی اور ابوجعفر بن محمد بن سلامۃ الطحاوی۔

(جوامع السیرۃ لابن حزم ص ۳۳۳)

حافظ ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلدین حضرات کے نزدیک ایک مستند اور ثقہ شخصیت ہیں اور علم حدیث میں آپ ایک بلند پایا مقام کے حامل ہیں آپؒ نے بھی امام طحاوی کے امام ابوحنیفہ کی طرف مائل ہونے کی تصریح کی۔

محدث ابی عبداللہ الصیمری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۶ھ کی رائے

امام ابی عبداللہ حسین بن علی القاضی الصیمری نے بھی اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں آپ کو حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۱۶۲)

حافظ ابن قیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۵۱ھ کی رائے

امام ابن قیم حنبلیؒ امام طحاوی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ

امام الحنفیہ فی وقتہ فی الحدیث والفقۃ ومعرفۃ اقوال السلف

امام طحاویؒ حدیث، فقہ اور اقوال السلف کی معرفت میں حنفیوں کے امام تھے۔

(اجتماع الجیوش الاسلامیہ ص ۹۶ بحوالہ طائفہ منصورہ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ حنفیہ لکھا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۷۱)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مشہور محدث علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی تصنیف الرسالۃ المستطرفہ میں آپ کو حنفی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

المصری الحنفی علامہ الامام الحافظ

آپ المصری مشہور ہیں حنفی المذہب علامہ امام اور حافظ الحدیث ہیں۔

(الرسالۃ المستطرفہ ص ۳۸)

معزز قارئین بہت سے غیر مقلد علما نے بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی المذہب یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد لکھا ہے۔

معروف غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلدین حضرات کے بلند پایہ محدث اور عالم ہے آپ نے اپنی تصنیف تحفۃ الاحوذی میں امام طحاوی کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے۔

(مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۹۲)

علامہ عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی

موجودہ دور کے معروف غیر مقلد عالم اور شیخ الحدیث علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی نے بھی امام طحاوی کی حنفی المذہب یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد لکھا ہے۔ مولانا عطا اللہ حنیف صاحب نے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف اتحاف النبیہ پر تعلیقات لکھیں ہیں۔ جس کا نام التعلیقات الظراف علی اتحاف النبیہ ہے۔ اس کتاب میں آپ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف یوں لکھتے ہیں۔

امام ابوجعفر احمد بن سلامہ الطحاوی حنفی متوفی ۳۸۱ھ

(التعلیقات الظراف علی اتحاف النبیہ ص ۹)

ابھی حال ہی میں غیر مقلدین کے ایک اشاعتی ادارے انصار السنۃ المحمدیۃ لاہور نے الجامع الفرید کے نام سے (۸) آٹھ رسائل کا مجموعہ الجامع الفرید کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سات عدد رسائل جناب محمد بن عبدالوہاب حنبلی التمیمی النجدی کے ہیں اور ایک عدد کتاب امام طحاویؒ کی جس کا نام العقیدۃ الطحاویۃ ہے اس العقیدۃ الطحاویۃ کا اردو ترجمہ و تفہیم غیر مقلد عالم مولانا محمود احمد غضنفر صاحب نے لکھا ہے۔ ان صاحب نے امام المحدثین سیدنا امام امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ بڑے اچھے انداز میں کیا ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "علامہ موصوف نے تین صد شیوخ (۳۰۰) سے کسب فیض اور تربیت حاصل کی۔ مصر میں آنے والے ہر عالم کی خدمت میں حاضر ہوتے تا کہ ان سے

تبادلہ خیال کریں۔ اس طرح آپ متنوع قسم کے علوم سے مستفیض ہوئے اور علمی میدان میں اپنا لوہا منوایا۔ بہت بڑے امام، محدث، فقیہہ اور محافظ دین کہلائے۔ علامہ ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، جید عالم، فقیہ اور ایسے دانشمند انسان تھے کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں۔

''امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہہ، محدث، حافظ، معروف شخصیت، ثقہ راوی، جید عالم اور زیرک انسان تھے''۔ علامہ حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں رقم طراز ہیں۔

''علامہ طحاویؒ جید عالم اور بلند پایہ محدث تھے''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق خاطر

علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ کے طرز استدلال سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اس لیے عمر بھر حنفی مسلک کی نشر واشاعت کرتے رہے۔ اسی بنا پر آپؒ کو حنفی مسلک کا بہت بڑا وکیل سمجھا جاتا تھا۔ (الجامع الفرید ص ۱۰۴)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ اتنا جلیل القدر امام اور محدث بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مقلد ہے۔ جس کی گواہی بڑے بڑے محدثین اور علما حضرات نے دی ہے۔

❀ ❀ ❀

امام محمد بن اسماعیل بخاری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین، امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسمٰعیل بخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم کا نام اسمٰعیل بن ابراہیم تھا جو کہ ایک صالح بزرگ تھے جو کہ نہایت ہی دولت مند تھے۔ محدث احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا وہ کہنے لگے میرے پاس جتنا بھی مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔ آپؒ کے جدامجد مجوسی تھے جو کہ بخارا کے حاکم کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے نام نامی محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ ہے ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔ امام بخاریؒ بچپن میں ہی نابینا ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے ان کی والدہ سخت پریشان رہتی تھیں۔ اور رو رو کر اپنے بیٹے کی بصارت کیلئے دعائیں مانگتی تھیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آپ کا ایک واقعہ بستان المحدثین میں تحریر کرتے ہیں۔

روزی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ والصلوٰۃ والسلام را بخواب دید کہ گویا می فرمایند خوش باش کہ حق تعالٰی بصارت پسر ترا عنایت فرمود وایں بسبب بساری دعا وگریہ زاری تست صبح کہ برخاست چشم پسر را بینا دید۔

ایک شب کو ان کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے تیری گریہ وزاری اور دعا کے سبب سے تیرے فرزند کو بصارت عنایت فرمائی۔ جب وہ صبح کو اٹھیں تو اپنے لخت جگر کی آنکھوں کو روشن و بینا پایا۔

(بستان المحدثین ص ۲۶۷)

امام بخاریؒ کے اساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ آپ کی سب

سے پہلے تصنیف قضایا الصحابۃ والتابعین ہے۔اس کے بعد آپؒ نے تاریخ کبیر تصنیف کی۔

آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت حافظہ عنایت کی تھی بلکہ محدثین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ آپؒ اپنے قلم و کاغذ پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا اپنے حافظہ پر۔ محدث شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف ارشاد الساری ج ا میں ایک واقعہ قلم بند کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کیلئے شام کی احادیث کی اسناد عراق کی اسناد میں اور عراق کی شام کی اسناد میں داخل کیں اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک لگاتار اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاریؒ پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی امام بخاریؒ کو نہ سند میں مغالطہ دے سکے نہ متن میں۔

(ارشاد الساری ص ۳۴ ج ا تذکرۃ محدثین ص ۱۷۹)

تصانیف: امام بخاریؒ کی تصانیف کی تعداد بیس سے زیادہ ہے کچھ کتب کے نام یہ ہیں۔

الجامع الصحیح، التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، کتاب الضعفاء، کتاب الکنی، الادب المفرد جزء رفع الدین، جزء القرأۃ خلف الامام، کتاب الاشربہ، کتاب الہبہ، کتاب العلل، برالوالدین، الجامع الکبیر، التفسیر الکبیر، المسند الکبیر، خلق افعال العباد، قضایہ الصحابہ والتابعین، کتاب الوحدان کتاب المبسوط، کتاب الفوائد۔ اسامی الصحابہ۔

(تذکرۃ المحدثین ص ۸۱۹)

ان تمام کتب سے صحیح بخاری کو سب سے زیادہ مقبولیت اور شہرت ملی۔ تمام علماء کا اب بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر کوئی کتاب صحیح ہے تو وہ صحیح بخاری ہے۔

امام بخاریؒ شافعی المذہب تھے۔ فقہی مسائل میں امام شافعی کی تقلید کرتے تھے۔ امت کے جلیل القدر محدثین اور علمائے کرام نے آپؒ کے متعلق صراحت کی ہے کہ آپ شافعی المذہب تھے۔

میں اپنے مدعا کو ثابت کرنے کیلئے جلیل القدر محدثین کی آرا پیش کرنا چاہتا ہوں اور آخر میں غیر مقلدین حضرات کی بھی عبارات پیش کی جائیں گی۔

حافظ ابو عاصم المتوفی ۴۵۸

محدث ابو عاصم ۳۵۷ھ میں پیدا ہوئے جب کہ امام بخاریؒ کی وفات یکم شوال ۲۵۶ھ میں ہوئی۔ اس طرح امام ابو عاصم کا زمانہ امام بخاریؒ کے انتہائی قریب ہے۔ امام سبکی طبقات الشافعیہ میں محدث ابو عاصم کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

وذکر ابو عاصم العبادی اباعبداللہ فی کتابه الطبقات

امام ابو عاصم العبادی نے امام بخاریؒ کو شافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(طبقات الشافعیہ الکبری ص ۳ ج ۲)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۱ھ

امام تاج الدین سبکیؒ شافعی نے اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں امام بخاریؒ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے فقہ شافعی پڑھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

وسمع بمکة من الحمیدی وعلیه تفقه عن الشافعی

امام بخاریؒ نے مکہ میں امام حمیدی سے سماع کیا اور آپ ہی سے فقہ شافعی پڑھی۔

(طبقات الشافعیہ ص ۳ ج ۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

حافظ الحدیث امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں امام بخاریؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

ان البخاری فی جمیع مایورده من تفسیر الغرائب انما ینقله عن اهل ذالک الفن کابی عبید والنضر بن شمیل والفرا وغیرهم واما المباحث الفقهیه فغالبها مستمدة له من الشافعی ز ابی عبید وامثالهم

امام بخاریؒ غریب احادیث کی تمام تفسیر اس فن کے اہل جیسے ابوعبید نصر بن شمیل اور فراؔ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور جو فقہی مباحث ہیں تو انہوں نے اکثر امام شافعی اور ابو اصبید و وغیرہ سے استمداد کی۔ (فتح الباری ص ۱۹۵ ج ا)

علمائے دیو بند میں سے مفتی رشید احمد صاحب نے ارشاد القاری الی صحیح البخاری ص ۵۰ ج ا میں اور علامہ سرفراز صفدر صاحب نے الکلام المفید اور طائفہ منصورہ میں حافظ ابن حجر کے اس فرمان کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ آپ فقہی مسائل میں امام شافعی سے استمداد کرتے ہیں یعنی فقہ شافعی پر عمل کرتے ہیں اور ابوعبید تو خود شافعی المذہب مذہب ہیں آپ کا وصال ۲۲۴ھ کو ہوا۔ (طبقات شافعیہ ص ۲۵۰ ج ا)

امام ابن قاضی شہبہ المتوفی ۸۵۱ھ

محدث ابن قاضی شہبہ جن کا نام نامی ابی بکر بن احمد بن محمد بن عمر بن محمد تقی الدین ابن قاضی شہبہ الدمشقی ہے نے اپنی معروف تصنیف طبقات شافعیہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شافعی ہونے کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے۔

محمد بن اسمعیل بن ابراھیم ابو عبداللہ البخاری صاحب الصحیح اخذ عن اصحاب الشافعی الحمیدی و الزعفرانی و الکرابیسی وابی ثور روی عن الکرابیسی وابی ثور مسائل عن الشافعی و لھذہ ذکرہ العبادی وغیرہ فی طبقات الشافعیه

محمد بن اسمٰعیل ابوعبداللہ بخاری صاحب صحیح نے امام شافعی کے اصحاب حمیدی، زعفرانی کرابیسی اور ابی ثور سے اخذ فیض کیا اور کرابیسی اور ابی ثور سے مسائل شافعی دریافت کیے اور اسی لیے عبادی نے آپ کو طبقات الشافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(طبقات شافعیہ لابن قاضی شہبہ ص ۴۰ ج ا)

امام قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۲۳ھ

امام شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں کہ

وقد ذکرہ یعنی البخاری ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیه

کہا امام ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ میں بیان کیا ہے۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ص ۳۳ ج ا)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محمد بن ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم محدث مدینہ طیبہ امام ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی بھی امام بخاری کو شافعی المذہب فرماتے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ الانصاف میں فرماتے ہیں کہ۔

واستدل شیخنا العلامه علی ادخال البخاری فی الشافعیه

اور ہمارے استاد علامہ (ابوطاہر مدنی) نے امام بخاری کے شافعیہ میں سے ہونے پر حجت پکڑی ہے۔ (الانصاف معہ ترجمہ وصاف ص ۶۷)

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ حنفی محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاریؒ کو طبقہ شافعیہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

ومن ھذا القبیل محمد بن اسماعیل البخاری فانه معدود فی طبقات الشافعیه

اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ بھی اسی جنس کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں۔ (الانصاف معہ وصاف ص ۶۷)

العلامہ سید غلام جیلانی کی رائے

المحدث العلامہ سید غلام جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ اپنی معروف تصنیف بشیر القاری شرح صحیح بخاری میں امام بخاری کو صراحۃ امام شافعی کا مقلد بیان کرتے ہیں چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

(امام بخاری کو) امام شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو مقلد شافعی کہا جاتا ہے۔ (بشیر القاری شرح صحیح بخاری ص ۱۸)

فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محدث کوٹلوی المتوفی ۱۹۵۱ء

فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں۔ (فقہ الفقیہ ص ۶۷)

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ نور بخش توکلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ امام بخاریؒ شافعی المذہب ہیں آپ نے اس کتاب کا نام ہی امام بخاری شافعی رکھا ہے۔ اس کتاب میں علامہ توکلی نے بڑے مضبوط دلائل سے امام بخاری کا شافعی ہونا ثابت کیا ہے اور ان لوگوں کی زبردست تردید کی ہے جو امام بخاری کو مجتہد مطلق کہتے ہیں۔
(امام بخاری شافعی ص ۵ ص ۷)

نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی مشہور کتاب الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں امام بخاریؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

كان البخاری امام المسلمین وقدوة المؤمنین وشیخ الموحدین والمعول علیه فی احادیث سید المرسلین قال وقد ذکر ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیه

امام بخاری امام المسلمین، قدوۃ المؤمنین، شیخ الموحدین، اور احادیث سید المرسلین میں معتمد علیہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ ابو عاصم نے امام بخاریؒ کو شافعیہ میں شمار کیا ہے۔
(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۲۹۰)

اس طرح نواب صاحب نے بھی امام ابو عاصم کے قول کو برقرار رکھا گویا نواب صاحب بھی امام بخاری کے شافعی ہونے کے قائل تھے۔ اگر آپ امام بخاری کو شافعی المذہب نہ سمجھتے تو کبھی امام ابو عاصم کے قول کا ذکر نہ کرتے۔ اس لیے نواب صاحب کے ہاں بھی امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ اگر شافعی نہ سمجھتے تو ضرور انکار کرتے اور امام ابو عاصم کے قول کی تردید کرتے کیونکہ غیر مقلدیت کا بھوت ان پر بھی سوار تھا۔ بعض غیر مقلد مولوی یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ نواب صاحب نے تو صرف امام ابو عاصم کا قول نقل کیا ہے یہ ان کا اپنا بیان نہیں ہے۔ معزز قارئین اگر نواب صدیق حسن بھوپالی امام الوھابیہ اس قول سے متفق نہ ہوتے تو ضرور تردید کرتے بلکہ آپ اپنی تصنیف ابجد العلوم میں مدینۃ العلوم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

ولنذکر بعد ذالک نبذا من آئمة الشافعیه لیکون الکتاب کامل الطرفین حائز الشرفین وهو لاصنفان . احدهما من تشرف بصحبة الامام شافعی والآخر من تلاهم من الآئمة اما الاول فمنهم احمد الخلال وابو جعفر البغدادی.... واما الصنف الثانی فمنهم محمد بن ادریس ابو حاتم الرازی و محمد بن اسماعیل البخاری و محمد بن علی الحکیم ترمذی.

اور ہمیں اب کچھ ائمہ شافعیہ کا تذکرہ کرنا چاہیئے ۔ تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ شافعیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہیں جیسے امام احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی محمد بن اسماعیل بخاری اور حکیم ترمذی ۔ (ابجد العلوم ص ۱۲۶ ج ۳)

بعض محدثین امام بخاریؒ کو مجتہد بھی لکھتے ہیں ۔ غیر مقلدین جب امام بخاریؒ کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیں تو فوراً انہیں اپنے طبقہ یعنی غیر مقلدین میں شامل کر لیتے ہیں حالانکہ یہ تو صرف اور صرف جہالت ہے کہ صرف ایک لفظ مجتہد پڑھ لینے سے ہی امام بخاریؒ یا کسی اور محدث کو غیر مقلد ثابت نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر کسی محدث نے امام بخاریؒ کے نام کے ساتھ مجتہد لکھا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ وہ کسی درجے کے مجتہد ہیں ۔ امام بخاریؒ کو مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل کسی نے بھی نہیں کہا ۔ البتہ شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ نے امام کو مجتہد منتسب الی الشافعی ضرور لکھا ۔ ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ مجتہد منتسب ہونے سے آپ طبقہ شافعیہ سے باہر نہیں ہوں گے ۔ اس لئے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الانصاف میں فرماتے ہیں کہ

المجتهد المطلق المنتسب هو المقتدى المسلم له في الخصلة الاولى الجارى مجراه في الخصلة الثانيه.

مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے کہ مجتہد مستقل کی اول بات کو مانتا ہے اور دوسری بات میں اس کی روش اختیار کرتا ہے ۔ (الانصاف ص ۷۳)

معزز قارئین شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مجتہد منتسب اصول اور قواعد میں اپنے صاحب مذہب کی تقلید کرتا ہے اور مسائل میں کو اجتہاد کرتا ہے ۔ اس لیے مجتہد مطلق منتسب بھی اپنے مجتہد مستقل کے مذہب پر ہی ہوگا ۔

بعض علماء نے امام بخاریؒ کو طبقات فقہا کے تیسرے درجے پر رکھا ہے ۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ غلام رسول سعیدی شارح بخاری تذکرۃ المحدثین میں لکھتے ہیں کہ ۔

بحر حال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی مقلد محض نہ تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہا میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں ۔ اس لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مثال شوافع میں ایسے ہے جیسے احناف میں امام طحاویؒ کی ۔ (تذکرۃ المحدثین ص ۸۷)

اسی طرح علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ

"دنیا میں کسی نے امام بخاری کو مجتہد مطلق مستقل نہیں کہا اور نہ وہ ہیں ہاں بعض متاخرین نے ان کو مجتہد مطلق یعنی منتسب الی الشافعی بتایا ہے مگر یہ قول مرجوح وضعیف بلکہ نادرست ہے ۔ بخاری شریف کے تراجم ابواب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اجتہاد منتسب میں کوشش کی مگر وہ سعی نا مشکور وغیرہ مقبول ثابت ہوتی حتیٰ کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں مذاہب فقہا کو بیان کرتے ہوئے کہیں بھی اپنے استاد امام بخاری کا نام تک نہیں لیا ، ہاں احادیث کے متعلق ان کا بہت جگہ ذکر کیا ہے ۔ اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تسلیم بھی کر لیں تو بھی وہ مقلدین شافعی کے زمرہ سے خارج نہیں ہو سکتے جیسا کہ پہلے آ چکا ہے اور ان کا بعض مسائل میں خلاف شافعی کرنا ان کو زمرہ شافعیہ سے نہیں نکال سکتا ۔

چنانچہ شیخ الاسلام مجتہد مطلق تاج الدین سبکی امام ابن المنذر کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔

قال شيخنا الذهبي كان على نهاية من معرفة الحديث و الاختلاف وكان مجتهد لا يقلد احداً (قلت) المحمدون الاربعة محمد بن نصر و محمد بن جرير و ابن خزيمة و ابن المنذر من اصحابنا و قد بلغوا درجة الاجتهاد المطلق و لم يخرجهم ذلك عن كونهم من اصحاب الشافعي

ہمارے شیخ ذہبی نے کہا کہ ابن المنذر کو حدیث واختلاف میں غایت درجے کی معرفت تھی اور وہ مجتہد تھے، کسی کی تقلید نہ کرتے تھے، میں کہتا ہوں کہ چاروں محمد یعنی محمد بن نصر اور محمد بن جریر اور محمد بن خزیمہ اور محمد بن منذر ہمارے اصحاب شافعیہ میں سے ہیں اور وہ اجتہاد مطلق کے درجہ کو پہنچ گئے تھے اور ان کے مجتہد مطلق ہونے نے ان کو امام شافعی کے ایسے اصحاب کے زمرہ سے خارج نہ کیا جو اصول شافعی پر تخریج مسائل کرتے اور مذہب شافعی پر چلتے تھے۔ خواہ ان کا اجتہاد امام شافعی کے اجتہاد سے فوقیت لے گیا بلکہ ان چاروں کے بعد ہمارے بعض خالص اصحاب شافعیہ مثلاً ابوعلی وغیرہ نے دعویٰ کیا کہ ہماری رائے امام اعظم (شافعی) کی رائے سے موافق نکلی اس لیے اہم نے امام شافعی کا اتباع کیا اور امام شافعی کی طرف منسوب ہوئے نہ یہ کہ ہم مقلد ہیں۔ پس ان چاروں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو اگرچہ بہت سے مسئلوں میں امام اعظم (شافعی) کی رائے سے نکل گئے ہیں مگر اغلب مسائل میں امام شافعی کی رائے سے نہیں نکلے اسے خوب سمجھ لے اور جان لے کہ یہ چاروں زمرہ شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور اکثر مسائل میں امام شافعی کے اصول پر تخریج مسائل کرنے والے اور طریق شافعی کے صاف کرنے والے اور مذہب شافعی پر چلنے والے انتہیٰ۔

(طبقات شافعیہ الکبریٰ جز ثانی ص ۱۲۶)

(عربی عبارت طوالت کے پیش نظر کم لکھی گئی ہے ترجمہ مکمل لکھا گیا ہے۔ مؤلف)

اس عبارت سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ امام بخاری مجتہد مطلق منتسب بھی نہ تھے ورنہ علامہ سبکی بجائے چاروں کے پانچوں لکھتے دوسرے یہ کہ بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف کرتے لہٰذا امام بخاریؒ پر عدم تقلید شافعی کا الزام نہایت غلط و باطل وافترا ہے۔

(امام بخاری شافعی ص ۲۰ تا ص ۲۱)

یہ الفاظ تھے علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی رائے کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدثین فقہا کے دوسرے درجے یعنی مجتہد مطلق منتسب پر بھی فائز نہ تھے بلکہ

اس کے بعد ان کا نمبر آتا ہے۔ معزز قارئین ہم علامہ توکلی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث سعیدی کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ مجتہد مطلق منتسب بھی ہوں تو پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار شوافع میں ہی ہوگا۔ یہی فرمان امام سبکیؒ کا ہے کہ اگر کوئی مجتہد اپنے امام سے بعض مسائل میں اختلاف بھی کرے تو پھر بھی وہ زمرہ شوافع سے خارج نہیں ہوگا۔

اب آخر میں میں غیر مقلدین وہابیہ کے مناظر مولوی محمد حسین بٹالوی کا بیان بھی تحریر کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

''بہت سے اصحاب طبقات نے ائمہ حدیث جامعین صحاح ستہ امام بخاری وغیرہ کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے اور شافعی قرار دیا ہے''۔

(اشاعۃ السنہ ص ۴ ۷ ج ۲۱ بحوالہ علماء اہل حدیث کے نام خط ص ۸)

❀ ❀ ❀

امام مسلم بن الحجاج القشیری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی ہجری کے عظیم محدث، فن حدیث کے امام، امام المسلمین امام مسلم بن الحجاج القشیری خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے آپ ۲۵۴ھ میں بنو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کی طلب میں حجاز، شام، مصر، عراق، کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں یحییٰ بن یحییٰؒ، احمد بن حنبلؒ، اسحاق کے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔ آپ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑیں مگر سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب صحیح مسلم کو ہوئی۔ امام مسلمؒ فن حدیث کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں اسی لئے شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی بستان المحدثین میں اس طرح رقم طراز ہیں کہ

موصوف یکے از کبراء این فن ست وابوزرعہ رازی وابو حاتم با مامت و جلالت او گواہی دادہ و اورا پیشوائے این گروہ نہادہ اندر ابوحاتم رازی و دیگر اجلۂ آن عصر مثل ترمذی وابوبکر خزیمہ ازوے روایات دارند

(بستان المحدثین مترجم ص ۲۷۸)

امام مسلم فن حدیث کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم نے ان کی امامت حدیث کی گواہی دی ہے اور انہیں محدثین کے پیشوا تسلیم کیا ہے ابو حاتم اور اس زمانہ کے دوسرے بزرگوں مثلاً ترمذی اور ابوبکر خزیمہؒ نے ان سے روایت کی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر کسی کی غیبت نہیں کی چنانچہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ

از عجائب مسلم آنست کہ گاھے در عمر خود کسی را غیبت نکردہ ونہ کسی را زدہ ونہ کسی را شتم کردہ

مسلم کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے عمر بھر میں کسی کی غیبت نہیں کی، نہ کسی کو مارا اور نہ ہی کسی کو گالی دی۔ (بستان المحدثین ص ۲۸۰)

سیدنا امام مسلم جلیل القدر محدث اور امام فن حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ مقلد بھی تھے اور شافعی المذہب تھے۔ بہت سے علماء اور محدثین نے آپ کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور امام مسلم کو شافعی لکھا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ۱۲۰۷ھ کی رائے

غیر مقلدین کے امام اور مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

فی ذکر الجامع الصحیح للامام الحافظ ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری الشافعی المتوفی سنہ احدی و ستین و مائتین

امام الحافظ ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری شافعی کی جامع صحیح کے بیان میں۔

(الحطہ ص ۲۲۸)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے بڑی صراحت کے ساتھ امام مسلم کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ متعصب غیر مقلدین علامہ نواب صویق حسن بھوپالی کے اس فرمان کو بغور پڑھیں۔ تمام غیر مقلد حضرات آج تک حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو محض اس بنا پر مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں کہ یہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی تقلید کرتے ہیں اب غیر مقلد حضرات لگائیں ان مشاہیر امت پر بھی کفر اور شرک کا فتویٰ نعوذ باللہ۔ اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب اتحاف النبلاء میں بھی امام المحدثین امام مسلم بن الحجاج کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ (اتحاف النبلاء ص ۵۷)

الشیخ محمد بن یحییٰ المعروف محسن ترہتی کی رائے

محدث محمد بن یحییٰ المعروف محسن ترہتی ایک بلند پایہ محدث تھے۔ آپ شیخ عبدالغنی مہاجر مدنی المتوفی ۱۲۹۶ھ کے ہم عصر تھے۔ آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے مختلف سندوں کا ذکر کیا ہے اس میں آپ نے امام مسلم کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(الیانع الجنی اسانید الشیخ عبدالغنی ص ۴۹)

ابھی ہم نے دیکھا کہ سیدنا امام مسلم ایک عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد بھی تھے۔

جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ بہت سے علماء نے آپ کو شافعی المذہب قرار دیا ہے۔ کسی محدث یا مفسر نے امام مسلم کو مجتہد مطلق مستقل یا صاحب مذہب یا غیر مقلد نہیں لکھا اور نہ ہی ایسی کوئی تحریر ہماری نظر سے گذری ہے۔

علامہ ابن قیمؒ کی رائے کے مطابق امام مسلم کا شمار اصحاب امام احمد میں ہوتا ہے۔ مگر نواب صدیق حسن بھوپالی نے توصراحتاً آپ کو شافعی ہی لکھا ہے اگر اختلاف ہوتا تو ضرور بیان کرتے۔

❀ ❀ ❀

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی بلخ کے شہر ترمذ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ عابد وزاہد اور یگانہ روزگار محدث تھے۔ ایک عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بے بدل فقیہ بھی تھے۔ بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ بے حد عبادت گذار تھے۔ آخر عمر میں کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے۔ آپ جلیل القدر محدث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب الجامع صحاح الستہ کی معتبر کتاب ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ بستان المحدثین میں لکھتے ہیں کہ

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ من ہرگاہ از تصنیف این جامع فارغ شدم اول آنرا بعلماء حجاز شریف نمودم ایشان ہمہ پسند فرمودند بعدازاں پیش علماء عراق بردم ایشان نیز متفق الکلمہ آنرا مدح کردند بعدازاں برعلماء خراسان عرض کردم ایشان نیز رضا مند شدند بعدازاں ترویج و تشہیر نمودم و نیز گفتہ درخانہ ہرکہ این کتاب باشد پس گویا درخانہ او پیغمبرے ست کہ تکلم می کند

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جب میں اس جامع کی تالیف سے فارغ ہوا تو پہلے میں نے یہ نسخہ علمائے حجاز کو دکھایا انہوں نے بہت پسند فرمایا۔ پھر علماء عراق کی خدمت میں لے گیا۔ انہوں نے بھی یک زبان ہو کر اس کی مدح فرمائی۔ پھر علمائے خراسان کے روبرو پیش کیا تو انہوں نے بھی رضامندی ظاہر فرمائی۔ بعدازاں میں نے اس کی تشہیر اور ترویج کی کوشش کی۔ امام ترمذیؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس گھر یہ کتاب ہو گویا اس گھر میں پیغمبر علیہ السلام ہیں جو تکلم فرماتے ہیں۔ (بستان المحدثین مترجم ص ۲۹۲)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔ بہت سے محدثین سے آپ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی لیے امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ

علیہ نے امام ترمذی کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور اپنی معروف تصنیف طبقات شافعیۃ الکبریٰ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

مفسر قرآن علامہ احمد یار خان محدث گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مفسر قرآن مفتی احمد یار نعیمی محدث گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ''آپ کا نام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ابن موسیٰ ابن ضحاک سلمی ہے کنیت ابو عیسیٰ شہر بلخ جیحون کے کنارے مقام ترمذ میں ولادت ہے وہاں ہی وفات شافعی المذہب ہیں۔ بڑے محدث عالم اور عابد بزرگ ہیں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳ ج ۱)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۳۵۲ھ نے بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ (ملاحظہ کریں آپ کی کتاب العرف الشذی علی جامع الترمذی ص ۲)

بعض علما نے آپ کو حنابلہ میں شمار کیا ہے جیسا کہ ابن تیمیہ نے مگر آپ حنبلی ہوں یا شافعی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو مقلد ہی۔ مگر زیادہ تر محدثین کی آرا کے مطابق آپؒ شافعی المذہب ہی ہیں۔ اور امام شافعیؒ کی تقلید کرتے ہیں۔

برا ہو تعصب کا کہ ایک غیر مقلد نے تو امام المحدثین امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو مجہول تک لکھ دیا ہے۔ نعوذ باللہ وہ صاحب ہیں غیر مقلدین کے امام علامہ ابن حزم ظاہریؒ مگر ہمیں اس بات پر کہ علامہ ابن حزمؒ نے امام ترمذی کو مجہول کہا کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ اس متعصب غیر مقلد امام نے امت کے جلیل القدر ائمہ عظام کے متعلق بھی کذب اور سفاہت جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

❀ ❀ ❀

امام ابوداؤد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث ہے۔ امام ابوداؤد ایک عظیم محدث بے بدل عالم اور عابد و زاہد تھے۔ بڑے بڑے علماء اور فضلا آپؒ کے پاس حاضر ہوتے اور زیارت کرتے۔ آپؒ نے وقت کے مشہور اور جید ائمہ حدیث سے تعلیم حاصل کی۔ تحصیل حدیث کے لیے آپؒ نے دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔ بلاد اسلامیہ خصوصاً حجاز، مصر، شام، عراق وخراسان وغیرہ میں سفر کیا اور علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں امام احمد بن حنبلؒ، ابوالولید طیالسیؒ، محمد بن کثیر العبدی، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن سلیمان واسطی وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے جس حدیث کا سماع امام احمد بن حنبلؒ سے کیا آپ اس پر بے انتہا فخر کیا کرتے تھے۔ آپؒ کے شاگردوں کی تعداد یوں تو بے شمار ہے مگر آپؒ کے چار شاگرد محدثین کے پیشوا ہوئے ہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اس طرح لکھتے ہیں کہ

وچہار کس از جملہ شاگردان او خیلی سر آمد محدثین شدند اول پسر ابوبکر بن ابی داؤد و دوم لؤلؤی سوم ابن الاعرابی چہارم ابن واسہ

ان کے شاگردوں میں سے چار شخص جماعت محدثین کے سردار و پیشوا ہوئے، ابوبکر بن ابی داؤد (ان کے صاحبزادے) لؤلؤی، ابن الاعرابی اور ابن داسہ۔

(بستان المحدثین مترجم ص ۲۸۴)

امام المحدثین امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مذہب کے بارے علماء اور محدثین کی آرا ملاحظہ کریں۔

امام ابواسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابواسحاق شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب طبقات الفقہا میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔ آپ کے اس بیان

کو مختلف محدثین اور مؤرخین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔ جن میں سے ابن خلکان، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور نواب صدیق حسن بھوپالی شامل ہیں۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

و مردم را در مذہب او اختلاف ست بعضے گویند شافعی بود و بعضے گویند حنبلی واللہ اعلم. در تاریخ ابن خلکان مذکور ست کہ اورا شیخ ابو اسحاق شیرازی در طبقات الفقہا از جملہ اصحاب امام احمد بن حنبل شمردہ است

ابوداؤد کے مذہب کے بارے میں لوگ مختلف الرائے ہیں بعض کہتے ہیں کہ شافعی تھے اور بعض حنبلی بتاتے ہیں واللہ اعلم۔ اور تاریخ ابن خلکان میں مذکور ہے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے ان کو طبقات الفقہا میں امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔
(بستان المحدثین ص ۲۸۸)

اور اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے بھی اپنی معروف تصنیف الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں محدث ابو اسحاق شیرازیؒ کے اس بیان کو برقرار رکھا ہے۔ گویا کہ نواب صدیق حسن بھوپالیؒ کے نزدیک بھی آپ امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار ہوتے ہیں اور حنبلی ہیں۔ چنانچہ نواب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

وعدہ الشیخ ابو اسحق الشیرازی فی طبقات الفقہا من جملہ اصحاب الامام احمد (الحطہ ص ۲۸۸)

شیخ ابو اسحاق نے طبقات الفقہا میں آپ کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا۔
اس بیان کے بعد نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں اختلاف ہے بعض آپ کو شافعی المذہب کہتے ہیں اور بعض حنبلی کہتے ہیں۔
اسی طرح فقیہ اعظم ابو یوسف محدث کوٹلویؒ نے بھی امام ابوداؤد کو حنبلی ہی لکھا ہے۔
(ملاحظہ کریں کتاب فقہ الفقیہ ص ۶۸)

علامہ ابن تیمیہ [redacted] کی رائے

علامہ ابن تیمیہ [redacted] نے بھی امام ابوداؤد کو حنابلہ میں شمار کیا ہے چنانچہ صاحب فیض الباری نے علامہ ابن تیمیہ کی رائے کو تحریر کیا ہے۔
(ملاحظہ کریں فیض الباری شرح صحیح بخاری ص ۵۸ جا)

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ اسماعیل پاشا بغدادیؒ نے بھی امام ابوداؤد کو حنبلی المذہب قرار دیا ہے۔
(ہدیۃ العارفین ص ۳۹۵ بحوالہ الکلام المفید)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ ابن قیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی معروف تصنیف اعلام الموقعین میں امام ابوداؤد کو حنبلی لکھا ہے۔ (اعلام الموقعین ص ۲۲۳ ج ۲)

بعض لوگ محدث ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو شوافع میں بھی شمار کرتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

واختلف فی مذھبہ فقیل حنبلی وقیل شافعی

اور آپؒ کے مذہب کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ حنبلی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ شافعی تھے۔

جمہور علما اور محدثین کی آرا کے مطابق امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل کے اصحاب ہی میں شمار ہوئے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی کتاب سنن ابی داؤد کو مکمل کر لیا تو آپ اس کو لے کر امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ جب اس جلیل القدر امام نے سنن ابوداؤد کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور امام ابودا[illegible] بہت تحسین فرمائی۔ چنانچہ شاہ

عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

وچون از تصنیف این سنن فارغ شد پیش امام احمد بن حنبل برد وعرض غود امام دیدند و بسیار پسند کردند

اور جب وہ اس سنن کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں لے گئے تو امام احمد نے اسے دیکھ کر بہت پسند فرمایا۔ آخر میں محدث موسیٰ بن ہارون کا جملہ تحریر کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے امام ابوداؤد کیلئے فرمایا تھا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

وموسی بن ھارون کہ یکے از بزرگان آن عصر بود درحق او گفتہ است کہ ابوداؤد در دنیا برائے حدیث و درعقبی برائے بہشت آفریدہ شد

اور موسیٰ بن ہارون نے جو ان کے معاصر تھے ان کے حق میں کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

(بستان المحدثین ص ۲۸۵)

ابھی ہم نے دیکھا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر ائمہ نے حنبلی لکھا ہے اور بعض آپ کو شافعی کہتے ہیں۔ مگر سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ کسی نے بھی آپ کو غیر مقلد نہیں لکھا۔ ہماری نظروں سے ایک بھی ایسی تحریر نہیں گذری جس میں کسی محدث یا فقیہ نے امام ابوداؤد کو مجتہد فی الشرع یا مجتھد مطلق مستقل لکھا ہو۔

اسی طرح علامہ صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تصنیف التاج المکلل میں بھی آپ کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں ہی شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

التاج المکلل من جواھر مآثر الطراز الآخر والاول ص ۴۲

❀ ❀ ❀

امام نسائی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام نسائی المتوفی ۳۰۳ھ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر محدث تھے۔

آپ کا نام نامی ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی ہے۔

نسا خراسان کا ایک مشہور شہر ہے، جس کی نسبت سے آپ کو نسائی کہتے ہیں۔

آپ کے متعلق امام ابوالحسن بن المظفر نے بیان کیا ہے کہ مصر میں تمام علماء امام نسائی کے تقدم اور آپ کی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔ اور حافظ علی بن عمر کہتے ہیں کہ ۔ م نسائی علم حدیث میں اپنے تمام ہم عدوں پر فائق تھے۔ (تہذیب التہذیب ص ۳۹ ج ۱)

امام نسائی نے علم حدیث حاصل کرنے کیلئے بہت دور دراز علاقوں کا سفر کیا جن میں حجاز، عراق، شام اور خراسان وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں جن قابل ذکر حضرات محدثین کا شمار ہے ان میں قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، حشام بن عمار، محمد بن نصر المروزی، امام ابوداؤد اور امام بخاری کا نام شامل ہے۔ آپ کے تلامذہ میں بہت سے معروف محدثین شامل ہیں جن میں عبدالکریم بن احمد النسائی، حافظ ابوالقاسم اندلسی، علی بن ابوجعفر طحاوی ابوجعفر عقیلی اور ابوالقاسم طبرانی وغیرھم ہیں۔

سیدنا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر محدث ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی مسلک بھی رکھتے تھے۔ جمہور محدثین کے نزدیک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے۔ یعنی آپ شافعی المذہب تھے۔ عالم اسلام کے جلیل القدر محدثین اور ائمہ دین نے آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ چنانچہ علماء کی تصریحات ملاحظہ کریں۔

امام ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ الخطیب

امام المحدثین امام ولی الدین خطیب جن کی حدیث کی کتاب مشکوۃ المصابیح ایک معروف کتاب ہے اور تقریباً ہر فرقے کے مدرسے میں پڑھائی جاتی ہے آپ نے بھی اپنی

کتاب اکمال فی اسماء الرجال میں امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں اکمال ترجمہ امام نسائی)

امام تاج الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تاج الملۃ والدین امام تاج الدین سبکیؒ نے بھی امام شافعی کا شمار طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور شافعی المذہب لکھا ہے۔اور آپ شمار نہایت ہی شرح وبسط کے ساتھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں کیا ہے۔ (ملاحظہ کریں طبقات الشافعیۃ الکبری ص ۸۳ ج ۲)

امام ابن قاضی شھبۃ

امام ابن قاضی شھبۃ نے بھی طبقات شافعیہ میں امام نسائی کا ذکر کیا ہے۔

(ملاحظہ کریں طبقات الشافعیہ ص ۴۵ ج ۱)

محدث ھند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق بھی امام نسائی امام شافعی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

چنانچہ آپ اپنی معرکۃ الآرا تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

وکان صاحب الحدیث ایضاقد ینسب الی احد المذاھب لکثرۃ موافقۃ لہ کالنسائی والبیھقی ینسبان الی الشافعی

اور محدثین بھی کثرت موافقت کی وجہ سے کسی خاص مذہب کی طرف منسوب ہوتے تھے۔جیسے امام نسائی اور امام بیہقی امام شافعی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۵۷ ج ۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر عظیم محدث شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ نے بھی بستان المحدثین میں امام نسائی کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں کہ:

واو شافعی مذھب بود

اور آپ کا مذہب شافعی تھا۔ (بستان محدثین ص ۲۹۶)

فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابو یوسف محدث کوٹلویؒ نے بھی امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں فقہ الفقیہ ص ۶۸)

محدث انور شاہ کشمیریؒ شارح بخاری نے العرف الشذی میں امام نسائیؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

مولوی خیر محمد جالندھری نے خیر الاصول میں امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے مولانا زکریا نے تقریر بخاری ص ۴۱ میں آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

آخر میں ہم غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کی رائے بھی پیش کرتے ہیں۔

نواب صدیق حسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

معروف غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالیؒ المتوفی ۱۳۰۷ھ نے بھی اپنی معروف تصنیف الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں امام نسائی کو صراحتاً شافعی لکھا ہے چنانچہ آپؒ کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

وکان شافعی المذھب

اورآپ شافعی المذہب تھے۔ (الحطہ ص ۲۹۳)

اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی نے ابجد العلوم میں بھی امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شافعی لکھا ہے۔ (ابجد العلوم ص ۱۲۷ ج ۳)

معزز قارئین! جلیل القدر محدثین اور ائمہ عظام کی تصریحات کا مطابق آپ نے دیکھا کہ امام نسائی شافعی المذہب تھے۔ کسی امام، محدث یا فقیہ نے امام نسائی کو غیر مقلد یا مجتہد فی الشرع نہیں لکھا ہے۔

❀ ❀ ❀

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین سیدنا امام ابن ماجہ کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن یزید الربعی بن عبداللہ ابن ماجہ قروینی ہے۔ آپ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر محدث ہیں۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے حصول کیلئے آپؒ نے دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کیا جیسے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، ہرات، مصر اور واسطہ وغیرہ۔

آپؒ کے اساتذہ میں محمد بن عبداللہ غیر، ابراہیم بن المنذر، عبداللہ بن معاویہ، ہشام بن عمار، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپؒ کی تصانیف میں سے سنن ابن ماجہ کو بہت مقبولیت حاصل ہے۔ یہ صحاح ستہ کی آخری کتاب شمار ہوتے ہیں۔

محدث ابن ماجہؒ کے فقہی مذہب کے متعلق علما کی بہت کم تصریحات ملتی ہیں جو تحریریں ہماری نظر سے گزری ہیں وہ تحریر کرتا ہوں۔

محدث انور شاہ کشمیری نے امام ابن ماجہ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں العرف الشدی علی جامع الترمذی)

شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ کے نزدیک امام احمد بن حنبلؒ کی میلان تھا۔ شیخ الحدیث مفتی رشید احمد صاحب نے ارشاد القاری الی صحیح البخاری ص ۵۰ ج ۱ میں محدث انور شاہ کشمیری کے حوالہ سے آپؒ کو شافعی لکھا ہے۔ ممتاز دیوبندی مکتبہ فکر کے عالم دین علامہ محمد حنیف گنگوہی صاحب نے اپنی معروف کتاب ظفر المحصلین با حوال المصنفین میں کچھ اس طرح لکھا ہے" امام ابن ماجہ کا مسلک متعین طور پر معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک امام احمد کے مسلک کی طرف میلان تھا۔ علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ شافعی تھے"۔ (ظفر المحصلین با حوالہ المصنفین ص ۱۴۰)

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ جو بھی فقہی مذہب رکھتے ہوں حنبلی ہوں یا شافعی، مگر غیر مقلد نہیں تھے۔ کسی نہ کسی امام کے مقلد ضرور تھے۔ کسی محدث یا فقیہ نے محدث ابن ماجہؒ کو غیر مقلد نہیں لکھا۔

❀ ❀ ❀

امام دارقطنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

الامام الکبیر امام دارقطنیؒ کا نام نامی علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی ہے آپ ایک جلیل القدر محدث تھے۔ آپ ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ بغداد کا ایک محلہ دارقطن ہے وہاں رہتے تھے۔

آپؒ کے اساتذہ میں ابوالقاسم بغوی، ابوبکر بن ابی داؤد بن صاعد، حسین بن محاملی اور دوسرے بڑے بڑے محدثین شامل ہیں آپ نے حصول حدیث کے لیے بغداد کے علاوہ کوفہ، بصرہ، شام، واسط اور مصر جیسے شہروں کا سفر کیا۔

بڑے بڑے جلیل القدر محدث آپؒ کے شاگرد ہیں۔ جن میں امام حاکم، عبدالغنی، امام منذری صاحب ترغیب والترہیب اور امام ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیا شامل ہیں۔

آپؒ کی کتاب سنن دارقطنی حدیث کی ایک معتبر کتاب ہے۔ امام دارقطنیؒ کا فقہی مذہب شافعی تھا۔ آپ نے فقہ شافعی امام ابی سعید الاصطخری سے پڑھی بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ عظام اور محدثین نے آپ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔

امام تاج الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام تاج الدین سبکیؒ نے محدث دارقطنیؒ کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور آپؒ کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ص ۳۱۰ ج ۲ میں کیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ ابن تیمیہ حنبلیؒ نے بھی امام دارقطنیؒ کے متعلق تصریح کی ہے کہ آپؒ کا میلان امام شافعیؒ کی طرف تھا۔ چنانچہ آپ اپنے فتاویٰ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

والدارقطنی هو ایضاً یمیل الی مذهب الشافعی.

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۴۱ ج ۲۰)

محدث سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام سمعانی رحمۃ اللہ کے مطابق آپؒ نے فقہ شافعی پڑھی ہے اور وہ بھی امام ابو سعیدؒ سے۔ چنانچہ آپ الانساب میں فرماتے ہیں کہ:

انه درس فقه الشافعی علی ابی سعید الاصطخری

یعنی امام دارقطنیؒ نے فقہ شافعی امام ابی سعید الاصطخری سے پڑھی۔

(الانساب ص ۲۷۳ ج ۵)

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تصنیف العبر میں امام دارقطنی کے فقیہ شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کی کتاب۔ (العبر فی خبر من غبر ص ۲۹ ج ۳)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ محمد بن جعفر الکتانیؒ نے اپنی معروف تصنیف الرسالۃ المستطرفہ میں امام دارقطنی کا تعارف اس طرح لکھا ہے۔

ابی الحسن علی ابن عمر بن احمد بن مهدی نسبة الی دار القطن محله کبیره ببغداد، البغدادی الشافعی صاحب السنن. (الرسالة المستطرفه ص ۲۱)

قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی نے کتنی صراحت کے ساتھ محدث دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی شافعی المذہب لکھا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ہند شاہ ولی اللہ کے لخت جگر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپؒ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ بستان المحدثین

میں فرماتے ہیں کہ:

و کنیت ابو الحسن، در مذہب شافعی است

اور کنیت آپؒ کی ابوالحسن ہے، آپ شافعی المذہب ہیں۔

(بستان المحدثین ص ۱۱۹)

اسی طرح غیر مقلدین کے معروف عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی تصنیف التعلیق المغنی میں آپؒ کے فقہ شافعی پڑھنے کی تصریح کی ہے اور لکھتے ہیں کہ

انہ درس فقہ الشافعی علی ابی سعید الاصطخری

(التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی ص ۸ ج ۱))

اسی طرح امام ولی الدین الخطیب صاحب مشکوٰۃ نے بھی آپؒ کے فقہ شافعی پڑھنے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ کریں اکمال فی اسماء الرجال امام سبکیؒ، امام ابن تیمیہ، امام سمعانی، امام ذہبی، امام علامہ کتانی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کی تصریحات کے مطابق امام دارقطنی شافعی المذہب ہیں۔ اب میں امام المحدثین امام سخاویؒ کا فرمان بھی نقل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک بھی امام دارقطنیؒ شافعی المذہب ہیں چنانچہ اپنی معروف تصنیف فتح المغیث میں امام دارقطنیؒ کا تعارف کا اس طرح لکھتے ہیں۔

البغدادی الشافعی وھو الحافظ الفقیہ ابو الحسن علی بن عمر صاحب السنن (فتح المغیث ص ۳۴۷ ج ۴)

آپ بغدادی شافعی: حافظ فقیہ ابوالحسن علی بن عمر صاحب سنن ہیں۔

❀❀❀

امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام شیخ السنہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی ہے۔ اپنے وقت کے جلیل القدر محدث تھے طلب حدیث کے لیے بغداد، کوفہ، خراسان اور حجاز کا سفر کیا۔ آپؒ ماہ شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام حاکم، ابوطاہر، ابن فورک متکلم اصول، ابوعلی روذباری اور عبدالرحمٰن سلمی شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے کتاب الاسماء والصفات، دلائل النبوۃ، مناقب شافعی، کتاب دعوات الکبیر، کتاب الزہد، کتاب البعث والنشور، الترغیب والترہیب، کتاب الخلافیات، اربعین کبریٰ، اربعین صغریٰ، کتاب الاسرار شامل ہیں۔ مگر ان تمام کتب میں سب سے زیادہ شہرت آپؒ کی کتاب السنن الکبریٰ کو ملی۔ اس کے علاوہ آپؒ کی ایک اور کتاب معرفۃ السنن والآثار ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اتنے جلیل القدر محدث ہونے کے ساتھ ساتھ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مقلد تھے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ شافعی کی نصرت کیلئے بہت کام کیا۔ آپؒ کے شافعی ہونے پر محدثین اور ائمہ عظام کی تصریحات ملاحظہ کریں۔

امام الحرمین سیدنا امام ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوالمعالی کا فرمان نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ:

مامن شافعی الا وللشافعی علیہ منۃ الا ابابکر البیہقی فان لہ المنۃ علی الشافعی لتصانیفہ فی نصرۃ مذھبہ

ترجمہ: کوئی شافعی المذہب ایسا نہیں ہے جس پر امام شافعی کا احسان نہ ہو مگر ابوبکر بیہقی، کیونکہ امام شافعی پر ان کا احسان ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے مذہب شافعی کی نصرت کے لیے بہت کام کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱۵ ج ۳)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام تاج الدین سبکیؒ نے امام بیہقی کا تذکرہ بھی طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں کیا ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معرفۃ السنن والآثار کے متعلق یوں اظہار خیال کیا ہے کہ کسی بھی شافعی فقیہ کو اس کے بغیر چارہ نہیں۔ ملاحظہ کریں طبقات الشافعیۃ الکبریٰ۔

امام عبدالکریم سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث سمعانی نے امام بیہقی کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے اور فرماتے ہیں کہ۔

و كان تتبع نصوص الشافعی

یعنی امام بیہقی امام شافعی کے صریح اور منصوص اقوال کے تابع تھے۔

(الانساب ص۴۱۲ ج ۲)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بھی امام ابو المعالی کے حوالے سے آپؒ کی شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ص۲۱۰ ج ۳۔ اس کے علاوہ آپؒ اپنی کتاب العبر میں بھی آپ کے شافعی ہونے کی واضح الفاظ میں تصریح کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ

الامام العلم ابوبکر احمد بن الحسین بن علی الخسرجردی الشافعی

(العبر فی خبر من غبر ص۲۴۱ ج ۳)

امام سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محدث سخاوی شافعیؒ نے بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی تصنیفات میں شافعی لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں فتح المغیث ص۳۴۹ ج ۴)

امام ابن قاضی شہبہ دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن قاضی شہبہ دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں۔ اسی لیے آپؒ نے آپ کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیہ ص۲۲۶ ج ۱ میں کیا ہے۔

محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں حتیٰ کہ آپ کے بیان کے مطابق امام شافعی کے مذہب کی بنا جن احادیث و آثار پر ہے وہ سب امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں جمع کر دی ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی تصنیف اتحاف النبیہ میں اس کی تصریح کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

واما الاحادیث اولآثار التی علیها بناء مذهب الشافعی فاجمع کتاب فیها السنن الکبری للبیهقی و هو مسند الشافعی فی الحقیقة (اتحاف النبیہ ص۱۲۱)

شاہ ولی اللہ کی رائے کے مطابق امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السنن الکبریٰ حقیقت میں مسند شافعی ہے۔ کیونکہ آپؒ نے اس کتاب میں وہ احادیث اور آثار روایت کیئے جن پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی بنیاد ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب بستان المحدثین میں ا[illegible]ی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار کی کے متعلق ان الفاظ میں تحسین کی ہے۔

نیز تصنیف بیهقی ست و گفته اند که معنی این نام آن ست معرفة الشافعی للسنن والآثار ولهذا تاج الدین سبکی گفته است که فقیه شافعی را چاره نیست ازین کتاب

یہ کتاب بھی بیہقی کی تصنیف ہے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ اس نام کے معنی ہیں "معرفة الشافعی بالسنن والآثار" اسی لیے تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں کہ شافعی فقیہ کو اس کتاب کی سخت ضرورت پڑتی ہے بغیر اس کتاب کے اس کو چارہ نہیں۔ (بستان المحدثین ص ۱۴۲)

امام المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام المحدثین سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ جن کی جلالت علم و فضل پر تمام روئے زمین کے علما اور فضلا گواہ ہیں آپ نے بھی اپنی تصنیف الحاوی للفتاوی میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان الفاظ میں گواہی دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

وهو من كبار الشافعية

اور آپ کا شمار کبرائے شافعیہ میں ہوتا ہے۔ (الحاوی للفتاوی ص ۵۶ ج ۲)

ان تمام ائمہ محدثین مثلاً امام تاج الدین سبکیؒ، امام ابوالمعالیؒ امام سخاویؒ، امام سمعانیؒ، امام ذہبیؒ، امام جلال الدین سیوطی، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں۔ ہمیں کسی بھی امام یا محدث کی تصریح نہیں ملی جو یہ کہتے ہوں کہ امام بیہقی غیر مقلد تھے یا مجتہد مطلق مستقل تھے۔ امام بیہقی پکے اور کٹر شافعی تھے۔ آپ کی تصنیفات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل سے بھری پڑی ہیں۔ آخر میں معروف غیر مقلد عالم علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی۔ کی رائے بھی نقل کی جاتی ہے۔

آپ اپنی معروف تصنیف التاج المکلل میں امام بیہقی کا تعارف اس طرح لکھتے ہیں۔

ابوبكر، احمد بن الحسين بن علي بن عبدالله بن موسى البيهقي الخسروجردي، الفقيه الشافعي الحافظ الكبير المشهور

(التاج المکلل من جواھر مآثر الطراز الآخر والاول ص ۲۲)

آپ نے دیکھا کہ غیر مقلدین علماء اور فضلاء کے ہاں بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں۔

❀ ❀ ❀

امام ابوعوانہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جلیل القدر محدث تھے۔ آپؒ کا نام یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید انیسابوری ہے۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث نے آپؒ کی تحسین کی ہے اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

كان ابو عوانه من علماء الحديث و اثباتهم

امام ابوعوانہ علمائے حدیث اور اثبات میں سے تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۳ ج ۳)

آپؒ کی مشہور اور معروف تصنیف الصحیح المسند ابوعوانہ ہے۔ یہ کتاب آپؒ کی جلالت علمی پر دال ہے علماء اور محدثین نے اس کتاب کا شمار بھی صحیح احادیث کی کتب میں کیا ہے اور یہ صحیح مسلم پر مستخرج ہے۔ آپ اسفرائن کے رہنے والے تھے بعد میں آپ نے نیشاپور میں سکونت اختیار کی طلب حدیث کے لیے آپؒ نے خراسان، یمن، حجاز، شام، اصفہان اور مصر کا سفر کیا۔ آپؒ کے اساتذہ میں امام مسلم بن الحجاج، یونس بن عبدالاعلیٰ، محمد بن یحییٰ ذہلی، امام مزنی اور امام ربیع شامل ہیں۔

آپؒ کے تلامذہ میں امام طبرانیؒ، امام ابوبکر اسمٰعیلی اور ابوعلی نیشاپوری اور بہت سے دیگر محدثین شامل ہیں۔ امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔ آپؒ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کا مذہب اسفرائن میں پہنچایا تھا۔ آپؒ کے متعلق محدثین کی آراملاحظہ کریں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حاکم الحدیث امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ محدث ابوعوانہؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

وكان هو اول من ادخل كتب الشافعي و مذهبه الى اسفرائين

آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کی کتابیں اور آپ کا مذہب اسفرائین پہنچایا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۳ ج ۳)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں کہ

وھو اول من ادخل مذھب الشافعی الی اسفرائن

آپؒ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شافعی مذہب اسفرائین میں پہنچایا۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ص ۳۲۱ ج ۲)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی شافعیؒ نے امام ابوعوانہ کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں نہایت شرح وبسط کے ساتھ کیا ہے۔ اور آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ کریں تذکرۃ الحفاظ ص ۳ ج ۳ اسی طرح علامہ ذہبیؒ نے العبر میں بھی آپؒ کو شافعی المذہب قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ۔

وکان معہ حفظہ فقیھا شافعیا اماما۔ (العبر فی خبر من غبر ص ۱۶۵ ج ۲)

اسی طرح امام ابن قاضی شہبہ المتوفی ۸۵۱ نے بھی طبقات الشافعیہ میں آپ کے مذہب شافعی کے اسفرائن میں داخل کرنے کا ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ **انہ اول من ادخل مذھب الشافعی الی الشفائن۔** (طبقات الشافعیہ ص ۶۹ ج ۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی آپؒ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں کہ

در مذہب شافعی بود و مذہب شافعی را اول کسے در اسفرائن آورد و رواج دا دارست در فقہ شاگرد مزنی و ربیع بود کہ از اجل اصحاب شافعی اند

امام ابوعوانہ شافعی المذہب تھے۔ اسفرائن میں مذہب شافعی کی ابتدا انہیں سے ہوئی۔ اور آپؒ نے ہی اسے رواج دیا۔ امام ابوعوانہ فقہ میں مزنی اور ربیع کے شاگرد تھے جو امام شافعی کے افضل اور اعلیٰ شاگردوں میں سے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۹۸)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث محمد بن جعفر الکتانی الفاسی نے بھی اپنی تصنیف الرسالۃ المستطرفہ میں امام ابوعوانہ کو شافعی لکھا ہے۔ آپ امام ابوعوانہ کا تعارف ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

والحافظ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراھیم بن یزید الاسفرائنی النیسابوری الاصل الشافعی

اور حافظ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید الاسفرائنی نیشاپوری اصل اور شافعی المذہب ہیں۔

اسی طرح امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح المغیث ص ۴۴ ج ۱ میں بھی آپؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

معزز قارئین کرام ان جلیل القدر ائمہ اور محدثین کی تصریحات کے مطابق امام ابوعوانہ شافعی المذہب ہیں۔ اگر آپؒ غیر مقلد یا مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل ہوتے تو یہ محدثین عظام ضرور اظہار فرماتے۔ کسی امام یا محدث نے ان کے غیر مقلد ہونے کی تصریح نہیں کی تمام نے آپؒ کے تعارف کے ساتھ الشافعی ضرور لکھا ہے۔

آخر میں غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کی تصنیف التاج المکلل

سے امام ابوعوانہ کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں آپ نے صراحت کی ہے کہ آپ نے ہی اسفرائن میں شافعی مذہب کو رواج دیا اس لیے آپ لکھتے ہیں کہ۔

وابو عوانہ هو الذی اظهر لهم مذهب الامام الشافعی رحمة الله تعالیٰ باسفرائین بعد مارجع من مصر (التاج المکلل ص۱۴۶)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب نے کسی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اسفرائین میں شافعی مذہب پہنچانے والی شخصیت محدث ابوعوانہؒ ہے۔

❀❀❀

امام ابن خزیمہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ابوعبداللہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ السلمی النیسابوری ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور حافظ الحدیث تھے۔ آپ امام المحدثین امام ابن حبان رحمۃ اللہ کے شیخ تھے۔ کتب حدیث میں صحیح ابن خزیمہ آپ کی تصنیف ہے۔ اس میں آپ نے صحیحین کی طرح صحت کو شرط لازم قرار دیا ہے۔ آپ بھی شافعی المذہب تھے۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام المحدثین امام سخاوی شافعیؒ نے اپنی معروف تصنیف فتح المغیث میں محدث ابن خزیمہؒ کے متعلق شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔

امام الائمہ ابی بکر ابن خزیمہ...... واسمہ محمد بن اسحاق السلمی النیسابوری الفقیہ الشافعی. (فتح المغیث ص۴۰ ج۱)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث محمد بن جعفر الکتانی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الرسالۃ المستطرفہ میں آپؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ چنانچہ آپؒ لکھتے ہیں کہ

وابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن المغیرہ السلمی النیسابوری الشافعی شیخ ابن حبان (الرسالۃ المستطرفہ ص۱۸)

عمر رضا کحالہ

شیخ عمر رضا کحالہ نے بھی اپنی معروف تصنیف معجم المؤلفین میں امام ابن خزیمہ کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن المغیرہ النیسابوری الشافعی (معجم المؤلفین ص۳۰ ج۸)

❀❀❀

امام یحییٰ بن سعید القطان حنفی رحمۃ اللہ علیہ

الامام المحدث یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے تلامذہ میں یحییٰ ابن معین، علی بن مدینی اور امام احمد بن حنبلؒ کے نام قابل ذکر ہیں۔ امام المحدثین امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قابل صد افتخار شاگردوں میں سے تھے۔ آپؒ اکثر امام اعظم کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے۔ اور امام اعظم کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے۔ آپؒ بھی مسائل میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔ بہت سے محدثین نے آپؒ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے کہ آپ امام اعظم کے قول پر فتوی دیا کرتے تھے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس کے قول یا رائے پر فتوی دیا جائے انسان اسی کا مقلد ہوتا ہے۔ اب ائمہ کرام کی تصریحات ملاحظہ کریں کہ امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔

امام الجرح والتعدیل یحییٰ ابن معینؒ کا فرمان

امام المحدثین امام یحییٰ بن معین کے مطابق امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام ابی عبداللہ حسین بن علی الصیمری المتوفی ۴۳۶ھ نے اپنی تالیف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے۔

قال یحیی ابن معین و کان یحیی بن سعید القطان یفتی بقول ابی حنیفه

یحییٰ ابن معین نے کہا کہ یحییٰ بن سعید القطان امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیا کرتے تھے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۱۴۹)

معزز قارئین امام ابن معین کے فرمان کے مطابق امام یحییٰ بن سعید القطان فقہ حنفی کے مطابق فتوی دیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ کی رائے

محدث ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب میں یحییٰ بن سعید القطان کا اپنا فرمان بھی نقل کرتے ہیں۔

قداخذنا باکثر اقواله

یعنی ہم نے امام ابوحنیفہؒ کے اکثر اقوال اخذ کیئے۔

(تہذیب التہذیب ترجمہ امام ابوحنیفہ)

امام ذہبی شافعیؒ کی رائے

حافظ الحدیث محدث ذہبیؒ کی رائے کے مطابق بھی یحییٰ بن سعید القطان امام اعظم کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ چنانچہ آپ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

و کان یحیی القطان یفتی بقول ابی حنیفه

اور یحییٰ القطان ابوحنیفہؒ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۸۲ ج ۱)

اسی طرح محدث ذہبی العبر میں بھی اس فرمان کو روایت کرتے ہیں۔

قال و کان یحیی القطان یفتی بقوله ایضا

اور یحییٰ القطان بھی امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔

(العبر فی خبر من غبر ص ۳۲۵ ج ۱)

محدث ابن حجر مکی ہیتمیؒ المتوفی ۹۷۳ھ کی رائے

محدث شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف الخیرات الحسان میں سیدنا یحییٰ بن سعید القطان کا فرمان نقل کیا ہے۔

قال یحیی بن سعید القطان ماسمعنا احسن من رای ابی حنیفه

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ہم نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر کسی کو احسن رائے والا نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان ص ۳۱)

اس کے بعد ابن حجر مکی تحریر فرماتے ہیں کہ

"کان یذھب فی الفتوی الی قولہ". (الخیرات الحسان ص ۳۱)

اور بہت سے محدثین اور فقہا نے اپنی کتب میں تصریح کی ہے کہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس لیے اکثر فقہا مناقب میں آپ کو حنفیہ میں ذکر کرتے ہیں۔ جیسے امام ابن البزاز کردری المتوفی ۸۲۷ھ نے بھی مناقب ابی حنیفہ ص ۲۰۱ ج ۲ میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اگر محدث یحییٰ بن سعید القطان غیر مقلد ہوتے تو یہ ائمہ عظام اور جلیل القدر محدثین کبھی بھی یہ نہ لکھتے کہ آپ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

یاد رہے کہ یہ جلیل القدر محدث یعنی یحییٰ بن سعید القطان صحاح ستہ کے مرکزی راویوں میں شمار ہوتے ہیں اور کتب صحاح ستہ آپ کی روایت کردہ احادیث سے بھری پڑی ہیں۔

❀ ❀ ❀

امام وکیع بن الجراح حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین سیدنا امام وکیع بن الجراح امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بلند پایہ شاگردوں میں سے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام وکیع بن الجراح کے شاگرد تھے۔ امام وکیع بن الجراح ایک بلند پایہ محدث تھے۔ امام الجرح والتعدیل یحییٰ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کو وکیع بن الجراح پر ترجیح دوں۔ (ملاحظہ کریں تہذیب الاسماء واللغات ترجمہ وکیع للامام نووی)

اتنا جلیل القدر محدث بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ کیونکہ بہت سے محدثین نے اپنی کتب میں واضح لکھا ہے کہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اب آپ محدثین کی آرا ملاحظہ کریں۔

امام المحدثین علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حافظ الحدیث امام بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں امام وکیع بن الجراح کے متعلق لکھا ہے کہ۔

وکیع وکان یفتی برایہ

امام وکیع امام ابوحنیفہ کی رائے پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۲ ج ۶)

امام ابی عبداللہ الصیمری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۶ھ

امام ابی عبداللہ الصیمری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام وکیع امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

کان یستقبل القبلۃ ویحفظ حدیثہ ویقوم اللیل ویسرد الصوم ویفتی بقول ابی حنیفۃ وکان قد سمع منہ شیئا کثیرا (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۱۴۹)

محدث صیمریؒ آپ کے حنفی ہونے کو ببانگ دہل اعلان کررہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ اور آپ نے امام اعظم سے فقہ اور حدیث کے متعلقہ علوم میں سے بہت کچھ اخذ کیا۔

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تصنیف العبر میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ امام وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ۔

ویفتی بقول ابی حنیفه

کہ آپ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔

(العبر فی خبر من غبر ص۳۳۲۵ ج۱)

اسی طرح محدث ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ ص۲۸۲ ج ۲ میں بھی امام وکیع بن الجراح کے متعلق یہی فرماتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مولانا شبلی نعمانیؒ نے بھی امام وکیع بن الجراح کے متعلق اپنی معروف تصنیف سیرت النعمان میں لکھا ہے کہ

''یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔ اور ان سے بہت سی حدیثیں سنی تھیں۔ اکثر مسائل میں امام صاحب کی تقلید کرتے تھے اور انہیں کو قول پر فتوی دیتے تھے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ

کان یفتی بقول ابی حنیفه وکان قدسمع منه شیئا کثیرا

(سیرت النعمان ص۳۶۸)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ علامہ شبلی نعمانی نے بھی امام وکیع بن الجراح کے حنفی

المذہب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ امام وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔

معزز قارئین اتنا جلیل القدر محدث بھی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد تھا۔ یاد رہے کہ یہ امام بھی یعنی وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے آپ سے بکثرت روایت لی ہے۔ صحیح بخاری آپ کی روایت سے بھری پڑی ہے۔

امام المحدثین عبداللہ بن المبارک حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین سیدنا امام عبداللہ بن المبارک امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجل تلامذہ میں سے تھے۔ بڑے عظیم الشان محدث اور بے بدل فقیہ اور مجاہد اسلام تھے۔ محدث نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں کہ آپ ایسے امام ہیں کہ جس کے ذکر سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور جس کی محبت سے مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے۔

محدثین نے آپ کو امیر المؤمنین فی الحدیث لکھا ہے۔ آپ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے چار ہزار شیوخ سے حدیث سیکھی۔ اتنا جلیل القدر محدث بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور مقلد ہے۔ ائمہ عظام نے آپ کو طبقات حنفیہ میں لکھا ہے۔ بلکہ امام ابو عبداللہ حسین بن علی الصیمری المتوفی ۴۳۶ھ نے اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

قال عبداللہ بن المبارک لا نکذب اللہ فی انفسنا امامنا فی الفقہ ابو حنیفہ (اخبار ابی حنفیہ ص ۱۳۵)

معزز قارئین امام عبداللہ بن المبارک ڈنکے کی چوٹ پر اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ فقہ میں ہمارے امام ابوحنیفہ ہیں یعنی آپ فقہ حنفی کا برملا اعتراف کر رہے ہیں۔

یہی امام صیمری ایک دوسری جگہ امام عبداللہ بن المبارک کا فرمان نقل کرتے ہیں جو کہ نہایت ہی ایمان افروز ہے۔ اور آپ کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتنا قلبی لگاؤ تھا اور آپ نے کس قدر علوم امام اعظم سے اخذ کیے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

لو لا انی لقیت اباحنیفہ لکنت من الفلاسین الذین یبیعون الفلوس ببغداد و لولا انی لقیت اباحنیفہ لکنت من المبتدعۃ

اگر میری ملاقات امام ابوحنیفہ سے نہ ہوتی تو میں فلوس کا بندہ ہوتا اور میں بدعتی ہوتا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۱۳۵)

اللہ اکبر امام عبداللہ بن المبارک کے اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کتنے کٹر قسم کے حنفی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر امام اعظم ابوحنیفہ سے ہمیں شرف ملاقات نہ ہوتا تو ہم بغداد کی گلیوں میں روپے پیسے کا کاروبار کر رہے ہوتے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوتی تو ہم بدعتیوں میں سے ہوتے۔

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ کیا کہ امام ابن المبارک کا سیدنا امام اعظم سے کتنا شدید قسم کا تعلق تھا۔ آپ امام اعظم کی شاگردی پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔ اور فقہی مسائل وغیرہ امام اعظم کے درس سے اخذ کرتے تھے جب تک امام اعظم حیات رہے آپ امام اعظم کی صحبت میں رہ کر تحصیل فقہ وحدیث اور اخذ فیض کرتے رہے۔

بہت سے محدثین اور فقہاء نے آپ کو طبقات حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ مولی طاش کبری زادہ علیہ الرحمۃ نے مفتاح السعادۃ میں آپ کو حنفی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

و من ائمۃ الحنفیہ عبداللہ بن المبارک

اور ائمہ حنفیہ میں سے ایک امام عبداللہ بن المبارک بھی ہیں۔

(مفتاح السعادۃ ص ۱۱۲ ج ۲)

امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں قصیدہ بھی لکھا تھا۔ اور آپ کے اشعار جو امام اعظم کی شان میں ہیں بہت مشہور ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں چند اشعار نقل کیے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی نے بھی سیرت النعمان میں آپ کا ایک شعر نقل کیا ہے

رایت اباحنیفہ حین تولی
ویطلب علمہ بحرا عزیزا

(سیرت النعمان ص ۳۲۵)

بعض حضرات امام عبداللہ بن المبارک کو امام مالک کے اصحاب سے کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جب تک امام ابوحنیفہ حیات رہے امام عبداللہ بن المبارک ان سے اخذ فیض کرتے رہے۔ آپؒ کے انتقال کے بعد سیدنا عبداللہ بن المبارک امام مالک کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں کہ

وچوں امام اعظم وفات یافتند درمدینہ منورہ نزد حضرت امام مالک تفقہ نمودند

جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوگئی تو مدینہ منورہ میں امام مالک کی خدمت میں رہ کر علم کی تکمیل کی۔ (بستان المحدثین ص ۱۵۶)

میں کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم کی وفات کے بعد امام عبداللہ بن المبارک امام مالکؒ سے پڑھتے بھی رہے تو آپ حنفیوں سے کیسے خارج ہو گئے جبکہ آپ امام اعظمؒ کی وفات تک امام اعظمؒ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۰ھ میں انتقال فرماتے ہیں اور امام عبداللہ بن مبارک کی ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ میں وفات ہوتی ہے۔ آخر میں امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اشعار لکھے جاتے ہیں جو صاحب درمختار نے روایت کیئے

لقد زان البلاد ومن علیہا — امام المسلمین ابو حنیفہ

اماما صار فی الاسلام نورا — امینا للرسول وللخلیفہ

فلعنۃ ربنا اعداد رمل — علی من رد قول ابی حنیفہ

امام المسلمین ابوحنیفہؒ نے شہروں اور ان کے باسیوں کو زینت بخشی۔ ابوحنیفہ امام ہیں اور اسلام میں نور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے علوم کے امین ہیں۔ چنانچہ ریت کے ذرات برابر لعنتؒ ہو اس پر کہ جو امام اعظم ابوحنیفہ کا قول (دشمنی سے) رد کرے۔ معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ امام عبداللہ بن المبارک کتنے پکے حنفی ہیں کہ اس

شخص پر لعنتیں بھیجتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے قول کو دشمنی کی وجہ سے رد کرے۔ اور خود آپ امام اعظم کے قول کو کیوں نہیں مانتے ہوں گے۔ ضرور بضرور ہر حال میں آپ ہی کے قول پر فتوٰی دیتے ہوں گے۔

مجھے ایک صاحب فرمانے لگے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا قول ہے کہ جب صحیح حدیث مل جائے تو میرے قول کو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو۔ میں نے کہا کہ آپ نے امام ابوحنیفہؒ کے فرمان کو سمجھا ہی نہیں۔ امام صاحب کو اپنے تفقہ فی الدین پر اتنا اعتماد تھا کہ آپ کا دینی مسائل میں ہر قول صحیح حدیث سے ہی اخذ تھا۔ ہم تو اس شخص کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے جو سنت رسول کو ترک کر کے کسی غیر نبی کی باتوں پر عمل کرے۔

عزیز ساتھیو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر قول قرآن اور حدیث سے ہی ماخوذ ہے اس لیے امام عبداللہ بن المبارک بھی اتنی شدت کے ساتھ اس شخص پر تنقید فرماتے ہیں جو امام اعظم کے قول کو رد کرے۔ اور دوسری بات یہ کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں پر تو لعنتیں بھیجیں جو امام اعظمؒ کے قول کو رد کرتے ہیں مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خود امام اعظمؒ کے قول پر عمل نہ کرتے ہیں یا امام ابوحنیفہؒ کے قول کو نہ مانتے ہوں۔

امام مکی بن ابراہیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ

خاتمۃ الحفاظ امام مکی بن ابراہیم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بائیس ثلاثیات روایت کی ہیں یہ شرف امام بخاریؒ کو محدث مکی بن ابراہیم کی وجہ سے ملا کیونکہ ان ثلاثیات میں گیارہ تو صرف اور صرف امام مکی بن ابراہیم کی سند سے روایت ہیں۔

محدث مکی بن ابراہیم کو محدث ذہبی نے الحافظ اور الامام جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ امام دارقطنی نے آپ کو ثقہ اور مامون فرمایا ہے۔ (دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ص ۳۳۲ ج ۱)

امام مکی بن ابراہیمؒ بڑے پکے اور کٹر قسم کے حنفی تھے۔ امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے۔

آپ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہوتے رہتے تھے۔ آپ کے متعلق صدر الائمہ مکی مناقب نعمان میں تحریر کرتے ہیں کہ

و کان یحب ابا حنیفه حبا شدید او یتعصب لمذهبه

اور آپ امام ابوحنیفہ سے بڑی محبت کرتے تھے اور (حنفی) مذہب میں متعصب واقع ہوئے تھے۔

معزز قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ امام المحدثین مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کتنے پختہ قسم کے حنفی تھے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جن کی ساری زندگی کا کل سرمایہ بائیس ثلاثیات ہیں۔ امام بخاری کو بجا طور پر ان پر فخر بھی کرنا چاہیے۔ ان ثلاثیات کو روایت کرنے والے محدث بھی حنفی ہی واقع ہوئے ہیں۔

محدث مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے۔

علامہ ابن تیمیہ حنبلی [redacted]

علامہ ابن تیمیہ کا شمار نامور محدثین اور فقہا میں ہوتا ہے۔ ان کا نام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ ہے۔ انہوں نے جید علماء سے اکتساب علم کیا ہے۔ احادیث مبارکہ کے اچھے حافظ اور جامع العلوم شخصیت تھے۔ تین سو سے زیادہ کتابیں ان کے قلم سے نکلیں۔ اکابر علماء نے آپ کے علم کو تسلیم کیا ہے لیکن اپنے بعض تفردات کی وجہ سے ان کی شخصیت بڑی متنازعہ ہے فی زمانہ بعض مکاتب فکر ان کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ خاص طور پر غیر مقلدین ان سے بہت استشہاد کرتے ہیں۔

ابن رجب حنبلی آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

هو الامام الفقیه المجتهد المحدث المفسر الاصولی (التاج مکلل)

علامہ ابن تیمیہ بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ بڑے بڑے محدثین نے گواہی دی ہے کہ آپ حنبلی تھے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی آپ کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں۔

الامام تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن عبدالله (بن تیمیة) الحرانی الدمشقی الحنبلی الحافظ الجامع المصنف (الرسالۃ المستطرفہ ص ۱۵۷)

معروف غیر مقلد عالم علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنے مختلف تصنیفات میں علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی ہی لکھا ہے۔

چنانچہ آپ اپنی تصنیف الجنہ ص ۳۸ میں علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی لکھتے ہیں اسی طرح آپ اپنی تصنیف الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں علامہ ابن قیم اور ابن تیمیہ کا تعارف اس طرح لکھتے ہیں۔

وهما امامان عالمان عاملان ثقتان نقيان من افضل علماء الحنابله
(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۱۲۸)

علامہ ابن تیمیہ کو نواب صاحب افضل علماء الحنابلہ یعنی تمام حنبلی علماء سے افضل لکھ رہے ہیں۔ اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد اپنی تصنیف التاج المکلل میں بھی آپ کو حنبلی ہی قرار دیتے ہیں چنانچہ نواب صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیه الحرانی الدمشقی الحنبلی، تقی الدین ابو العباس (التاج المکلل ص ۴۲۹)

ہم نے دیکھا کہ غیر مقلد علماء بھی علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی المذہب ہی لکھتے ہیں یعنی آپ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔

بلکہ علامہ ابن تیمیہ کے اساتذہ کرام بھی مقلد ہی تھے۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ علامہ ابن تیمیہ سے جو اربعین روایت کی جاتی ہیں اس کے اکثر راوی مقلدین ہی ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ سے روایت کردہ اربعین علامہ کے فتاوی میں موجود ہے۔ یہ اربعین فتاوی ابن تیمیہ ج ۱۸ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ہم مثال کے طور پر چند مقلدین راویوں کے اسما لکھتے ہیں جن سے علامہ ابن تیمیہ روایت لیتے ہیں۔ اور ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ علامہ ابن تیمیہ خود ہی حنفی، حنبلی، اور شافعی بھی تحریر کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ۔

(۱) اخبرنا الفقيه سيف الدين ابو زكريا يحيى بن عبدالرحمن بن نجم ابن عبدالوهاب الحنبلى (فتاوی ابن تیمیہ ص ۸۰ ج ۱۸)

(۲) اخبرنا الفقيه الامام العالم العامل زين الدين ابو اسحاق ابراهيم بن احمد بن ابى الفرج بن ابى طاهر بن محمد بن نصر عرف بابن السديد الانصارى الحنفى. (فتاوی ابن تیمیہ ص ۸۹ ج ۱۸)

(۳) وابو بكر ابن عمر بن يونس المزى الحنفى

(۴) اخبرنا الشيخ الامام العالم قاضى القضاة شمس الدين ابو محمد عبدالله بن محمد بن عطاء بن حسن الحنفى. (فتاوی ابن تیمیہ ص ۹۴ ج ۱۸)

(۵) اخبرنا الشيخ الامام العالم العلامة الزاهد قاضى القضاة شمس الدين ابو محمد عبدالرحمن بن ابى عمر محمد بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسى الحنبلى (فتاوی ابن تیمیہ ص ۹۵ ج ۱۸)

(۶) اخبرنا ابو بكر محمد بن عبدالله بن ابراهيم الشافعى
(فتاوی ابن تیمیہ ص ۹۵ ج ۱۸)

(۷) اخبرنا اقضى القضاة نفيس الدين ابو القاسم هبة الله بن محمد بن على بن جرير الحارثى الشافعى. (فتاوی ابن تیمیہ ص ۱۱۵ ج ۱۸)

ہم نے دیکھا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے مقلدین حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ سے روایت لی ہے اور ان مقلدین ائمہ عظام کو کیسے کیسے عظیم الشان الفاظ اور خطابات سے یاد کرتے ہیں۔

ہم علامہ ابن تیمیہ کے تفردات اور شذوذات سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی بقیہ علمی خدمات کو احسن نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

سیدنا امام عبدالقادر جیلانی حنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام المحدثین، زبدۃ المفسرین، غوث الاغیاث، قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کا نام ونسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے سیدنا عبدالقادر بن سید ابی صالح موسیٰ جنگی بن سید عبداللہ بن سید یحییٰ من سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سیدنا عبداللہ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نسب مادری

ام الخیر سیدہ فاطمہؓ بنت سید عبداللہ بن ابی جمال الدین سید محمد بن سید محمود بن سید طاہر بن سید عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سیدنا امام محمد جواد بن سیدنا امام علی رضا بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام محمد باقر بن سیدنا امام الائمہ زین العابدین بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

امام المحدثین سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنی حسینی یعنی نجیب الطرفین سید ہیں آپ ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض محققین نے اپ کی تاریخ پیدائش ۴۷۰ھ بھی بتلائی ہے۔

امام المحدثین امام عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے جید علما اور حفاظ حدیث سے علم حدیث اور فقہ حاصل کیا۔ علم حدیث میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ گرامی کے نام نامی بتائے جاتے ہیں۔ (امام قاضی ابی الحسین رحمۃ اللہ علیہ)

محدث باقلانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

محدث جعفر السراج رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابی بکر بن سوس رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ کے اساتذہ ادب میں امام ابی زکریا التبریزیؒ زیادہ مشہور ہے۔ آپ شیخ الشیوخ یحییٰ بن علی حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں بھی اکثر جایا کرتے تھے۔ امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد تھی۔ امام موفقہ حنبلی کے مطابق ہی اجتہاد کیا کرتے تھے۔ آپؒ کے حنبلی المذہب ہونے کی تصریح بڑے بڑے ائمہ اور محدثین نے کی ہے۔ امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ۔

الشیخ القدوۃ ابی محمد عبدالقادر بن ابی صالح الحنبلی

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷۱ ج ۴)

صرف حضور غوث اعظمؓ ہی نہیں بلکہ آپؒ کے بیٹے بھی حنبلی المذہب تھے۔ چنانچہ حافظ ذہبی شافعی سیدنا عبدالرزاق بن عبدالقادر جلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

عبدالرزاق ابن الشیخ القدوۃ ابی محمد عبدالقادر بن ابی صالح الحنبلی الامام المحدث الحافظ الزاھد ابوبکر الحنبلی محدث بغداد .

(تذکرۃ الحافظ ص ۲۷۱ ج ۴)

اسی طرح اور بہت سے ائمہ عظام اور علما نے آپ کو حنبلی لکھا ہے۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے بھی آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے زبدۃ الآثار میں بھی آپ کے حنبلی ہونے کی ترتیح کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"مشہور ہے کہ آپ مذہب حنبلی پر تھے۔ اور بغداد میں اکثریت علماء حنابلہ ہی کی تھی۔ چونکہ امام احمد بن حنبل بھی بغداد میں رہے اس لیے ان کی تعلیمات کا زیادہ اثر تھا۔

(زبدۃ الآثار مترجم ص ۵۴)

اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خانؒ نے بھی التاج المکلل میں آپؒ کے حنبلی ہونے کی واشگاف الفاظ میں تصریح ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

عبدالقادر الجيلاني بن ابی صالح موسى بن جنكى دوست ، ينتهى نسبه الى الحسين بن على رضى الله عنهما . الشيخ ابومحمد الجيلى الحنبلى الزاهد المشهور ، صاحب المقامات والكرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهورة ، شيخ الحنابلة ولد بجيلان سنة ۴۹۰ھ او سنة ۴۹۱ھ

عبدالقادر جیلانی بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست آپ کا نسب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ الشیخ ابومحمد الجیلی حنبلی المذہب ہیں زاہد مشہور ہیں۔ آپ صاحب مقامات، کرامات اور علوم و معارف ہیں اور آپ کے احوال مشہور ہیں۔ آپ شیخ الحنابلہ ہیں۔ جیلان میں سنہ ۴۹۰ھ یا سنہ ۴۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ (التاج المکلل ص ۱۶۲)

اسی طرح علامہ صدیق حسن بھوپالی نے اپنی معروف تصنیف الحطہ فی ذکر اصحاح الستہ میں بھی آپؓ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

ومن اقوى الحجج واسنى البراهين على علو مقام هذا الامام الاجل الاكرم ورفعة مكانه وقوة مذهبه واجتهاده ان الغوث الاعظم والقطب الافخم الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه حامل مذهبه وتابع اقواله . ولذلك ثبت ذكره فى الحنابلة وكان حنبليا على المشهور المقرر انتهى. (الحطہ ص ۳۰۰)

مندرجہ بالا عبارت میں علامہ صدیق حسن بھوپالی نے امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کی سچائی کی دلیل ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ عبدالقادر امام احمد بن حنبل کے مذہب کے حامل اور آپ کے اقوال کے تابع ہیں۔ اسی لیے آپ کا ذکر بھی حنابلہ میں کیا جاتا ہے۔

بعض لوگ سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شافعی المذہب لکھتے ہیں۔ جیسے معروف غیر مقلد عالم ڈاکٹر محمد منیر زبیر سلفی اپنی تصنیف تاریخ اہل حدیث میں بھی

لکھتے ہیں۔ یہ کتاب اصل میں ایک اور غیر مقلد عالم شیخ احمد دھلوی کی تصنیف تعیین الفرقۃ الناجیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شافعی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو تاریخ اہل حدیث ص ۴۲)

ہم نے مستند حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ آپ حنبلی ہیں اگر بالفرض آپ شافعی بھی ہوتے، ہیں تو مقلد ہی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام عبدالقادر جیلانیؒ مجتہد تھے۔ ہاں میں بھی اس رائے سے متفق ہوں مگر دیکھا یہ جائے گا کہ آپؒ مجتہدین کے کس درجہ میں شامل ہیں۔ مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب یا مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب یا مجتہد فی المذہب۔

میں نے اسماء الرجال کی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا مگر کسی بھی کتاب میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجتہد مطلق مستقل یا مجتہد مطلق منتسب نہیں لکھا گیا اور نہ ہی کسی شرعی مسئلے پر آپ کے اقوال ملتے ہیں کہ ہذا مذہب عبدالقادر جیسے دوسرے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے فقہی اقوال ملتے ہیں۔ البتہ چند ایک تحریرات ہماری نظروں سے گزری ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ سیدنا امام عبدالقادر جیلانی مجتہد فی المذہب ہیں۔

معزز قارئین امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مقلد محض یعنی ہماری طرح کے مقلد نہ تھے۔ بلکہ مجتہد فی المذہب تھے۔ جیسا کہ صاحب بہجۃ الاسرار نے بھی آپ کے مجتہد فی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار میں آپ کے مجتہد فی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مجتہد فی المذہب مجتہدین کے مدارج میں تیسرا درجہ ہے۔ یعنی آپ طبقات فقہا کے تیسرے درجے پر ہیں۔ جیسا کہ ہم نے مجتہد کی بحث میں تصریح کی ہے۔ اور مجتہدین یعنی مجتہد مطلق منتسب اور مجتہد فی المذہب بھی اپنے مجتہد مطلق مستقل کے مقلد ہی ہوتے ہیں۔

بعض لوگ سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم کہنے سے منع کرتے ہیں۔ حالانکہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور محدثین نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کو غوث اعظم لکھا ہے شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں آپؓ کو غوث اعظم لکھا ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین فی الہند ہیں اور آپ کا لقب محقق علی الاطلاق ہے۔ تمام مذاہب کے پیروکار اس ہستی کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں۔ اشعۃ اللمعات کے علاوہ زبدۃ الآثار میں بھی آپ امام عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث اعظم لکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی کتب میں آپ کو غوث اعظم لکھتے ہیں۔

چنانچہ ہمعات میں فرماتے ہیں کہ

اصل نسبت حضرت غوث الاعظمؓ نسب اویسیہ است

یعنی حضرت غوث اعظمؓ کی اصل نسبت نسبت اولیسیہ ہے۔ (ہمعہ ۱۶)

ایک دوسری جگہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

از ینجاست کہ حضرت غوث الاعظمؓ بہ تفاخر و کلمات کبریائیہ متکلم شدہ اند و تسخیر عالم از ایشاں ظاہر می شود

یہاں پر بھی آپ نے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الاعظم لکھا ہے۔

اسی طرح غیر مقلدین کے امام علامہ صدیق حسن بھوپالی نے بھی الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں اشعۃ اللمعات کے حوالہ سے آپ کو غوث الاعظم ہی تحریر کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو الحطہ ص ۳۰۰)

اسی طرح غیر مقلدین حضرات کے محترم شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے بھی اپنی کتاب صراط مستقیم میں سیدنا عبدالقادر جیلانیؓ کو غوث الاعظم ہی تحریر کیا ہے۔

اسی طرح غیر مقلد عالم ڈاکٹر منیر زبیر سلفی صاحب نے بھی تاریخ اہل حدیث میں آپ کو غوث الاعظم تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ کریں تاریخ اہل حدیث ص ۴۲۔ بحرحال مقلدین ہوں یا

غیر مقلدین سب ہی جناب غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؓ کو عظیم محدث، فقیہ اور مصلح اعظم مانتے ہیں۔ بڑے بڑے ائمہ عظام نے آپ کے مناقب میں کتب تحریر کی ہیں۔

(۱) الروض الزاهر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از امام احمد قسطلانیؒ شارح بخاری بهجة الاسرار از علامه نور الدین وبالحسن علی بن یوسف شطوفیؒ

(۲) نزهته الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . از امام محلی بن سلطان محمد قاری حنفیؒ

(۳) نور الناظر فی اخبار الشیخ عبدالقادر . اس علامه ابوبکر عبدالله تمیمی عراقیؒ

(۴) راس المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . از امام عبدالله بن السعد الیافعی الشافعیؒ

(۵) زبدة آثار تلخیص بهجة الاسرار . امام عبدالحق محدث دهلویؒ

(۶) روضة الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . علامه مجد الدین فیروز آبادیؒ صاحب قاموس

(۷) درر الجوهر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ، از علامه سراج الدین ابوحفص عمر بن علیؒ

(۸) تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ سیدنا عبدالقادر . از سید عبدالقادر اربلیؒ

اسی طرح غیر مقلدین علماء میں سے علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی معروف تصنیف التاج المکلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول میں سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل حالات نہایت ہی عمدہ طریقے سے تحریر کیے ہیں۔

❀ ❀ ❀

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابن رجب کا نام زین الدین عبدالرحمن بن احمد ہے۔ ابن رجب کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ پہلے بغداد میں رہتے تھے۔ پھر دمشق چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ علم حدیث میں آپ کے تصانیف یادگار ہیں۔ آپ مندرجہ ذیل کتب کے مصنف ہیں۔

شرح الجامع الترمذی

شرح بخاری

شرح الاربعین النوویہ

طبقات الحنابلہ وغیرہ

محدث ابن رجب ۵۷۱ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔

محدث ابن رجب حنبلی تھے۔ محدثین نے اپنی کتب میں صراحت کے ساتھ آپ کے حنبلی ہونے کی شہادت دی ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ فرماتے ہیں کہ

الحافظ زین الدین ابو الفرج عبدالرحمن بن احمد بن الحسین بن محمد البغدادی ثم الدمشقی الحنبلی المعروف بابن رجب

(الرسالۃ المستطرفۃ ص ۱۲۱)

اسی طرح علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی التاج المکلل میں آپ کے حنبلی المذھب ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ التاج المکلل میں محدث ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف ان الفاظ کے ساتھ لکھتے ہیں۔

العلامة زين الدين ابو الفرج عبدالرحمن بن شهاب الدين ابى العباس احمد بن حسن (بن رجب) شيخ الحنابلة والمحدثين

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ علامہ صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے کس صراحت کے ساتھ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الحنابلہ یعنی حنبلیوں کے شیخ لکھا ہے۔ اسی طرح نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے اپنی معروف تصنیف الحطہ میں بھی مختلف جگہ پر امام ابن رجب کو حنبلی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الحافظ زين الدين عبدالرحمن بن احمد بن رجب الحنبلي

(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۲۱۹)

اسی طرح دوسری جگہ پر بھی الحطہ میں آپ نے ابن رجب کو حنبلی لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

(الحطہ ص ۲۴۳)

امام ابن اجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن جزریؒ کا نام نامی محمد بن محمد بن محمد بن علی المعروف با بن الجزری ہے آپ ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے آپ نے علم حدیث وقت کے جید محدثین سے حاصل کیا۔ جن میں حافظ الحدیث حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کتب جو زیادہ مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

الحصن الحصين	علم حدیث کی کتاب
النشر في القرائة العشر	علم قرآت پر کتاب
تقريب لنشر	النشر فی القرآۃ العشر کا مختصر ہے
ادلة الواضحه في تفسير سورة الفاتحه	سورۃ فاتحہ کی تفسیر
الجمال في اسماء الرجال	اسماء الرجال پر کتاب
توضيح المصابيح شرح المصابيح	مصابیح کی شرح ہے۔
التعريف بالمولد الشريف	میلاد النبی ﷺ پر مفید کتاب ہے
المسند في ما يتعلق بمسند احمد.	علم حدیث کی کتاب

آپ کے دوسرے اساتذہ میں ابن ابی لیلہ، عزالدین بن جماعہ اور محمد بن اسماعیل بخار شامل ہیں۔

محدث ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے۔ بڑے بڑے آئمہ عظام اور محدثین نے آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالیہ نے اپنی معروف تصنیف من عقائد اھل السنۃ میں آپ کو شافعی لکھا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

اخرج الامام العلامه شمس الدين محمد بن الجزرى الشافعى

(من عقائد اہل السنۃ ص ۱۹۸)

اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکلل میں اور علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی نے التعلیقات الظراف میں امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھا ہے۔

محمد بن محمد الدمشقي الشيرازى الشافعى المعروف بابن الجزرى كان ابوه تاجر الم يولدله اربعين سنة، فلما حج شرب ماء زمزم، ونوى حصول الولد، فا عطاه الله تعالى هذا الابن السعيد

محمد بن محمد الدمشقی الشیرازی شافعی جو ابن الجزری کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کے والد تاجر تھے۔ چالیس سال تک اولاد نہیں ہوئی تھی پھر حج پر گئے اور آب زم زم پیتے وقت اولاد کے لیئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوش نصیب بیٹا عطا فرمایا۔

(التاج المکلل ص ۴۶۷)

اسی طرح علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی امام ابن الجزری کا تعارف اس طرح لکھتے ہیں۔

شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن على الدمشقى ثم الشيرازى قاضى القضاة المقرئ الشافعى المعروف با بن الجزرى

(التعلیقات الظراف ص ۳۸)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کی کتاب اتحاف النبیہ ص ۷۹۔

امام ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن عبدالبر علمائے مغرب میں سے ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپؒ کا نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم قرطبی ہے۔ آپ ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ الحدیث علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر ہیں۔ ابوسعید نصر، عبدالوارث بن سفیان اور خلف بن القاسم سے علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ عبداللہ بن محمد بن عبدالمؤمن سے بھی طلب حدیث کیا۔ اور دوسرے بہت سے محدثین کرام نے آپ کو اجازت نامے دے رکھے تھے جن میں امام المحدثین امام عبدالغنی منذری صاحب الترغیب و الترهیب بھی شامل ہیں۔

آپ کی کتاب میں تمہید اور الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب زیادہ معروف ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی کتب ہیں مثلاً مؤطا کی شرح الاستذکار

الدرر فی اختصار المغازی ولسیر

کتاب العقل العقلاما جاقی اوصافهم

جمهرة الانساب

بهجة المجالس وغیرہ

آپ ۴۶۳ھ میں شاطبہ میں فوت ہوئے

محدث ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کے مقلد تھے۔ اس لیئے آپ کو مالکی کہا جاتا ہے۔ ابتدائی عمر میں آپ اصحاب ظواہر کے طریق پر تھے اس بات کی نشان دہی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بستان المحدثین میں بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ دور اول عمر ظاہرے بود بعد از اں مالکی شد و مع ہذا میلانی بفقہ شافعی ہم دارد۔

ابتدائی عمر میں اصحاب ظواہر میں سے تھے پھر مالکی ہوئے۔ اس کے باوجود فقہ

شافعی کی طرف بھی میلان تھا۔ (بستان المحدثین مترجم ص ۱۸۳)

اسی طرح امام المحدثین امام سخاوی شافعیؒ نے بھی فتح المغیث میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث ص ۳۴۹ ج ۴)

اس کے علاوہ امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بھی آپ کو مالکی ہی لکھا ہے۔ آپ بھی لکھتے ہیں کہ ابن عبدالبرؒ پہلے ظاہر تھے بعد میں مالکی ہو گئے ثم صار مالکیا۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۳۰۸ ج ۳)

غیر مقلدین نے بھی امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کو مالکی ہی لکھا ہے۔ علامہ سعید صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تصنیف الحطہ میں مختلف جگہ پر آپ کو صراحتاً مالکی لکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو کتاب الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۹۶، ص ۱۳۵)

اس طرح عالم نبیل محدث محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ نے بھی الرسالۃ المستطرفہ میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''ابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (بن عبدالبر) النمری القرطبی المالکی حافظ المغرب بل والمشرق''۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۱۴)

آپ ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے۔

❀ ❀ ❀

امام ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین حافظ الحدیث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ابو القاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی ہے۔ التاریخ الکبیر آپ کی معروف تصنیف ہے۔ آپؒ ۴۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۷۱ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔ محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد تھے۔ محدثین نے تصریح کی ہے کہ آپ شافعی تھے۔ چنانچہ امام ذہبی شافعی تذکرہ الحفاظ میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

ابن عساکر الامام الحافظ الکبیر محدث شام فخر الآئمة ثقة الدین ابو القاسم علی بن حسین بن هبة الله بن عبدالله بن الحسین الدمشقی الشافعی. (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۸ ج ۴)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کس صراحت کے ساتھ حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکلل میں بھی آپؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

کان محدث الشام فی وقته، ومن اعیان الفقهاء الشافعية.

آپ اپنے وقت کے محدث شام تھے اور بہت بڑے شافعی فقہاء میں آپ کا شمار تھا۔

(التاج المکلل ص ۷۵)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ محدث ذہبی علیہ الرحمۃ اور علامہ صدیق حسن بھوپالی نے صراحت کے ساتھ محدث ابن عساکر کو شافعی لکھا ہے۔

امام ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔

محدث ابن رجب آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

الحافظ المفسر الفقیه الوعظ الادیب، شیخ وقته و امام عصره.

بڑے بڑے محدثین آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں جن میں امام موفق الدین، حافظ عبدالغنی، امام ابن القطیعی اور محدث ابن النجار شامل ہیں۔

اتنا جلیل القدر محدث بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ بڑے بڑے ائمہ عظام نے آپؒ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ محدث ذہبی شافعیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

الامام العلامه الحافظ عالم العراق و واعظ الآفاق عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی ......البغدادی الحنبلی.

(تذکرہ الحافظ ص ۱۳۱ ج ۴)

معروف غیر مقلد عالم علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی نے بھی التعلیقات الطرف علی اتحاف النبیہ میں بھی آپ کو حنبلی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الحافظ جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد المشهور بابن الجوزی الواعد البغدادی الحنبلی. (التعلیقات علی اتحاف ص ۴۱)

اسی طرح علامہ سید صدیق حسن بھوپالی نے بھی التاج المکلل میں محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا وسیع تعارف لکھا ہے۔ آپ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

ابو الفرج عبدالرحمن بن الحسن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ من نبی محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه القرشی التیمی البکری البغدادی، الفقیه الحنبلی الواعظ الملقب جمال الدین الحافظ. (التاج المکلل ص۵۴)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ غیر مقلدین علماء نے بھی امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کو حنبلی لکھا ہے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ۵۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں وفات ہوئی۔

❀ ❀ ❀

امام ابن الصلاح شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن ہے آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ اصول حدیث میں آپ کی کتاب ''علوم الحدیث'' بہت مشہور ومعروف ہے۔ یہ عظیم محدث بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ ائمہ عظام نے اپنی کتاب میں محدث ابن الصلاح کے نام کے ساتھ شافعی ہونے کی بھی تصریح کی ہے۔ علم الرجال کے ماہر علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو شافعی المذہب ہی لکھتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ

الحافظ المفتی شیخ الاسلام تقی الدین ابو عمرو عثمان الشهر زوری الشافعی (صاحب کتاب علوم الحدیث) (تذکرۃ الحفاظ ص۲۱۴ ج۴)

اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکلل میں آپ کو شافعی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی النصر النصری الکردی الشهرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی الملقب: تقی الدین الفقیه الشافعی (التاج المکلل ص۷۰)

امام المحدثین حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ ۶۴۳ھ میں ہوئی۔

❀ ❀ ❀

امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین حافظ نووی کا اسم گرامی محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ بڑے بڑے اجل ائمہ محدثین سے علم حدیث حاصل کیا آپ کی کتب میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب الجامع الصحیح المسلم کی شرح بہت معروف ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی کتاب الاذکار اور اربعین بھی معروف ہیں۔ محدث نووی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ ائمہ عظام نے آپ کے شافعی ہونے کی کتب اسماء الرجال میں تصریح کی ہے۔ حافظ الحدیث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے شافعی ہونے کی تصریح یوں کرتے ہیں۔

الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محي الدين ابوزكريا يحيى بن شرف بن مرى الحزامي الحواربي الشافعي.

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۵۰ ج ۴)

معزز قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ محدث ذہبی نے کتنی صراحت کے ساتھ امام نووی کو شافعی لکھا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین میں سے علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں آپ کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الامام الحافظ ابی زكريا محي الدين يحيى بن شرف الخرامي النووي الشافعي.

(الحطہ ص ۲۳۵)

❁ ❁ ❁

امام المحدثین قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین قاضی عیاض کا نام نامی عیاض بن موسیٰ ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ آپ کی معروف تصنیف ہے۔ آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی

آپ کے اساتذہ میں ابن رشد، ابن عتاب، ان حمدین اور ابوعلی صدقی اور ان الحاج شامل ہیں۔ الشفاء کے علاوہ آپ کی چند ایک کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام مذهب مالك

كتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام

كتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع

كتاب الغنيه

جامع التاریخ اور مسلم شریف کی شرح الاکمال وغیرہ

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کے مقلد تھے۔ مختلف ائمہ حدیث نے آپ کو مالکی لکھا ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ ص ۹۹ ج ۳ میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔ اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی نے الحطہ ص ۲۳۶، ص ۲۵۱ میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۴۴ھ میں مراکش میں فوت ہوئے۔

❁ ❁ ❁

امام طبرانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سلیمان بن احمد ہے۔ آپ شام میں ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپؒ نے طلب حدیث کیلئے حرمین الشریفین، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ اور صفہان وغیرہ کا سفر کیا۔ ابوزرعہ دمشقی، علی بن عبدالعزیز بغوی، بشر بن موسیٰ، ادریس عطا اور ان کے ہم عصروں سے حدیث کی سماعت کی۔ آپؒ کی کتب میں زیادہ مشہور مندرجہ ذیل کتب ہیں۔

المعجم الصغیر، معجم اوسط، معجم کبیر، کتاب الدعا، دلائل النبوۃ، کتاب المسالک، کتاب عشرۃ النساء وغیرہ

آپؒ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور نام سلیمان بن احمد بن ایوب ہے۔ آپؒ ۳۶۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ امام المحدثین حافظ ابونعیم اصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء نے پڑھا۔ یہ جلیل القدر محدث امام شافعیؒ کا مقلد تھا۔ محدثین نے آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔

محدث محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو الرسالۃ المستطرفہ میں شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمی الشافعی (الطبرانی) منسوب الی طبریۃ الشام، مسند الدنیا، الحافظ المکثر
(الرسالۃ المستطرفہ ص ۴۴)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ امام طبرانیؒ پر فرقہ ۱۰۱ عیلیہ جو اہل سنت کے دشمن تھے۔ آپ پر سحر کر دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی بصارت جاتی رہی۔ کیونکہ امام طبرانی احادیث رسول سے ان کا رد کیا کرتے تھے۔

❀ ❀ ❀

امام خطیب بغدادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۳۹۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام و نسب احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی ہے۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ نے طلب حدیث کیلئے کوفہ، بصرہ، نیشاپور، اصفہان، دینور، ہمدان اور حجاز کا سفر کیا، حافظ ابونعیم اصبہانی، ابوسعید مالینی، ابوالحسن بن بشران اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ آپؒ کی کتب میں جامع لآداب الراوی والسامع، تاریخ بغداد، الکفایۃ فی آداب الروایۃ، شرف اصحاب الحدیث، السابق اللاحق، المتفق والمفترق، تلخیص المشابہ، روایۃ الابناء عن الآباء وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابن ماکولا اور زعفرانی آپ ہی کے شاگرد ہیں امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔ محدثین نے آپ کے نام کے ساتھ شافعی ہونے کی صراحت کی ہے۔ چنانچہ علامہ محدث محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ الرسالۃ المستطرفہ میں لکھتے ہیں کہ

ابی بکر احمد بن علی بن ثابت (الخطیب البغدادی) الشافعی، الحافظ الشہیر، صاحب التصانیف المنتشرہ. (الرسالۃ المستطرفہ ص ۴۵)

آپؒ جب حج کرنے گئے تو آپ زم زم پیتے ہوئے آپؒ نے تین دعائیں مانگیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جب میرا انتقال ہو تو مجھے سیدنا بشر حافیؒ کی قبر کے پاس دفن کیا جائے۔ چنانچہ آپؒ کی دعا قبول ہوئی۔

امام المحدثین ابوبکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۴۶۳ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ اور آپ کو سید العارفین حضرت بشر حافیؒ کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔

❀ ❀ ❀

امام ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن احمد ہے اور ابن رشد کے نام سے معروف ہیں۔ آپ نے اپنے وقت کے جید علما سے حدیث کی سماعت کی۔ علم حدیث کے علاوہ فلسفہ اور طب پر بھی آپ دقیق نظر رکھتے تھے۔ علم فلسفہ پر بھی آپ نے کتب تحریر کیں۔

آپ ۵۱۴ھ میں پیدا ہوئے آپؒ امام مالک کے مقلد تھے۔ علامہ سید صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکلل میں آپؒ کے مالکی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

ابن رشد هو القاضی ابو الولید محمد بن احمد بن رشد المالکی الاندلسی القرطبی، العالم الفیلسوف الطبیب المشهور، واحد احاد عصره ذکاء وعلما واجتهادا (التاج المکلل ص ۳۰۳)

ترجمہ: ابن رشد جو کہ قاضی ابو الولید محمد بن احمد بن رشد مالکی المذہب اندلسی اور قرطبی ہیں۔ بڑے عالم فلسفی مشہور طبیب، اپنے زمانے میں ذہانت علم اور اجتہاد میں یکتا تھے۔

ابھی ہم نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے محدث ابن رشد کو مالکی ہی لکھا ہے۔

امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے سب سے مشہور کتاب بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد ہے۔

❀❀❀

امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم حافظ الحدیث تھے آپ ۲۳ شعبان ۷۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کیلئے اسکندریہ، شام، حجاز، یمن اور حلب میں سیاحت کی آپؒ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ آپ ۲۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ میں قاہرہ میں فوت ہوئے۔ ہزاروں لوگ آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور بادشاہ وقت نے بھی آپ کے جنازہ کو کندھا دیا تاکہ برکت حاصل کرے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور بخاری شریف کی شرح فتح الباری ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی ایک شرح ہدی الساری بھی ہے۔ آپ کی اور بھی کثیر تصانیف ہیں جن میں بلوغ المرام، الدرر الکامنہ، اللباب فی شرح قول الترمذی فی الباب، الدرایۃ فی منتخب تخریج احادیث الھدایہ زیادہ مشہور ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بستان المحدثین ص ۲۰۲ میں آپ کو شافعی لکھتے ہیں، اسی طرح علامہ محمد بن جعفر الکتانی نے الرسالۃ المستطرفہ میں بھی آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۱۳۳)

غیر مقلدین میں سے علامہ سید صدیق حسن بھوپالی کرنے حافظ ابن حجر کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

الحافظ ابن حجر العسقلانی هو احمد بن علی بن محمد شهاب الدین المصری الشافعی (التاج المکلل ص ۳۶۸)

❀❀❀

امام ابوبکر الخلال حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام نامی ابوبکر احمد بن محمد ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ امام المحدثین امام احمد بن حنبل کے علوم کو آپ ہی نے مدون کیا تھا۔ آپ اپنے وقت کے جید محدث اور فقیہ تھے۔ بڑے بڑے محدثین آپ سے روایت کرتے ہیں۔ علم حدیث میں آپ کی کتب بھی ملتی ہیں جن میں سے کتاب السنۃ اور کتاب العلل زیادہ مشہور ہیں۔

یہ جلیل القدر محدث بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ ائمہ عظام نے آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ محدث محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الرسالۃ المستطرفہ میں آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

ابی بکر احمد بن محمد بن هارون البغدادی الحنبلی المعروف بالخلال مؤلف علم احمد بن حنبل و جامعه و مرتبه (الرسالۃ المستطرفہ ص ۳۳)

ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون البغدادی حنبلی ہیں اور الخلال بھی مشہور ہیں آپ نے یہی امام احمد بن حنبل کے علم کو جمع اور مدون کیا۔

امام ابوبکر الخلال رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

❀❀❀

امام ابن نقطۃ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابن نقطۃ کا نام ابوبکر محمد بن عبدالغنی ہے۔ آپ کا لقب معین الدین ہے۔ آپ کا لقب معین الدین ہے اور ابن نقطہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی کتب میں التقیید لمعرفۃ الرواۃ والسنن المسانید بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ حافظ محمد بن طار المقدسی کی ایک کتاب پر ذیل بھی آپ کا موجود ہے۔ امام ابن نقطہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۶۲۹ھ میں ہوا۔

محدث ابن نقطہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ محدث محمد بن جعفر الکتانی الرسالۃ المستطرفہ میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں لکھے ہیں۔

معین الدین ابوبکر محمد بن عبدالغنی بن ابی بکر بن شجاع البغدادی الحنبلی الحافظ المعروف بابن نقطة. (الرسالۃ المستطرفہ ص ۹۷)

اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی امام ابن نقطہ کی حنبلی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ التاج المکلل میں لکھتے ہیں۔

ابوبکر محمد بن عبدالغنی بن ابی بکر بن شجاع الحنبلی المعروف بابن نقطة الملقب معین الدین البغدادی المحدث. (التاج المکلل ص ۱۲۳)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن صاحب نے کتنی صراحت کے ساتھ محدث ابن نقطہ کو حنبلی لکھا ہے۔

❀❀❀

امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محی الدین بغویؒ کا نام حسین بن مسعود ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپؒ نے فقہ قاضی حسین بن محمد سے پڑھی۔ آپ معروف کتب کے مصنف تھے۔

آپؒ کی جو کتب مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شرح السنة — حدیث کی کتاب ہے

(۲) التهذیب — فقہ کی کتاب

(۳) الجمع بین الصحیحین — تفسیر القرآن الکریم ..... وغیرہ

علماء اور محدثین نے آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ علامہ محمد بن جعفر الکتانیؒ نے الرسالۃ المستطرفہ میں آپ کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

الفقیه الشافعی، المحدث المفسر، صاحب المصنفات المبارک له فیها لقصده الصالح، المتعبد الناسک الربانی

امام بغوی عظیم فقیہ اور شافعی ہیں۔ مفسر، محدث اور بہت سی بابرکت کتابوں کے مصنف ہیں اور یہ آپ کی پاکیزہ نیت ہی کا نتیجہ ہے۔ بڑے عبادت گذار شریعت کی پیروی کرنے والے عالم ربانی تھے۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۳۷)

اسی طرح نواب سید صدیق حسن بھوپالیؒ نے بھی التاج المکلل میں آپ کو شافعی لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ابو محمد، حسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفرا البغوی الفقیه الشافعی المحدث المفسر ، کان بحراً فی العلوم (التاج المکلل ص ۳۰)

اسی طرح محدث ہند شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ نے بھی آپ کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔

وے جامع ست درسه فن و هریک را بکمال رسانیده محدث بے نظیر و مفسر بے عدیل ست و فقیه شافعی

آپ کو تین فنون میں مہارت تھی اور ہر فن کو معراج کمال پر پہنچایا۔ بے نظیر محدث اور بے عدیل فقیہ تھے۔ آپ کا مذہب شافعی تھا آپؒ ۵۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

(بستان المحدثین ص ۱۲۷)

امام سمعانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تاج الاسلام امام المحدثین عبدالکریم سمعانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم الشان محدث اور فقیہ تھے۔ آپؒ کا نام ابو سعید عبدالکریم بن ابی بکر محمد بن ابی المظفر منصور السمعانی ہے۔ آپ ۵۰۶ھ میں پیدا ہوئے علم حدیث کی طلب میں دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔ آپ کی شیوخ اور اساتذہ کی تعداد چار ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے بہت سی یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

الانساب۔ الذیل، رارئخ المرو، الامالی وغیرہ محدث سمعانی ۵۶۲ھ میں مرو میں فوت ہوئے۔

جلیل القدر محدث بھی امام شافعیؒ کا مقلد تھا۔ علامہ محمد بن جعفر الکتانی نے الرسالۃ المستطر فہ ص ۱۰۳ میں آپؒ کو شافعی المذہب لکھا ہے اس طرح غیر مقلدین سے نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے بھی التاج المکلل میں آپؒ کو شافعی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

تاج الاسلام، ابو سعد ویقال ابو سعید عبدالکریم بن ابی بکر محمد بن ابی المظفر منصور بن محمد التمیمی السمعانی المروزی الفقیہ الشافعی الحافظ. (التاج المکلل ص ۶۶)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ علامہ محمد بن جعفت الکتانی اور نواب سید صدیق حسن بھوپالی امام سمعانیؒ کو شافعی ہی لکھا ہے۔

محدث سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ بھی امام شافعی کے مقلد تھے۔ نواب صدیق حسن بھوپالیؒ لکھتے ہیں کہ

وکان ابوہ اماما فاضلا محدثا حافظا فقیہا شافعیا

(التاج المکلل ص ۶۶)

❀ ❀ ❀

امام شرف الدین دمیاطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین شرف الدین دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ ۶۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۷۰۵ھ میں وفات پائی۔ بڑے بڑے محدثین آپؒ سے روایت لیتے ہیں۔ جن میں امام ابن سید الناس، مزی، اور تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین شامل ہیں۔

محدث دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔

امام المحدثین حافظ ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو مسلکا شافعی ہی لکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۵۸ ج ۴)

اسی طرح علامہ محمد بن جعفر الکتانیؒ نے بھی آپ کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔

چانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

شرف الدین ابی محمد عبدالمؤمن بن خلف الشافعی الدمیاطی الامام العلامۃ الفقیہ النسابۃ الحافظ الحجۃ، شیخ المحدثین

(الرسالۃ المستطر فہ ص ۱۱۴)

❀ ❀ ❀

امام ابوالفضل المقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابوالفضل المقدسی کا نام سلیمان بن حمزہ تھا۔ آپ ۶۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۱۵ھ میں وفات پائی۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ قاضی بھی تھے۔ آپ مسلکاً حنبلی تھے۔ نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکلل میں آپ کو حنبلی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

سلیمان بن حمزة الامام المفتی مسند الشام، تقی الدین ابوالفضل المقدسی الجماعیلی الدمشقی الحنبلی. (التاج المکلل ص۱۵۵)

❀ ❀ ❀

امام ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابن العربی کا نام ونسب یہ ہے۔ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد معروف بہ ابن العربی الاشبیلی۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ اندلس کے عظیم فقیہ اور حافظ الحدیث تے۔ آپ کے اساتذہ میں ابن الفرات، طراد بن محمد الذیلمی، قاضی ابوالحسن خلفی، ابن مشرف، حافظ ابوالقاسم مکی بن عبدالسلام الرمیلی، امام طبری اور امام ابوحامد غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سے امام المحدثین امام سہیلیؒ، محمد بن یوسف بن سعادہ اور شحنہ بن یحیٰی ازیادہ شہور ہیں۔ آپ کی کتب کی فہرست طویل ہے۔ سب سے زیادہ مشہور کتاب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی ہے آپ امام مالکؒ کے مقلد تھے۔ ائمہ محدثین نے اپنی کتب میں آپ کے مالکی ہونے کی تصریح کی ہے۔ امام سخاوی شافعی المتوفی ۹۰۲ھ القول البدیع میں آپ کو مالکی لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

قال ابن العربی من المالکیه. (القول البدیع ص۲۰ص ۲۵۸)

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی شافعیؒ نے بھی آپ کو مالکی لکھا ہے۔

(الحاوی للفتاوی ج۱ص ۲۴۸)

اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے الحطہ میں تحریر کیا ہے کہ

القاضی ابی بکر محمد بن عبداللہ بن العربی المالکی ال حافظ

(الحطہ فی ذکر الصحاح ا... ص ۲۲۴)

اسی طرح معروف غیر مقلد عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بھی امام ابن العربی کو مالکی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی میں تحریر کرتے ہیں کہ

وقال ابن العربی من المالکیه (التعلیق المغنی علی سنن الداوقطنی ج۳ص ۲۴۸)

❀ ❀ ❀

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی احمد اور کنیت ابوالبرکات، لقب بدر الدین اور خطاب مجدد الف ثانی ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالاحد تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب امیز المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اکتیس واسطوں سے پہنچتا ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے الشیخ احمد بن شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحیٔ بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ رفیع الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین فرخ شاہ کابلی بن شیخ نور الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ سعود بن شیخ عبداللہ الواعظ الاصغر بن شیخ عبداللہ الواعظ الاکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن شیخ عمر بن شیخ حفص بن شیخ عاصم بن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امیر المؤمنین عمر بن الخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت امام ربانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام ہیں آپ سرہند میں ۱۴ شوال ۹۷۱ھ حضرت امام ربانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام ہیں آپ سرہند میں ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بمطابق پانچ جون ۱۵۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ مجدد وقت ہونے کے علاوہ ایک عظیم محدث اور فقیہ بھی تھے۔ آپؒ نے بہت تھوڑے عرصے میں قران مجید حفظ کر لیا تھا۔ علوم متداولہ اپنے والد محترم علامہ عبدالاحد سے حاصل کیے۔ اس کے علاوہ تحصیل علوم حدیث کیلئے آپؒ نے بڑے بڑے فضلا اور یگانہ روزگار محدثین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علم حدیث و تفسیر حاصل کیا۔ سیالکوٹ میں محقق دوران اور عظیم محدث حضرت علامہ کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے علم معقولات حاصل کیا۔ علامہ کمال کشمیری علوم ظاہری اور باطنی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپؒ سیالکوٹ اور لاہور میں مسند علم وارشاد

پر فائز رہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ علاوہ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ جنہیں بحر العلوم بھی کہا جاتا ہے علامہ کمال کشمیری کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورہ حدیث امام المحدثین علامہ یعقوب کشمیری جو کہ حافظ الحدیث شیخ حسین خوارزمی کے شاگرد تھے سے کیا۔ علامہ یعقوب صرفی کشمیری المتوفی ۱۰۰۳ھ بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے شیخ المحدثین حافظ ابن حجر مکی قدس سرہ سے حدیث کی سند لی تھی۔ امام المحدثین حضرت مجدد الث ثانی قدس سرہٗ نے امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عظیم شاگرد سے حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی صحاح ستہ کے علاوہ مشکوۃ شریف، شمائل ترمذی اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع صغیر آپ نے علامہ یعقوب کشمیری ہی سے پڑھیں۔ اس کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کی اجازت بھی آپ ہی سے حاصل کی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تصنیفات جو معروف ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ رسالہ معارف الدنیہ، مکاشفات غنیہ، رسالہ ردشیعہ، رسالہ تہلیلیہ، رسالہ اثبات النبوۃ مبداؤ معاد۔

اس کے علاوہ جو سب سے زیادہ شہرت یافتہ تحریر ہے وہ آپ کے مکتوبات ہیں جو دنیا بھر میں مشہور معروف ہیں۔ آپ کے یہ مکتوب تصوف، حدیث اور فقہ کا ایک عظیم ذخیرہ ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ بڑے بڑے محدثین نے آپ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے بلکہ غیر مقلدین بھی آپؒ کو حنفی ہی لکھتے ہیں ملاحظہ ہو غیر مقلدین کی معروف کتاب حنفیت اور مرزائیت۔ اس میں مؤلف نے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفیوں کا مجدد ہی تحریر کیا ہے۔ میں نے کتاب حنفیت اور مرزائیت سے جو غیر مقلدین نے اہل سنت حنفیہ کے خلاف لکھی ہے امام ربانی کے حنفی ہونے کا حوالہ اس لیے دیا ہے کہ غیر مقلدین بھی امام ربانی سے چڑتے ہیں کیونکہ حضرت مجدد حنفی تھا۔ اہل تشیع بھی چڑتے ہیں کیونکہ آپؒ نے

اہل تشیع کے رد میں کتب تحریر کیں جن میں آپ کی کتاب ردالرفضہ مشہور ہے۔

معزز قارئین برصغیر پاک و ہند کے غیر مقلدین کی اکثریت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو نظر استحسان سے دیکھتی تھی مگر آجکل کے غیر مقلدین صرف امام ربانی مجدد الف ثانی حنفی قدس سرہ ہی کو نہیں بلکہ ائمہ حنفیہ کو اکثر اپنی کتابوں میں مجروح کرنے کے کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان ہی نفوس قدسیہ کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی عظمت کا دور دورہ ہوا اور لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔ حضرت مجدد ہی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے کفر شرک الحاد اور بدعت کے سیلاب کے آگے جسے نام نہاد حاکم وقت مغل شہنشاہ اکبر کی سرپرستی حاصل تھی بند باندھ دیا۔ وہی اکبر بادشاہ جو سجدۂ تعظیمی کرواتا تھا۔ جس کے دربار میں اسلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر اور جواباً جل جلالہ کہا جاتا، جس نے گائے کی قربانی پر پابندی لگائی جو خود ماتھے پر تلک سجا کر مندروں اور گرجوں میں جاتا۔ جس کے دربار میں اہل بیت اظہار کے نام پر صحابہ کرام کو سب وشتم کیا جاتا اور لوگوں کو گمراہ کیا جاتا اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کی جاتی۔ اس عظیم فتنے کے دور میں برصغیر پاک و ہند میں ایک ہی واحد ہستی تھی جس نے اس بحر ظلمات کا مقابلہ جرأت، مردانگی اور ہمت سے کیا۔ اپنے علم عمل قول اور فعل سے دین اکبری کا خاتمہ کیا۔

تاریخ عالم میں فرعون کے بعد اگر کوئی حکمران ہے تو وہ اکبر بادشاہ تھا۔ جس نے اپنے آپ کو سجدہ کروایا۔ اور دین الٰہی کے نام سے نیا دین رائج کیا۔ اسی لئے ہندو اور عیسائی مورخین اکبر کو مغل اعظم اور اکبر اعظم ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں۔ اسی اکبر کے ہی دور میں ہندوؤں نے یہ جرأت کی کہ مسلمانوں کی مساجد اور بزرگان دین کے مزارات کو گرا کر مندر بنوائے۔ یہی وجہ تھی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہندوؤں کے معاملہ میں نہایت ہی سختی فرماتے۔ انہیں خیالات کا اظہار معروف مؤرخ شیخ محمد اکرم نے اپنی کتاب رود کوثر میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''ہندوؤں کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے بسا اوقات بڑی تلخی اور غیض وغضب کا اظہار کیا ہے بہر کیف ان کا انداز فکر اور اسلوب اظہار ان صوفیہ سے بالکل مختلف ہے جنہیں ہندو احیائیت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ لیکن ہندو مسلم اختلافات کے متعلق تاریخ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نقطہ نظر کی تائید کی اور ہندو مسلم اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔'' (رود کوثر ص ۳۲۵)

شیخ محمد اکرم صاحب نے بالکل سچ لکھا ہے کیونکہ روایتی صوفیہ سے ہٹ کر امام ربانی نے تجدید احیائے دین کی تحریک شروع کی۔ امام ربانیؒ خود بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کے لاکھوں تلامذہ بھی محدث اور فقیہ تھے۔ علم شریعت، قرآن و حدیث پر آپ کی نظر دقیق تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے روایتی صوفیاء کے طریقہ سے ہٹ کر فرائض تجدید ادا فرمائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کے دور میں اکبری دین اور الحاد کے علاوہ ملحدین صوفیا سے بھی واسطہ پڑا۔ یہ وہ لوگ تھے جو محدثین اور مشائخ کے اقوال کی غلط تشریحات اور گمراہ کن تاویلات کر کے عوام کو گمراہ کر رہے تھے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کا بھی خوب رد فرمایا۔ اور آپ اسی لیے اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

''تمام مشائخ کے اقوال و اعمال کو سردار دو جہاں ﷺ کے اقوال و اعمال پر جانچو''

(مکتوب نمبر ۲۷۲ دفتر اول)

مجدد الف ثانی

یوں تو بڑے بڑے علماء اور صلحا اور مشائخ عظام نے امام ربانی کی تشریف آوری اور پیدائش سے متعلق اپنے اپنے ادوار میں بشارتیں دیں۔ خصوصاً حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جبہ مبارک حضرت مجدد کی خدمت میں پیش

کرنے کے لیے اپنے بیٹے سیدنا امام عبدالرزاق حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کو دیا۔ اس واقعہ کا ذکر صاحب روضۃ القیومیہ نے کیا۔ منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز جنگل میں مراقبہ میں تھے کہ یکا یک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا اور آپ کو القاء ہوا کہ یہ نور اس صاحب عزیز کا ہے جو تقریباً پانچ سو سال بعد ظاہر ہوگا جب تمام عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اور وہ دنیا سے شرک والحاد کو نابود کر دے گا۔ دین اسلام کی تجدید کر کے دین کو تازگی بخشے گا۔ اس کے فرزند بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ اس واقعہ کے مشاہدہ کے بعد حضرت غوث الاعظم قدس سرہ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاحبزادے تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہ کو تفویض کر کے ارشاد فرمایا:

''یہ خرقہ ہماری نسل سے سلسلہ بہ سلسلہ اس بزرگ کو پہنچانا''۔

چنانچہ آپ کی اولاد اطہار میں وہ خرقہ ایک کے بعد دوسرے کے سپرد ہوتا رہا حتی کہ ۱۰۱۳ھ میں حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ کی نسل میں سید شاہ سکندر قادریؒ نے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے حکم کے مطابق وہ خرقہ حضرت مجددؒ کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند کے علما میں سے سب سے پہلے امام المحدثین فی الہند علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد الف ثانی لکھا اور تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا جس کا نام دلائل التجدید تھا۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی بڑے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے آپ کو خصوصی محبت اور لگاؤ تھا۔ تذکرہ علمائے ہند اور حدائق حنفیہ میں آپؒ کا ذکر ملتا ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ تقریباً ایک سال تک اکبر کے بیٹے جہانگیر نے گمراہ علما اور دربار امراء کے بہکاوے میں آ کر آپ کو پابند سلاسل کیا (گوالیار کے قلعہ میں)

حضرت مجددؒ نے نہایت ہی صبر و تحمل اور ہمت کے ساتھ ان سختیوں کا مقابلہ کیا بالآخر خود ہی جہانگیر آپ کا معتقد ہو گیا۔

آپؒ نے جہانگیری اور اکبری دور کی بدعات کا قلع قمع فرما دیا

بادشاہ کے دربار سے سجدہ تعظیمی بالکل قطعی طور پر ختم کرا دیا۔

برصغیر میں جہاں جہاں مساجد شہید کی گئیں تھی دوبارہ تعمیر کروائی گئی گائے کی قربانی شروع کروائی اور تمام ارکان سلطنت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازے پر اپنے ہاتھ سے ذبح کی دربار عام کے قریب ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تا کہ بادشاہ اور امرا سلطنت نماز با جماعت ادا فرمائیں۔ شہروں میں مفتی اور قاضی مقرر فرمائے۔ اور خلاف شریعت قوانین کا خاتمہ کر دیا۔ اور دینی تعلیم یعنی قرآن حدیث اور فقہ کو عام کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سات صاحبزادگان تھے۔

خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید، خواجہ محمد معصوم

خواجہ محمد فرخ، خواجہ محمد عیسیٰ، خواجہ محمد اشرف

اور خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین

آپؒ کے تمام صاحبزادگان بھی حنفی تھے۔

خواجہ محمد صادق حضرت محمد طاہر بندگیؒ لاہوری اور علامہ محمد معصومؒ کے شاگرد تھے خواجہ محمد سعیدؒ خواجہ محمد صادق اور شیخ محمد طاہر لاہوریؒ کے شاگرد تھے۔ آپؒ نے مشکوٰۃ المصابیح پر حاشیہ بھی لکھا۔

خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ امام ربانی کے عظیم فرزند اور اجل خلفاء میں سے تھے۔

خواجہ خاجہ محمد فرخ، خواجہ محمد عیسیٰ اور خواجہ محمد اشرف کا جلد ہی انتقال ہو گیا۔

خواجہ محمد یحییٰ اپنے بھائی خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم کے شاگرد تھے۔ اس کے علاوہ امام المحدثین محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے سند حدیث لی۔ حضرت مجدد الف ثانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت بڑے مداح تھے۔ آپ کے مکتوبات میں جا بجا امام اعظمؒ کا ذکر ملتا ہے۔

اسی طرح حضرت مجددؒ کے تمام خلفا اور آپ کی اولاد اور آج تک ساری نسل حنفی المذہب ہے۔ اسی طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے علمائے کرام اور صلحائے عظم آج تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی تبلیغ اور رد بدعات کرتے ہیں۔ اسی مجددی سلسلہ کی عظیم روحانی شخصیت خواجہ خواجگان سید نور محمد چوراہی قدس سرہ المتوفی ۱۲۸۶ھ ہیں جن کے فیض سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان راہ ہدایت پر آئے۔ آپ نائب مجدد الف ثانی اور غوث وقت تھے۔ آپ کے والد گرامی سید فیض اللہ تیراھی رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ علیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ اور آپؒ کی ساری کی ساری اولاد اطہار پابند شریعت تھی۔ حنفی المذہب تھے۔ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد تھے خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نسل پاک سے ہی ایک عظیم روحانی شخصیت میرے مربی میرے شیخ قطب زمان حضرت خواجہ مختار الحسن شاہ چوراہی رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ جن کی ساری زندگی تبلیغ اور ترویج واشاعت اسلام کیلئے وقف تھی۔ آپؒ شریعت کے اس قدر پابند تھے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بات بھی شریعت مطہرہ کے خلاف دیکھتے تو فوراً اصلاح فرماتے۔ اسی عظیم روحانی شخصیت کے فرزند ارجمند، عالم باعمل، امام اہل سنت قاطع شرک وبدعت علامہ پیر سید اسد اللہ شاہ غالب ہیں۔ یہ وہ عظیم ہستی ہے جس کے اپنے پرائے سب احترام کرتے ہیں حتیٰ کہ غیر مقلدین حضرات بھی آپ کے نہایت معتقد ہیں۔ آپ ایک خوش گفتار، ملنسار اور

باکردار شخصیت کے مالک ہیں۔ شریعت مطہرہ کی سختی سے پابندی کرتے ہیں اپنی تقاریر میں اکثر غالی پیروں اور بدعات کا رد فرماتے ہیں جب بھی بات کرتے ہیں تو قرآن وحدیث سے متعلق مآخذ سے حوالہ جات دیتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کا جب بھی تذکرہ شروع ہوتا ہے آپ کی آنکھوں میں عشق مصطفیٰ کی بدولت آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ رد بدعات کے حوالے سے ایک بات یاد آئی کہ حال ہی میں چورہ شریف میں ۷ اپریل ۲۰۰۵ء کو عرس کے موقع پر آپ نے رد بدعات کے حوالہ سے نہایت ہی مدلل تقریر فرمائی۔ آپ بمعہ اپنے مریدین کے حضرت پیر سید محمود الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری کے لیئے اور فاتحہ کے لیئے گئے ہزاروں کا مجمع تھا۔ ایک شخص نے وہاں پر نعت پڑھی۔ جس میں ایک شعر کچھ اس طرح بھی تھا کہ ناچ کر یار کو منا لے تو اس بات پر میرے شیخ طریقت علامہ سید اسد اللہ شاہ غالب نے نہایت ہی مدلل اور پر اثر تقریر کی اور قرآن وحدیث سے ثابت کیا کہ ناچنا گانا ڈھول ڈھمکے ہماری مذہب میں ہرگز جائز نہیں ہیں۔ اگر یہ چیزیں جائز ہوتی تو آج مدینہ شریف کی گلیوں میں قرآن وسنت کی بجائے رقص وسرور کی آوازیں آ رہی ہوتی۔ علامہ سید اسد اللہ شاہ صاحب کی اس پر اثر اور مدلل تقریر سے حاضرین عش عش کر اٹھے اور آئندہ ایسی خرافات پڑھنے سے توبہ کی۔ راقم الحروف اس محفل میں موجود تھا۔

سادات عالیہ چورہ شریف تمام کے تمام عالم باعمل، متبع سنت اور حنفی المذہب ہیں۔

معزز قارئین میں ذکر رہا تھا حضرت مجدد الف ثانیؒ کا۔ یعنی آپ بھی امام اعظم کے مقلد تھے آخر میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا شعر یاد آیا جو آپ نے حضرت مجددؒ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت کہے جو آپ کے حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے عقیدت کے مظہر ہیں۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر . وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے   اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب سرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے   جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان   اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

• امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں فوت ہوئے بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

کان عالماً عاملاً عارفاً، کاملاً   (ابجد العلوم ص ۶۹۸)

❀ ❀ ❀

نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب التاج المکلل اور الحطہ سے مقلدین ائمہ عظام اور محدثین کے متعلق مزید حوالے

معزز قارئین علامہ سید نواب صدیق حسن بھوپالی جو کہ غیر مقلدین کے امام ہیں نے اپنی کتاب التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول اور الحطہ میں بہت سے محدثین کو حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ معروف غیر مقلد عالم علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی جو کہ شیخ الحدیث بھی ہیں اور ایک عظیم مصنف بھی ہیں نے بھی اپنی کتب میں محدثین کو اسماء الرجال کی مختلف کتب کے حوالے سے حنفی مالکی حنبلی اور شافعی تحریر کیا ہے۔ مزید محدثین کے فقہی مذاہب ان ہی دونوں علما کی کتب سے تحریر کیئے جاتے ہیں۔

○ امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ.

محمود بن احمد بن موسیٰ الحنفی المعروف بالعینی   (التاج المکلل ص ۴۷۴)

○ امام عبد العزیز الدارکی شافعی

امام عبد العزیز دارکی شافعی المذہب ہیں۔ آپ کے متعلق نواب صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

ابو القاسم، عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد الدارکی الفقیہ الشافعی   (التاج المکلل ص ۴۷)

○ امام ابو القاسم قشیری شافعی المتوفی ۴۶۵ھ

نواب صاحب لکھتے ہیں کہ:

ابو القاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیری الفقیہ الشافعی

○ امام ابن عبدالحکیم المتوفی ۲۱۴ھ المالکی

ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکیم بن اعین بن لیث بن رافع الفقیہ المالکی المصری (التاج المکلل ص ۴۷)

○ امام الباجی مالکی المتوفی ۴۷۴ھ

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی (التاج المکلل ص ۴۵)

○ امام رملی شافعی المتوفی

الشیخ شہاب الدین احمد بن حسن الرملی المقدس الشافعی (الحظ ص ۲۵۲)

○ امام ابن ملقن شافعی المتوفی

الشیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (الحظ ص ۲۵۲)

○ امام قاسم بن قطلو بغا حنفی المتوفی

الشیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی (الحظ ص ۸۸)

○ امام زرقانی مالکی

خاتمۃ المحدثین محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان الزرقانی المصری المالکی (الحظ ص ۱۹۱)

○ امام بلقینی شافعی

العلامہ سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی الشافعی (الحظ ص ۲۱۹)

○ امام تلمسانی مالکی

العلامۃ ابی عبداللہ محمد بن احمد بن مرزوق التلمسانی المالکی (الحظ ص ۲۲۰)

○ امام رضی الدین صغانی حنفی

الامام رضی الدین حسن بن محمد الصغانی الحنفی صاحب المشاق (الحظ ص ۲۲۳)

○ امام نسفی حنفی

الامام نجم الدین ابی حفص عمر بن محمد النسفی الحنفی (الحظ ص ۲۲۴)

○ امام زرکشی شافعی

الشیخ بدر الدین محمد ابن بہادر بن عبداللہ الزرکشی الشافعی (الحظ ص ۲۱۷)

○ امام بزدوی حنفی

الامام فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی الحنفی (الحظ ص ۲۲۴)

○ امام حرملۃ الزمیلی المصری الشافعی

ابو عبداللہ حرملۃ بن یحیی بن عبداللہ بن حرملۃ بن عمران التجیبی الزمیلی المصری، صاحب الامام الشافعی (التاج المکلل ص ۲۸)

○ امام الحلیمی الشافعی

ابو عبداللہ الحسین بن الحسین بن محمد بن حلیم الفقیہ الشافعی المعروف بالحلیمی الجرجانی ولد بجرجان سنۃ ھ

(التاج المکلل ص [illegible])

○ امام ابوالفرج الحرانی المتوفی ۵۹۶ھ حنبلی

ابوالفرج، عبدالمنعم بن ابی الفتح الحنبلی المذہب (التاج المکلل ص ۶۹)

○ امام الکیا ہراسی شافعی المتوفی ۵۰۴ھ

ابوالحسن علی بن محمد بن علی الطبری المعروف بالکیا ہراسی الفقیہ الشافعی (التاج المکلل ص ۷۱)

○ امام المفضل اللخمی المالکی

ابوالحسن علی بن الانجب ابی المکرم الفضل اللخمی المقدسی المالکی المذہب (التاج المکلل ص ۷۲)

○ امام خلعی شافعی المتوفی ۴۹۲ھ

ابوالحسن علی بن حسن بن الحسین بن محمد القاضی المعروف بالخلعی الموصلی الاصل المصری الدار الشافعی (التاج المکلل ص ۷۶)

○ امام محمد بن نصر الترمذی الشافعی المتوفی ۲۹۵ھ

ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر الترمزی الفقیہ الشافعی (التاج المکلل ص ۱۰۱)

○ امام قفال شافعی

ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الشاشی الفقیہ الشافعی (التاج المکلل ص ۱۰۲)

○ امام قضاعی شافعی

ابو عبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر بن علی القضاعی الشافعی (التاج المکلل ص ۱۰۳)

○ امام ابن زکی الدین دمشقی شافعی المتوفی ۵۹۸ھ

ابو المعالی محمد بن ابی الحسن علی بن محمد المعروف بابن زکی الدین الدمشقی الفقیہ الشافعی (التاج المکلل ص ۱۰۴)

○ امام سرخسی حنفی المتوفی ۴۳۸ھ

الحنفی کان اماما علامۃ حجۃ (التعلیقات النظر اف ص ۱۳۰)

○ امام مرغینانی حنفی المتوفی ۵۹۳ھ

من اجل فقہاء الحنفیۃ (التعلیقات النظر اف ص ۱۲۹)

○ امام غزالی شافعی المتوفی ۵۰۵ھ

الفقیہ الشافعی المتکلم الاشعری (التعلیقات ص ۱۳۲)

○ امام بیضاوی الشافعی المتوفی ۶۸۵ھ

العلامۃ ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی الشافعی (التعلیقات ص ۱۳۲)

○ امام مازری مالکی المتوفی ۵۳۶

ابو عبداللہ محمد بن علی بن عمر بن محمد التمیمی المازری الفقیہ المالکی المحدث (التاج المکلل ص ۱۰۹)

○ الامام ابن الدبیثی شافعی المتوفی ۶۳۷ھ

ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی سعید بن ابی طالب یحیی بن ابی الحسن المعروف بابن الدبیثی الفقیہ الشافعی (التاج المکلل ص ۱۲۴)

- امام ابن حجر عسقلانی شافعی التوفی ۸۵۲ھ

الحافظ ابن حجر العسقلانی ھو احمد بن علی بن محمد شھاب الدین المصری الشافعی (التاج المکلل ص ۳۶۸)

- امام محمد بن العلا البخاری حنفی

محمد بن محمد العلاالبخاری العجمی الحنفی ولدسنۃ ۷۷۹ھ ھو تلمیذ التفتازانی (التاج المکلل ص ۴۶۸)

- امام زین الدین حنبلی

زین الدین محمد الانصاری الخزرجی الحنبلی (التاج المکلل ص ۳۹۲)

❁ ❁ ❁

امام ابوحفص کبیر حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام ابوحفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ کا نام احمد بن حفص اور کنیت ابوحفص ہے۔ علم فقہ وحدیث میں امامت کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابویوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن الشیبانی حنفی (امام ابوحنیفہ کے شاگرد) شامل ہیں۔ آپؒ بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے عظیم محدث اور حنفی فقیہ تھے۔ محدثین نے آپؒ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف اولیاء رجال الحدیث میں فرماتے ہیں کہ

بخارا میں علمائے احناف کے امام ومقتدیٰ ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ کوئی انہیں شمار نہیں کرسکتا''۔ (اولیاء رجال الحدیث ص ۵۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری کے مقدمہ میں تحریر فرمایا کہ امام بخاریؒ نے بھی ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا ہے۔ چنانچہ بوحفص کبیرؒ اکثر امام بخاری کے بارے میں فرماتے تھے کہ

ھذا یکون لہ صیت یعنی اس شخص کا ہر طرف شہرہ ہوگا۔

(اولیاء رجال الحدیث ص ۵۲)

اسی طرح مولوی فقیر محمد جہلمی نے بھی اپنی تالیف حدائق الحنفیہ میں آپؒ کو طبقات حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۶۹)

محدث ابوحفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۱۷ھ میں ہوئی۔

آپؒ کے بیٹے کا نام بھی ابوحفص ہے جو کہ ابوحفص صغیر کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے اور حنفی المذہب تھے۔ مولوی فقیر محمد جہلمی لکھتے ہیں ''مدت تک طلب علم میں امام بخاریؒ کے رفیق رہے یہاں تک کہ بخارا میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر منتہی ہوئی اور ائمہ دیار وامصار نے آپؒ سے تفقہ کیا۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۸۲)

آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن حفص بن الزبرقان ہے اور ابوحفص صغیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کو شیخ حنفیہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپؒ ۲۶۴ھ میں ماہ رمضان میں فوت ہوئے۔

❁ ❁ ❁

امام ابوبکر جصاص حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین ابوبکر جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے آپ کا نام احمد بن علی بن حسین رازی المعروف جصاص ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ فن حدیث میں امام ابوالحسن کرخی، محدث ابوالعباس اصم اور حافظ عبدالباقی قانع کے شاگرد تھے۔ آپ نے محدث ابا حاتم اور امام عثمان داری سے بھی سنا اور روایت کیا۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوبکر محمد بن موسیٰ خوارزمی، امام نسفی، امام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی، محدچ ابن المسلمہ یا ابن سلمہ اور امام ابوالحسن محمد بن احمد زعفرانی شامل ہیں۔

امام ابوبکر جصاص ایک عظیم محدث اور حنفی فقیہ تھے۔ حافظ خطیب بغدادی نے آپ کو علمائے حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ فرماتے ہیں کہ "خطیب بغدادی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابوبکر جصاص علمائے حنفیہ کے امام تھے اور زہد و تقویٰ میں ان کی بزرگی تمام عالم اسلام میں مشہور تھی"۔ (اولیا رجال الحدیث ص ۶۲)

اسی طرح مولوی فیر محمد جہلمی لکھتے ہیں کہ

"امام ابوحنیفہ کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور دور دور سے لوگ واسطے استفادہ کے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے"۔ (حدائق الحنفیہ ص ۲۰۴)

یہ جلیل القدر محدث ۳۷۰ھ میں فوت ہوا۔

احکام القرآن امام جصاص کی معروف تصنیف ہے۔

❀ ❀ ❀

امام حاکم شہید حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین امام حاکمؒ کا نام محمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن عبدالمجید بن اسماعیل بن حاکم مروزی بلخی ہے۔ آپ ایک بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے طلب حدیث کیلئے دور دور تک سفر کیا۔ مولوی فقیر محمد جہلمی حدائق حنفیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

آپ نے حدیث کو مرو میں محمد بن حمدویہ شاگرد امام احمد بن حنبل اور محمد بن عصام اور رے میں ابراہیم بن یوسف اور بغداد میں ہیثم بن خلف اور کوفہ میں ابی العباس بجلی اور مکی میں مفضل بن محمد اور مصری احمد بن سلیمان مصری اور بخارا میں محمد بن سعید نو حاہاذی اور ان کے طبقہ سے سماعت کیا۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۹۵)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ نے بھی آپ کو محدثین حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

"یہ فقہ حنفی کے بہت بڑے عالم اور نہایت ہی بلند پایہ محدث تھے۔ ساٹھ ہزار حدیثیں ان کو زبانی یاد تھیں"۔ (اولیاء رجال الحدیث ص ۹۵)

آپؒ ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"جس زمانے میں آپ بخارا کے قاضی ہوئی تو بادشاہ وقت امیر حمید کو بھی آپ فقہ حنفی کی تعلیم دیتے تھے۔" (اولیاء رجال الحدیث ص ۹۵)

یہ جلیل القدر محدث ۳۳۴ھ میں نماز پڑھتے ہوئے بحالت سجدہ مشہید ہوئے۔

امام المحدثین امام حاکم صاحب مستدرک آپؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔

❀ ❀ ❀

حافظ الحدیث امام ذہبی شافعیؒ کی کتاب تذکرۃ الحفاظ سے مزید محدثین کے مذاہب کا بیان

○ **امام عبداللہ بن ابی داؤد سجستانی حنبلیؒ**

امام المحدثین امام ابوداؤدؒ کے عظیم فرزند حافظ الحدیث امام عبداللہ بھی امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۸ ج ۲)

○ **فقیہ بصرہ احمد بن سلیمان زبیری شافعی**

بصرہ کے عظیم فقیہ اور محدث احمد بن سلیمان زبیری شافعی تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۸ ج ۲)

○ **حافظ الحدیث ابوبکر ابن الحداد شافعی**

ابوبکر ابن الحداد کثیر الحدیث محدث ہیں اور شافعی ہیں۔ امام نسائی سے حدیث بیان کرتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۸۷ ج ۲)

○ **امام علی بن حسین بن جنید رازی المتوفی ۲۹۱ھ**

حافظ الحدیث علی بن حسین رے کے عظیم محدث تھے۔ امام مالک کے مقلد تھے۔ آپ کی احادیث جمع کرتے تھے۔ اور مالکی کے لقب سے مشہور ہوئے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۴۷۰ ج ۲)

○ **امام خلال بغدادی حنبلی المتوفی ۳۱۱ھ**

حافظ الحدیث امام خلال بغدادیؒ کا نام احمد بن محمد ہے اور ابوبکر کنیت ہے۔ آپ بغداد کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ امام احمد بن حنبل کے علم کے مرتب کرنے والے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں کتاب العلل، کتاب الجامع اور

کتاب السنہ مشہور ہیں۔ امام خلال بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حنبلی تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۴۸ ج ۳)

○ **امام ابن سریج شافعی المتوفی ۳۰۶ھ**

آپؒ کی کنیت ابوالعباس اور نام احمد بن عمر بن سریج ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے ہیں اور شافعی مذہب کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ آپ کو قدوۃ الشافعیہ بھی کہتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۵۶۴ ج ۳)

○ **امام ابن الحباب قرطبی مالکی المتوفی ۳۲۲ھ**

قرطبہ کے عظیم محدث تھے۔ آپ کا نام احمد بن خالد ہے اور کنیت ابوعمر ہے۔ آپ امام مالک کے مقلد تھے۔ اور فقہ مالکی کے عظیم امام تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۶۷ ج ۳)

○ **امام ابن زیاد نیشاپوری المتوفی ۳۲۴ھ**

آپؒ کی کنیت ابوبکر اور نام عبداللہ بن زیاد ہے، شافعی مسلک کے بہت بڑی فقیہ اور عظیم محدث تھے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ امام حاکم آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے میں عراقی شافعیوں کے امام تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۵۶۹ ج ۳)

○ **امام ابوالعرب مغربی مالکی المتوفی ۳۳۳ھ**

آپ افریقہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور نامور مؤرخ بھی تھے۔ قاضی عیاض نے آپ کو مالکیوں میں شمار کیا ہے، یہ محدث امام مالک کے مذہب کے مفتی تھے طبقات اہل افریقیہ، کتاب فضائل سمنون اور کتاب التاریخ آپؒ کی تصانیف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۶۱۱ ج ۳)

○ امام نجاد حنبلی بغدادی المتوفی ۳۴۸ھ

آپ کا نام احمد بن سلیمان ہے اور کنیت ابوبکر ہے۔ بغداد کے عظیم محدث اور فقیہ ہیں، حسن بن مکرم، امام ابوداؤد بجستانی، محدث ابن ابی الدنیا، احمد بن محمد برتی، یحییٰ بن جعفر، ہلال بن علاء اور ان کے طبقہ سے سماع حدیث کیا۔ ابن شاہین، دارقطنی، حاکم، ابن مندہ اور ابوبکر قطیعی اور دوسرے بہت سے محدثین نے آپ سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۵۹۸ ج ۳)

○ امام وھب بن مسرہ مالکی المتوفی ۳۴۶ھ

مالکی مذہب کے عظیم فقیہ اور محدث تھے۔ آپ کی کنیت ابوالحزم ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے تھے۔ وادی حجارہ میں فتویٰ کا دارومدار آپ پر تھا۔ آپ نے محمد بن وضاع اور عبیداللہ بن یحییٰ سے سماع حدیث کیا۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۲ ج ۳)

○ امام ابوالنصر طوسی المتوفی ۳۴۴ھ

آپ کا نام محمد بن محمد بن یوسف ہے۔ عظیم محدث اور فقیہ ہیں، امام حاکم آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ امام زاہد اور باکمال ادیب تھے۔ اپنے وقت کے شیخ الشافعیہ تھے۔ امام دارمیؒ اور محمد بن نصر مروزی اور دوسرے بڑے بڑے محدثین سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۳ ج ۳)

○ امام ابوالولید قزوینی نیشاپوری المتوفی ۳۴۴ھ

آپ کا نام حسان بن محمد ہے۔ خاندان بنو امیہ سے تعلق تھا۔ آپ ایک عظیم شافعی فقیہ اور حافظ الحدیث تھے۔ امام حاکم فرماتے تھے کہ آپ خراسان میں اہل حدیث کے امام تھے۔ آپ بہت عابد اور زاہد تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۴ ج ۳)

○ ابن الحداد کنانی مصری المتوفی ۳۴۴ھ

آپ کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن احمد بن محمد بن جعفر ہے۔ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ امام شافعی کے مسلک کے پیروکار تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۷ ج ۳)

○ امام اسماعیلی جرجانی شافعی المتوفی ۳۷۱ھ

آپ کا اسم گرامی ابوبکر احمد بن ابراہیم اور لقب اسماعیلی ہے۔ آپ جرجان کے رہنے والے تھے۔ آپ ایک ممتاز محدث اور فقیہ ہیں۔ اپنے علاقے میں شافعیوں کے بڑے فقیہ تھے۔ بڑے بڑے محدثین سے جیسے محمد بن حسن سامہ، حسن بن علویہ، ابراہیم بن زہیر حلوانی، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور ابن خزیمہ سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۴۵ ج ۳)

○ امام قاضی ابوزرعہ رازی شافعی المتوفی ۳۲۳ھ

آپ مشہور محدث ابن السنی کے نواسے ہیں۔ حافظ الحدیث ہیں۔ آپ کا نام نامی روح بن محمد ہے۔ آپ مذھباً شافعی تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۷۷ ج ۳)

○ امام ابن السقاء السفر اینی شافعی المتوفی ۳۷۲ھ

آپ کی کنیت ابوعلی اور اسم گرامی محمد بن علی بن حسین ہے۔ آپ اسفرائن کے رہنے والے بلند پایہ حافظ الحدیث تھے۔ آپ عظیم محدث حافظ ابوعوانہ کے شاگرد تھے۔ آپ امام شافعی کے مذھب کے پیروکار تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۷۸ ج ۳)

○ امام اصیلی اندلسی مالکی المتوفی ۳۹۲ھ

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام عبداللہ بن ابراہیم ہے۔ امام قاضی عیاض نے آپ کو مالکیہ میں شمار کیا ہے آپ ایک عظیم حافظ الحدیث تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۶۹۱ ج ۳)

○ امام نقاش اصبہانی حنبلی المتوفی ۴۱۴ھ

آپ کی کنیت ابو سعید اور نام محمد بن علی بن عمرو ہے۔ آپ کا لقب نقاش ہے۔ آپ اصفہان کے رہنے والے تھے۔ امام احمد بن حنبل کے مقلد یعنی حنبلی مذہب رکھتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲۷ ج ۳)

○ امام برقانی شافعی المتوفی ۴۲۵ھ

آپ کا لقب شیخ بغداد کنیت ابوبکر اور نام احمد بن محمد بن احمد ہے۔ آپ خوارزم کے رہنے والے تھے۔ آپ بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام ذہبیؒ نے آپ کو شافعی لکھا ہے۔ آپ ابو اسحاق شیرازی نے بھی آپ کا شمار طبقات الشافعیہ میں کیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۰۷ ج ۳)

○ امام محمد بن ناصر حنبلی المتوفی ۵۵۰ھ

آپ کی کنیت ابوالفضل اور نام محمد بن ناصر ہے۔ عظیم حافظ حدیث تھے۔ پہلے آپ شافعی تھے۔ بعد میں امام احمد بن حنبل کا مذہب اختیار کیا۔ اور ساری عمر حنبلی مذہب پر کاربند رہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۸۲٦ ج ۴)

✿ ✿ ✿

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق بھوپالی کی کتاب ابجد العلوم سے محدثین کا فقہی مذاہب کا بیان

○ امام جصاص حنفی المتوفی ۳۷۰ھ

آپ کا نام احمد بن علی ابوبکر الرازی ہے اور جصاص کے نام سے معروف ہیں آپ کے متعلق صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ وانتهت الیه ریاسة الحنفیة

(ابجد العلوم ص ٦۳۴)

○ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ

آپ کا نام ابوالحسن علی بن محمد ہے۔ نواب صدیق حسن آپ کے متعلق لکھتے ہیں فقیه ماوراء النهر علی مذهب ابی حنیفة (ابجد العلوم ص ٦۳۴)

○ امام شاشی المتوفی ۳۳٦ھ

آپ کا نام ابوبکر محمد بن علی القفال بن اسماعیل الشاشی ہے۔ آپ کا شمار علمائے شافعیہ میں ہوتا ہے۔ (ابجد العلوم ص ٦۲۸)

○ امام سراج الدین ابوالسنا المتوفی ٦۸۲ھ

آپ کا نام محمود بن ابی بکر بن احمد الارموی ہے۔ آپ کے متعلق نواب صاحب تحریر کرتے ہیں کہ صاحب الکتاب مطالع الانوار وبیان الحق کان شافعیا

(ابجد العلوم ص ٦۲۷)

○ امام یافعی شافعی المتوفی ۷٦۷ھ

نواب صدیق حسن بھوپالی نے آپ کو شوافع شمار کیا ہے۔ (ابجد العلوم ص ٦۲٦)

○ محدث عماد الدین الکاتب المتوفی ۵۹۷ھ

آپ کا نام محمد بن صفی الدین اصفہانی ہے۔ نواب صاحب نے آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ کان فقیہا شافعی المذهب. (ابجد العلوم ص ۶۲۵)

○ امام بدر الدین عینی حنفی المتوفی ۸۵۵ھ

آپ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالی تحریر کرتے ہیں کہ وولی قضا الحنفية بالقاهرة و كان اماماً عالماً علامة. (ابجد العلوم ص ۶۲۵)

○ امام سمعانی شافعی المتوفی ۵۶۲ھ

امام تاج الاسلام ابوسعید السمعانی عبد الکریم بن ابوبکر شافعی المذہب تھے۔

(ابجد العلوم ص ۶۲۲)

○ امام سبط ابن الجوزی حنفی المتوفی ۶۵۴ھ

شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزاوغلی حنفی المذہب ہیں۔ (ابجد العلوم ص ۶۱۹)

○ ابوالفرج ابن الجوزی حنبلی المتوفی ۵۱۴ھ

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بغدادی حنبلی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۶۱۸)

○ حافظ ابن کثیر شافعی المتوفی

ابوالفدا اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی شافعی المذہب تھے۔ (ابجد العلوم ص ۶۱۷)

○ امام دمیری شافعی المتوفی ۸۰۸ھ

امام کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری شافعی المذہب ہیں۔ (ابجد العلوم ص ۶۰۵)

○ امام ابن رجب حنبلی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۴۲۸)

○ امام سراج الدین بلقینی شافعی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۴۲۶)

○ محمد بن عبداللہ بن مالک الطائی الشافعی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۵۸۳)

○ عثمان بن عمر بن ابوبکر بن یونس مالکی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۵۸۴)

○ امام قطب الدین شیرازی شافعی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۵۹۶)

○ امام شریف جرجانی حنفی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۵۹۷)

○ امام قاضی عضد الدین الایجی شافعی تھے۔ (ابجد العلوم ص ۵۹۸)

نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے ابجد العلوم میں حنفی ائمہ کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

فمن الحنفيه

الامام القاضی ابو يوسف، و كان من اهل الاجتهاد

والامام محمد وقد بلغ رتبة الاجتهاد ايضاً

وابن المبارک المحدث المروزی

والامام داؤد بن نصير الطائی الكوفی

ووكيع بن الجراح

ويحيى بن زكريا

والحسن بن زياد اللؤلؤی الكوفی

وحماد بن ابی حنيفه الامام

واسماعيل بن حماد المذكور

ويوسف بن خالد صاحب ابی حنيفه

وعافیه بن یزید الکوفی

وحبان ومندل ابنا علی الغزی

وعلی بن مهر الکوفی

والقاسم بن معن واسد بن عمرو

واحمد ابو حفص کبیر

وخلف بن ایوب من اصحاب الامام احمد

وشداد بن حکم

وموسیٰ بن نصر الدین رازی

وموسیٰ بن سلیمان الجوزجانی

وهلال بن یحیی النصری (ابجد العلوم ص ۶۳۸)

خاتمة الکتاب

والحمد للّٰه والصلوٰة والسلام علی رسول الله

صلی الله علیه وآله وسلم

❀ ❀ ❀

مآخذ کتب

قرآن مجید

الحاوی للفتاوی......امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ الحفاظ......امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

العبر فی خبر من غبر......امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

الانساب......امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ

عمدۃ القاری شرح بخاری۔امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ

اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ......امام ابی عبد اللہ الصیمری رحمۃ اللہ علیہ

الخیرات الحسان......امام ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ

مناقب ابی حنیفہ......امام ابن البزاز کردی رحمۃ اللہ علیہ

تہذیب التہذیب......حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

فتح المغیث......امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

معجم المؤلفین......شیخ عمر رضا کحالہ

الرسالۃ المستطرفۃ......علامہ محمد بن جعفر الکتانی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ

طبقات الشافعیۃ الکبری......امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ

طبقات الشافعیہ......امام ابن قاضی شہبہ رحمۃ اللہ علیہ

حجۃ اللہ البالغہ......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الانصاف فی بیان سبب الاختلاف......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

عقد الجید......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اتحاف النبیہ مایحتاج الیہ محدث والفقیہ......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بستان المحدثین ..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فتاوی عزیزی مترجم ..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ المحدثین ..... علامہ غلام رسول سعیدی

الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ..... نواب صدیق حسن بھوپالی

التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول ..... نواب صدیق حسن بھوپالی

ابجد العلوم ..... نواب صدیق حسن بھوپالی

اعلام الموقعین ..... علامہ ابن تیمیہ

فتاوی ابن تیمیہ ..... علامہ ابن تیمیہ

فتاوی رضویہ ..... امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

امام بخاری شافعی ..... علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح ..... مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

رود کوثر ..... شیخ محمد اکرام

مکتوبات ..... امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

القول البدیع ..... امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی ..... مولانا شمس الحق عظیم آبادی

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ..... شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

زبدۃ الآثار ..... شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اہل حدیث ..... ڈاکٹر محمد منیر زبیر سلفی

سیرت النعمان ..... علامہ شبلی نعمانی

مفتاح السعادۃ ..... علامہ مولیٰ طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ علیہ

ظفر المحصلین باحوال المصنفین ..... مولانا محمد حنیف گنگوہی

العرف الشذی علی جامع الترمذی ..... مولانا انورشاہ کشمیری

فقہ الفقیہ ۔ علامہ ابو یوسف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

الکلام المفید ..... مولانا محمد سرفراز خان صفدر

ہدیۃ العارفین ..... علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

فیض الباری شرح بخاری ..... مولانا انورشاہ کشمیری

الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی ..... محدث محمد بن یحییٰ ترہتی رحمۃ اللہ علیہ

فتح الباری شرح بخاری ..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد الساری شرح بخاری ..... امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

بشیر القاری شرح بخاری ..... علامہ سید غلام جیلانی

اتحاف النبلا ..... نواب صدیق حسن بھوپالی

الجامع الفرید .....

الفہرست ..... امام ابن الندیم رحمۃ اللہ علیہ

تحفۃ الاحوذی ..... مولانا عبدالرحمن مبارک پوری

تاریخ الخلفا ..... امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

جوامع السیرہ ..... علامہ ابن حزم

اجتماع الجیوش الاسلامیہ ..... علامہ ابن قیم

طبقات الفقہا ..... امام ابی اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

الفہارس ..... علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار ..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

تعجیل المنفعہ ......ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

نووی شرح مسلم ......امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

تیسیر الباری شرح بخاری ......مولانا وحید الزمان

مسلک ثانی ......شیخ عبدالرشید صدیقی

سنن نسائی مترجم ......ترجمہ وحید الزماں

جاء الحق ......مفتی احمد یار خان نعیمی

ہمعات ......شاہ ولی احمد محدث دہلوی

در مختار ......

تقسیم کار کی راہ اپنائی۔ صوفی [illegible] محدثین، فقہا، مفسرین، مفکرین کی مختلف نام سامنے آئے اور مختلف طبقات وجود میں آ گئے۔ ان میں ہر طبقہ میں کئی ایک داستان فکر کی نمود بھی ہوتی گئی۔ یہ سب کچھ زمانے کے تغیر و تبدل کا لازما تھا اور ایسا ہی ہونا تھا یہی زندگی کی ضرورت تھی اور اسلام کے ایک ''زندہ دین'' ہونے کی دلیل بھی۔ یہ علامت اور حقیقت بھی تھی کہ اسلام ایک جامد پیغام نہیں ہے بلکہ ایک متحرک دین ہے۔ اس تقسیم کار نے مسلم معاشرے میں بڑی آسانیاں پیدا کر دیں اور ہر طبقہ اپنے اپنے کام میں منہمک رہا۔ محدثین نے پوری دلجمعی اور عرق ریزی سے حدیث جمع کی اور فقہا نے راتوں کو جاگ جاگ کر ان احادیث کی معنویت کو تلاش کیا اور زندگی کی ضروریات کا قانونی اور شرعی حل ان سے مستنبط کیا۔ آج کا المیہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کو ہر کام میں کچھ بلکہ بہت کچھ الٹا ہی نظر آتا ہے۔ اور وہ جب تک ہر کام کو مشکوک بے معنی بلکہ شرک اور بدعت ثابت نہ کر لیں امن چین نصیب نہیں ہوتا۔ جن اسالیب کار کو صدیوں کے ایک مسلسل عمل نے متعین کیا اور ان کی افادیت پر زمانوں کی گواہی نے صاد کیا۔ یہ احباب دنوں میں اسکو گرانا چاہتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ

ع   بستی بسانا کھیل نہیں ہے بستے بستے بستی ہے

جناب معظم رشید صاحب نے تحقیق کا ایک خوبصورت راستہ تلاش کیا ہے۔ اور اہل حدیث جو واقع میں اہل حدیث ہیں۔ ان کا طرز عمل اور فقہاء اور فقہ کے بارے میں ان کی آراء و افکار کو منضبط اور مربوط کیا ہے۔ یہ کتاب ہمیں ''اسلاف'' کے اصل ''سلفی مسلک'' کے بارے میں آگاہ کرتی ہے اور غور و فکر کے دریچے کھولتی ہے۔ اللہ انہیں جزائے دارین سے نوازے۔